خوشبوئے عقیدہ

یعنی

حیات النبی ﷺ

افادات

محمد حسن

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور و استاذ جامعہ مدنیہ جدید، لاہور

جامعہ محمدیہ لیک روڈ چوبرجی، وجامعہ عبداللہ بن عمر و جامعہ محمد موسیٰ البازی

خوشبو والا عقیدہ

یعنی

عقیدہ حیات النبی ﷺ

اشاعت اول

۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

ناشر

مکتبہ الشہباز، مارشل ڈویلپرز ساہیوال

اسٹاکسٹ

مکتبہ الشہباز، مارشل ڈویلپرز
ناظم ٹاؤن ملتان جی ٹی روڈ ساہیوال

0300-8534562, 0321-6919656

اپنے موضوع پر منفرد کتاب جس پر قابل ذکر اکابرین اہل سنت والجماعت

کی تصدیقات موجود ہیں

خوشبو والا عقیدہ

یعنی

عقیدہ حیات النبی ﷺ

افادات

امام الصرف والنحو استاذ العلماء ولیٔ کامل الشیخ مولانا

محمد حسن دامت برکاتہم

جامعہ محمدیہ لاہور، جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ لاہور

ترتیب و تدوین

محمد شہباز عالم فاروقی

جامعہ محمدیہ لاہور

الشہباز

مارشل ڈویلپرز ساہیوال

0313-8534562

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ

کما صلّیتَ علیٰ ابراھیمَ وعلیٰ آلِ ابراھیمَ

انّکَ حمیدٌ مّجیدٌ

اللّٰھمّ بارِکْ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ

کما بارکتَ علیٰ ابراھیمَ وعلیٰ آلِ ابراھیمَ

انّکَ حمیدٌ مّجیدٌ

ملنے کے پتے

مکتبہ محمدیہ جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور
0300-4213855

مکتبہ الفیض ۵ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37322456,0305-7544237

جامعہ مسجد صدیق اکبر فرید ٹاؤن ساہیوال
0300-8534562

مکتبہ قاسمیہ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37232536

مدرسہ اشرفیہ امدادیہ میٹرو ویل سیکٹر 1 سائٹ کراچی نمبر 16
0321-2073493

صفہ قرآن محل رحمان پلازہ فش مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37242269

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ورفعنا لک ذکرک

آئینہ کتاب

مولای صل وسلم دائما أبدا على حبيبك خير الخلق كلهم

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

تمام اکابر
علماء دیوبند
کے نام

عرضِ ناشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور کرم ہے کہ اس ذات پاک نے ہر دور میں اپنے خاص بندوں کو دین حق کی اشاعت اور سر بلندی کیلئے چنا ہے، انہی چنی ہوئی ہستیوں میں سے ایک نیک ہستی استاذ العلماء حضرت اقدس مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ مہمانانِ رسول ﷺ کی خدمت کے ساتھ ساتھ عوام الناس کے قلوب کو بھی دین متین اور قرآن وسنت کی روشنی سے منور کرنے کا کام لے رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جو کہ استاد جی کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں۔ جس کو احسن انداز سے ترتیب دیا گیا ہے۔ کیونکہ سلامتیٔ ایمان کیلئے سب سے بڑھ کر حضور ﷺ کی ذات پاک کے بارے میں صحیح عقیدے کی ضرورت ہے اس لیے حضور ﷺ کی ذات اقدس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہوسکتی ہے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور کریم خاتم النبین ﷺ کو پیدا کرنا چاہا تو حسب حکم حضرت جبریل علیہ السلام قبر اطہر والی جگہ سے سفید مٹی لائے جس کو آب شبنم سے گوندھا گیا اور بہشتی نہروں میں ڈبویا گیا حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جو عجائبات دیکھے ان میں یہ بھی دیکھا کہ ولادت کے

روز آپ ﷺ کو چاندی کے برتن میں بھری ہوئی کستوری سے سات مرتبہ غسل دیکر ایسے حریری کپڑے میں لپیٹا گیا جس میں مشک اذفر کے دھاگے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی مشک عنبر اور کوئی خوشبودار چیز آپ ﷺ کے پسینے سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھی لوگ چاندی کے موتیوں کی طرح چمکنے والے پسینۂ مبارک کو جمع کرلیا کرتے تھے، مدینہ طیبہ میں ایک گھرانے کے پاس پسینہ مبارک تھا اور وہ اسے جب بھی استعمال کرتے پورے مدینے میں خوشبو پھیل جاتی وہ گھر بیت المطیبین کے نام سے مشہور ہوگیا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کا مبارک ارشاد تھا کہ جو حصہ میرے منبر اور قبر اطہر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے حقیقت یہ ہے کہ تمام خوبیوں اور خوشبوؤں کا پہلا اور آخری مرکز یہی ہے اس لیے ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضور ﷺ اپنی قبر اطہر میں زندہ ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود شریف پڑھے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کتاب میں عقیدہ حیات النبی ﷺ پر مشتمل حضرت مولانا محمد حسن صاحب کے دلائل عقلیہ ونقلیہ سے مزین، مفصل و مدلل بیانات کے ساتھ ساتھ ملک کے نامور علماء کرام کی تصدیقات اور فتاویٰ جات کو جمع کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے لیے پورے پاکستان کا سفر کیا اور اپنے بزرگوں کے تاثرات کو جمع کیا، اور تمام بزرگوں نے بندہ سے شفقت والا معاملہ فرمایا، اور عقیدہ حیات النبی ﷺ کو کھول کھول کر بیان کیا۔

میں مشکور ہوں جناب میاں بابر صغیر صاحب کا اور اپنے بھائی جناب محمد ندیم صاحب کا کہ وہ اس کتاب کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لیے میرے ساتھ پیش پیش رہے۔

کیونکہ کچھ عرصے سے بعض حضرات اس مسلمہ ومتفقہ عقیدہ کو متنازع فیھا بنا کر پیش کر رہے ہیں اور بعض آیات واحادیث کی من مانی تشریحات کے ذریعے عام مسلمانوں کو گمراہ وتذبذب کا شکار کر رہے ہیں۔ان حالات میں یہ کتاب دل کو سکون اور اطمینان پہنچانے میں مفید ثابت ہوگی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے ے لیے اور ہمارے بزرگ اساتذہ کیلئے اور تمام امت مسلمہ کے لیے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔

ماإن مَدَحتُ محمداًبمقالتی
لکن مدحتُ مقالتی بمحمدِ

بندہ ناچیز

محمد شہباز عالم

تقریظ

شیخ المشائخ امام الوقت حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت نبی کریم ﷺ کی حیات کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا وہی حقیقت ہے۔

والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ

جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ

تقریظ

پیر طریقت
سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مذکورہ بالا مبارک تحریر میں ایک بہت بڑی حقیقت ہے، جناب مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف ''خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جو خوشبوؤں سے بھری ہوئی ہے، حضرت اقدس خواجہ صاحب زید مجدھم کی تحریر نے اس کتاب کی مہک کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

عقیدہ حیات النبی علیہ الصلوات والتسلیمات اجماعی عقیدہ ہے، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ نے ایک صاحب کے سوال اور کچھ جواب کے بعد مراقبہ کیا (جبکہ مسجد نبوی شریف میں باب السلام کے قریب تقریباً پچیس ۲۵ افراد آپ کی مجلس میں موجود تھے) پھر فرمایا کہ روضۂ اطہر کیجانب دیکھو! ان سب نے دیکھا کہ...... سرور عالم ﷺ باحیات زندہ سلامت تشریف فرما ہیں، یہ قصہ ایک صاحب نے سنایا جو اس مجلس میں موجود تھے، حق تعالیٰ شانہ، خلق خدا کو اس مبارک کتاب سے فیضیاب ہونے کی توفیق نصیب فرماویں (آمین)

والسلام
جاوید حسین عفا اللہ عنہ
جامعہ عبیدیہ فیصل آباد
۷ صفر ۱۴۳۱ھ

تقریظ

شیخ الحدیث
حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ
(جامعہ اشرفیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انبیاء علیہم السلام کے دنیوی ابدان کے ساتھ روح کا اتنا زیادہ تعلق ہے کہ وہ درود شریف سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں جو دور سے پڑھے وہ ان کو پہنچایا جاتا ہے اور وہ قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں، یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے اس کے خلاف گمراہی ہے اور مماتیوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، اور مولانا محمد حسن صاحب کی تحریر کی تائید کرتا ہوں (جو یہاں تحریر ہے)

والسلام
محمد سرور عفی عنہ
مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

شیخ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ
(صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد، مماتی فتنہ سے متعلق جناب مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ العالی نے جو رسالہ ترتیب دیا ہے اس میں حضرات علماء دیوبند کے موقف کو تفصیل کے ساتھ عمدہ طریقہ سے پیش کیا ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر آج تک تمام ہی علماء کا مسلک حیات النبی ﷺ کا رہا ہے، علماء دیوبند بھی اسی کے قائل ہیں، جو شخص حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں۔

والسلام

سلیم اللہ خان

۸ جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

۲ جون ۲۰۰۹ء جامعہ فاروقیہ کراچی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہ

مہتمم جامعۃ الرشید کراچی

باسمہ تعالیٰ!

اکابر دیوبند برزخ میں حضور نبی کریم ﷺ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں، علماء دیوبند اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضراء کے منبع ایمانی سے ہو رہا ہے، (ماہنامۃ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۹۷۵) میں اکابر کی تائید کرتا ہوں، کہ حضرات علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے روضہ مطہرہ میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہیں اور یہ حیات برزخی ہے، مگر حیات دنیوی سے قوی تر ہے۔

والسلام

عبدالرحیم عفی عنہ
جامعۃ الرشید کراچی

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبید اللہ المفتی صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہ کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں جو کچھ انہوں نے حضرت مولانا حسن صاحب کی کتاب پر لکھا ہے۔

والسلام
محمد عبید اللہ المفتی
مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب

کالم نگار ضرب مؤمن، روزنامہ اسلام

عزیزم محمد شہباز عالم فاروقی

السلام علیکم! آپ کی طرف سے ارسال کردہ کتاب بعنوان ''خوشبو والا عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کا مسودہ موصول ہوا۔ اس کتاب کے مؤلف مولانا مفتی محمد حسن صاحب زید مجدہ اگرچہ عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں لیکن علم وعمل، زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت میں مجھ سے آگے ہیں۔ [illegible] والا معاملہ ہے۔
اللہ تعالیٰ نے انہیں درس وتدریس اور اصلاح وارشاد کا خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے۔ وہ بیک وقت درسگاہ اور خانقاہ کی زینت بنتے ہیں اور دونوں جگہ خوب سجتے ہیں۔ زیرنظر تالیف میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ علماء دیوبند کے عقائد اور جذبات کی ترجمانی ہے۔ مولانا خوش نصیب ہیں کہ اس کتاب کا متعدد بہ حصہ روضۂ مبارک کے جوار میں بیٹھ کر لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو قبول فرمائے۔ اور قارئین کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد اسلم شیخوپوری
فلاح دارین ٹرسٹ
خطابت: جامع مسجد توابین، گلشن معمار
خطابت: مدنی جامع مسجد بلاک این
نارتھ ناظم آباد کراچی

تقریظ

فقیہ العصر نمونۂ اسلاف شیخ الحدیث حضرت اقدس

حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہ

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، امابعد! ولی کامل فاضل اجل استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کواللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی ہمہ جہتی خدمات کیلئے عوام وخواص میں قبولیت عامہ تامہ کی نعمت سے نوازا ہے، حضرت کے ہاں علوم وفنون کی تدریس کے ساتھ ساتھ اصلاح عقیدہ اصلاح عمل تزکیہ باطن اور اکابر پر اعتماد کی محنت تعلیم کا خاصہ لازمہ ہے، اسی طرح عوامی سطح پر بھی ان کی محنت کا یہ سلسلہ جاری ہے زیر نظر رسالہ" خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ "اس سلسلہ محنت کی ایک جھلک ہے، جو آپ کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت کوصحت وعافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھیں، اوران کی خدمات دین میں زیادہ سے زیادہ خیرو برکت عطا فرمائیں، مسئلہ حیات النبی ﷺ پر حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب نے خوب لکھا ہے اور میں حضرت کی تائید کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کتاب شرف قبولیت سے نواز کرعوام وخواص کے لیے ہدایت واستقامت اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ زیادہ محبت کا، اورآخرت میں نجات وفلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

والسلام

عبدالمجید غفرلہ

تقریظ

صاحبزادہ حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ

(فرزند حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ)

جامعہ اشرف المدارس کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد! حضرت مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہم کی کتاب کے احقر نے چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ فاضل مؤلف ایک ذی استعداد اور علوم وفنون میں ماہر عالم ہیں، انہوں نے انتہائی محنت وکاوش کے ساتھ اہل السنۃ والجماعۃ اور اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ حقہ "حیات النبی ﷺ" کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے، کتاب کے بیانات بہت اہم اور مفید ہیں، رب کریم سے دعا ہے کہ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور عام وخاص سب کیلئے اسے نافع بنائے (آمین)

والسلام

محمد مظہر عفاء اللہ عنہ

جامعہ اشرف المدارس کراچی

تقریظ

محبوب الصلحاء استاذ العلماء

حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی

ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ لاہور

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک پر درود پاک پڑھا جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر قبر مبارک سے دور پڑھا جائے تو فرشتے بطور ہدیہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام ائمہ کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اسی عقیدہ کو "المہند علی المفند" میں تمام مشائخ کا عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔ جامعہ مدنیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اسی عقیدہ حیات النبی ﷺ کو احادیث اور واقعات کی روشنی میں نئے انداز سے مرتب کرکے عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کتابچہ کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ان اکابرین کے واقعات کو بھی جمع کردیا گیا ہے جن کی قبر مبارک سے خوشبو کا مشاہدہ کھلے عام کیا گیا، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا کی اس کوشش کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائیں اور غلط عقائد سے تمام امت مسلمہ کی حفاظت فرمائیں (آمین)

محتاج دعا

احقر فضل الرحیم

ناظم تعلیمات، جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہ

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء اور پیغمبر ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد عرض ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا عقیدہ ضروریات اہلسنت والجماعت سے ہے جس کے انکار سے آدمی اہلسنت والجماعت سے خارج ہو جاتا ہے، پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۸ء میں ان علاقوں میں اس کے انکار کا فتنہ کھڑا ہوا تو علمائے حقہ نے بروقت تحریر وتقریر کے ذریعہ سے اس کا تعاقب کیا، اس وقت سے اب تک بیسیوں کتب اس موضوع پر شائع ہو چکی ہیں، زیر نظر کتاب حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ کے مختلف بیانات ہیں جن کو ان کے شاگرد محمد شہباز عالم فاروقی نے جمع کیا اور ان پر تخریج کا کام کیا ہے، حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اس مسئلہ کو دلائل نقلیہ، عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر حیات سرور کائنات ﷺ افضل التحیات والتسلیمات کے وقت خوشبو کے پھیلنے اور طلبہ اور عوام کے اس کو محسوس کرنے کے واقعات کو ذکر کر کے اس مسئلہ کو سمجھانے کا ایک نیا باب رقم کیا ہے اور بندہ تک بھی یہ واقعات متعدد طرق سے پہنچے ہیں، نیز اہل حق کی قبروں سے خوشبو کے واقعات ذکر کر کے عوام کیلئے بھی اہل حق کی پہچان کا ایک تکوینی راستہ واضح کیا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حق و باطل کی پہچان کا ذریعہ بنا کر گم کردہ راہوں کی ہدایت اور اہل حق کی استقامت کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین) این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

والسلام

محمد حنیف جالندھری

مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

باسمہ تعالیٰ

میں حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔

والسلام

عبدالرزاق اسکندر

۲۰،۶،۱۴۳۰ھ

تقریظ

حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

امابعد! عالم باعمل ولی کامل استاذ الاساتذہ مخدوم مکرم حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ علمی حلقوں میں مشہور ومعتمد ہیں۔ علوم وفنون کے ماہر ہیں۔ طلباء کرام کاان کی طرف بہت زیادہ رجوع ہے۔ درس وتدریس کے علاوہ عقائد کی اصلاح تزکیہ باطن کے ساتھ طلباء اور عوام میں عشق رسول ﷺ اور اکابر واسلاف پراعتماد پیدا کرتے ہیں۔ دین کے تمام شعبوں کے حامی وناصر ہیں۔ بہت سے اکابر کے مجاز بھی ہیں۔ ان کا منور چہرہ ان کے حسن باطن کا آئینہ دار ہے۔ اس سیاہ کار کا ان کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ حدیث پاک کے مصداق اِن لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ (جب ان لوگوں کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے) اِس وجہ سے اِن کے ساتھ بندہ کو قلبی محبت ہے۔ زیر نظر کتاب خوشبو والا عقیدہ حیات النبی ﷺ ان کے عشق ومحبت رسول اللہ ﷺ کی آئینہ دار ہے۔ جو ان کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے۔ جس میں نئے اور دلکش انداز میں اہلسنت والجماعت علماء حق متقدمین ومتاخرین کے متفقہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کو دلائل نقلیہ عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ برادر عزیز جناب حافظ محمد شہباز عالم فاروقی زید مجدہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اسے ترتیب دے کر اس کی اشاعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حیات النبی ﷺ کا مبارک عقیدہ پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور اکابر دیوبند

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

کا بھی اجماعی عقیدہ ہے۔ جوان کی کتاب ''المہند علی المفند'' میں ان الفاظ کے ساتھ صراحتہً موجود ہے ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ ہمارے مرشد پاک برکت العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی متعدد کتابوں اور ایک مستقل مضمون میں اس مبارک عقیدہ کو مدلل لکھا ہے۔ اکابرین نے اپنی تصنیفات خاص طور پر حج کی کتابوں میں بوقت زیارت روضہ اقدس ﷺ خوب وضاحت کی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے لے کر آج تک تمام علماء حق کا مسلک حیات النبی ﷺ کا رہا ہے۔ علماء دیوبند کا جیسا کہ مذکور ہوا ''المہند علی المفند'' میں یہی عقیدہ ہے۔ اب جو شخص حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ فتنہ دراصل ایک پاکستانی فتنہ ہے۔ جب اس کا ظہور ہوا تھا اسی وقت سے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کا تحریر اور تقریر کے ذریعے تعاقب کیا تھا۔ اب تو اس مسئلے میں اختلاف ہی نہیں بلکہ صاف وصریح توہین بھی کی جاتی ہے جس کے شواہد تحریروں اور کیسٹوں میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے اکابر اور اسلاف کے مبارک عقائد پر قائم رکھے۔ اور حسن خاتمہ شہادت کی موت عطا فرما کر ان کے ساتھ حضور انور ﷺ کے نعلین شریفین میں جمع فرمادے۔ اس رسالہ کو قبول فرما کر اپنی رضا اور اپنے حبیب محبوب ﷺ کے عشق محبت و شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

والسلام

فقیر محمد عزیز الرحمٰن عفی عنہ

تقریظ

حضرت مولانا خلیفہ عبدالقیوم صاحب

مرکزی سرپرست اعلیٰ اہلسنت والجماعت پاکستان

عقیدہ حیات النبی ﷺ امت کا ایک متفقہ اور مسلمہ عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کی حفاظت کے لیے ہمارے اسلاف میں سے جس جس نے بھی کتاب کو چھپوایا ہے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ ہم سرکار دوعالم ﷺ انبیاء کرام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام کے ادب واحترام کو ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے اکابرین کی صداقت کے لیے ان کی قبور مبارکہ سے فردوسی خوشبو پوری دنیا میں قرب قیامت کے دور میں مشاہدہ کروائی ہے۔ ہمارے اکابر کا حیات النبی ﷺ کے بارے میں جو عقیدہ ہے ہم حرف بحرف مانتے بھی ہیں اور حق جانتے بھی ہیں۔

والسلام

خلیفہ عبدالقیوم

تقریظ

سید سولت حسین شاہ صاحب

(مدینہ منورہ)

سب سے پہلے تو میں حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر درود بھیجتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب پر کچھ لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ زیر نظر کتاب ''خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ'' جو کہ پاکستان سے حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کے خاص شاگرد محمد شہباز عالم فاروقی نے ارسال کی۔ اور بندہ نے اس کا مطالعہ کیا، بندہ کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے کہ وہ ہر وقت روضہ اطہر کے سامنے ہیں۔ پڑھنے کے بعد اتنی ٹھنڈک اور قلبی سکون ملا اور پڑھنے کے بعد روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت اور بھی لگن اور طلب سی ہو گئی۔ حضرت نے اس کتاب کو تالیف کر کے ہمارے اوپر بہت بڑا احسان کیا۔ اور میں دعا کرتا ہوں مولانا کے لیے اور شہباز فاروقی کے لیے کہ انہوں نے اس پر تخریج کر کے اس کو احسن انداز سے سنوار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

والسلام

سید سولت حسین عفی عنہ

حال مقیم مدینہ منورہ

تقریظ

جانشین حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث محقق دوراں

مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہ

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا (امیر اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، امابعد! ولی کامل فاضل اجل استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کواللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی ہمہ جہتی خدمات کیلئے عوام وخواص میں قبولیت عامہ تامہ کی نعمت سے نوازا ہے، حضرت کے یہاں علوم وفنون کی تدریس کے ساتھ اصلاح عقیدہ اصلاح عمل تزکیہ باطن اور اکابر پر اعتماد کی محنت تعلیم کا خاصہ لازمہ ہے، اسی طرح عوامی سطح پر بھی ان کی محنت کا یہ سلسلہ جاری ہے زیر نظر رسالہ ''خوشبو والا عقیدہ حیات النبی ﷺ''اس سلسلہ محنت کی ایک جھلک ہے، جو آپ کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت وعافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھیں، اور ان کی خدمات دین میں زیادہ سے زیادہ خیر و برکت عطا فرمائیں، مسئلہ حیات النبی ﷺ سمجھنے کیلئے پہلے مسئلہ کی تنقیح ضروری ہے اس سے بہت سارے مغالطے، دھوکے، اور شکوک وشبہات دور ہو جاتے ہیں۔

① ...... عالم دنیا میں نبی کریم ﷺ پر موت کا ورود برحق ہے، اسی لیے آپ ﷺ کی عالم دنیا کی زندگی ۶۳ سال ہے۔② ...... روح زندہ ہے روح کی حیات کا کوئی بھی منکر نہیں۔③ ...... نبی کریم ﷺ اور باقی انبیاء علیہم السلام کے اجساد مبارکہ محفوظ ہیں۔
④ ...... نبی کریم ﷺ کا اصلی عنصری دنیوی جسم مبارک اپنی قبر اطہر میں زندہ ہے، یعنی روح اعلیٰ علیین میں ہے اور روح مبارک کا تعلق ہے جسم انور کے ساتھ اور اس تعلق کی

وجہ سے جسم میں حیات ہے۔ ⑤...... جو لوگ قبر اطہر میں دنیاوی جسم انور کی حیات کے منکر ہیں ان کے پاس نہ قرآن کی آیت ہے اور نہ حدیث، البتہ قرآن حدیث کے نام پر دھوکہ ہے، کہ عالم دنیا کی موت کی آیات واحادیث کو قبر پر فٹ کر کے، روضہ اطہر میں نبی کریم ﷺ کے جسم اقدس کو بے حس و بے جان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ⑥......اسی طرح جدید معتزلہ کے پاس علماء اہل سنت والجماعت میں سے کسی معتبر عالم کا انکار حیات پر رسالہ تو کیا کوئی قول بھی نہیں ہے، البتہ حیات برزخی اور حیات روحانی کے لفظ سے دھوکہ دیا جاتا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا دنیوی، حسی، حقیقی جسم انور قبر اطہر میں زندہ ہے اسی لئے اس قبر کی حیات کو حیات دنیوی، حیاۃ حسی، حیاۃ حقیقی کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے اور چونکہ قبر عالم برزخ کا حصہ ہے اس لئے اس کو حیات برزخی کہا جاتا ہے اور چونکہ برزخ میں عالم دنیا کے برعکس راحت کا اولاً تعلق روح کے ساتھ ہوتا ہے اور روح کے واسطہ سے جسم کے ساتھ اس لئے اس حیاۃ کو حیات روحانی کہا جاتا ہے، حیاۃ برزخی اور حیات روحانی کہنے سے قبر میں دنیوی جسم سے حیات کی نفی نہیں ہوتی، محمد شہباز عالم فاروقی نے رسالہ مذکورہ پر تخریج کر کے اس کو مفید سے مفید تر بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں رسالہ مذکورہ کو شرف قبولیت سے نواز کر عوام وخواص کیلئے ہدایت واستقامت اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ زیادہ محبت کا اور آخرت میں نجات وفلاح کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین)

والسلام

منیر احمد غفرلہ

مدرس جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

۲۰۰۹،۱۰،۳۱ء

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمنان صاحب مدظلہ

نائب مفتی واستاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم وعلی اله وصحبه واهل بیته اجمعین

امابعد! بندہ نے مذکورہ بیانات جواب کتابی شکل میں شائع ہورہے ہیں ان کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ موصوف نے جس دردِ دل اور محبت اور عقیدت سے سرشار ہو کر عقیدہ حیات النبی ﷺ کو اجاگر کیا ہے اس کا ادراک ہر وہ شخص کرسکتا ہے جو ان کا مطالعہ کرے گا، بلا شبہ یہ بیانات رسول اقدس ﷺ کی ذاتِ عالی سے محبت اور عشق پیدا کرنے اور اہل سنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے عقیدہ حقہ کو قلوب میں راسخ کرنے کیلئے بہت مفید ہیں، نیز اکابر پر اعتماد کرنے اور ان سے محبت رکھنے کو جس انداز میں بیان کیا گیا ہے، وہ قابلِ صد تحسین ہے، اللہ تعالیٰ محترم مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول ومنظور فرمائیں اور ہم سب کو صحیح عقیدہ رکھنے اور اکابر کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

والسلام

محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی واستاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

مولای صل وسلم دائما أبدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

تقریظ

محقق العصر حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب مدظلہ

جامعہ خیر المدارس ملتان

حامداً ومصلیاً ومسلماً امابعد! بندہ نے بھی اس کتاب کو دیکھا ہے اہل سنت والجماعت کے مسلک کی اعتدال کے ساتھ ترجمانی کی ہے، بعض خوارق کا بھی ذکر ہے جو مشیت باری تعالیٰ کے تحت وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتے ہیں، بہرحال حیات انبیاء علیہم السلام متفقہ مسئلہ ہے کشف وکرامات کے ذریعہ اس کے اثرات کا ظہور خوارق میں سے ہے جس پر خدا تعالیٰ چاہیں ظاہر ہوں جس پر چاہیں نہ ہو، اللہ تعالیٰ مؤلف کیلئے اس کو ذخیرہ آخرت بنائیں اور زائغین کی ہدایت اور اہل حق کیلئے طمانیت قلبی کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین)

والسلام

محمد انور اوکاڑوی

جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی ذکاء اللہ صاحب مدظلہ

مدیر: دار العلوم ساہیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجیہ الاسلام حضرت مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہ کی کتاب ''خوشبو والا عقیدہ حیات النبی ﷺ'' پڑھی جو آنکھ کیلئے موجب نور دل کیلئے باعثِ سرور اور روح کیلئے ذریعہ انبساط ہوئی۔

حیاتِ انبیاء کرام علیہم السلام بنصِ قرآن وحدیث ثابت ہے جس پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ اسی بنا پر اہل السنة والجماعة کا اجماعی عقیدہ ہے کہ ''محسن اعظم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں اجسادِ عنصریہ کے ساتھ حیات ہیں''۔

حضرت والا نے اس سلسلہ میں کتاب تالیف فرما کر اس پُرفتن دور میں احسان فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت والا کی اس سعی کو قبول فرمائے اور امتِ مسلمہ کیلئے نافع بنائے (آمین)

محمد ذکاء اللہ

دار العلوم ساہیوال

تقریظ

خطیب العصر روایات اکابر کے امین وناشر

حضرت مولانا پیر طریقت عبدالکریم ندیم صاحب

عقیدہ حیات النبی ﷺ امت کا ایک ایسا متفقہ عقیدہ ہے کہ جس پر ہر صدی کے ہزاروں علماء وفقہاء محدثین اور مفسرین کا اجماع رہا ہے، اس دار فانی کی چندروزہ حیات مستعار کے بعد یہاں سے وصال انتقال یعنی وفات کا انکار قرآن مجید کی نص قطعی کا انکار ہے، جس کا کوئی مسلمان منکر نہیں ہے، عقیدہ حیات النبی ﷺ سے مراد اس جہاں سے جانے کے بعد قیامت میں اٹھنے سے پہلے درمیان کا عالم جسے عالم برزخ کہا جاتا ہے، قبر اس کا ایک مکان ہے، اس میں روح مع الجسد کے تعلق کا نام حیات ہے، اس کا سب سے پہلے انکار معتزلہ نے کیا پھر ملحدین اور قادیانیوں نے اور اب کئی منکرین حیات النبی ﷺ ان بے دینوں کے اعتقاد ونظریات کے ترجمان بنے ہوئے ہیں، اکابر علماء دیوبند اہل سنت والجماعت کے عقائد کی مسلم کتاب ''المہند علی المفند'' میں اس عقیدہ کی تشریح موجود ہے جو اسلاف امت کے عقیدہ کی ترجمان ہے۔

درود وسلام کا سماع عند قبر النبی ﷺ اسی مسلم عقیدہ کا ایک حصہ ہے جس پر بے شمار احادیث نبویہ ﷺ دال ہیں، جن کا انکار ناممکن و محال ہے، جو شخص عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قائل ہوگا وہ یقیناً سماع درود وسلام عند قبر النبی ﷺ کا قائل ہوگا، اور جو درود وسلام عند قبر النبی ﷺ کا منکر ہوگا، وہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کا کھلا منکر ہے، خواہ وہ حیات برزخی کا دعوی دار کیوں نہ ہو۔

محقق العصر فضیلت الشیخ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رئیس مدرسہ محمدیہ چوبرجی لاہور شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ جو

ہمارے شیخ مرشد الصلحا وفداء صحابہ واہلبیت تاجدار سلسلہ رائے پور حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد خاص اور خلیفہ اجل ہیں، ایسے ہی شیخ الحدیث ولی کامل محدث جلیل حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کے خلیفہ ارشد اور تلمیذ رشید ہیں، مولانا کے ہزاروں شاگرد ہیں، ان کے درس میں ہزاروں کی تعداد شمع پر پروانے کی طرح جان چھڑکتے ہیں۔

موصوف منکسر المزاج متواضع، کم گو، سادہ لباس، متبع سنت مگر حق گو، نڈر بے باک اور اکابر کے عقائد ونظریات کے خوبصورت ترجمان ہیں۔

مولانا موصوف کے مختلف بیانات عقیدہ حیات النبی ﷺ کے مقدس عنوان پر کیے گئے ہیں جنہیں فاضل عزیز محمد شہباز عالم فاروقی صاحب جمع کر کے کتاب کی شکل میں شائع کر رہے ہیں۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مثل آفتاب روز محشر ہم سب کیلئے ذریعہ نجات اور وسیلہ شفاعت بنائے (آمین ثم آمین)

والسلام

ابومحمد عبدالکریم ندیم

مہتمم جامعہ امداد العلوم خانپور

تقریظ

شیخ الحدیث استاذ العلماء

حضرت مولانا فیروز خان ثاقب صاحب

تلمیذ رشید شیخ العرب والعجم حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جو کہ آج کل شدید علالت میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت یابی دے ان سے جب ہم نے کتاب کے حوالے سے بات کی تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کو فرمایا کہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی کتاب ''خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ'' اس پر میرا عقیدہ لکھوا دو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو عقیدہ ہمارے اکابر دیوبند کا ہے نبی کریم ﷺ کی حیات کے بارے میں، میں بھی اسی عقیدہ پر متفق ہوں اب اگر کوئی حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جتنے بھی اکابرین نے اس کتاب پر تقریظات لکھیں ہیں میں ان تمام کی رائے کے ساتھ متفق ہوں۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو شہرت سے نوازے اور لوگوں کے عقائد باطلہ کی تردید کا سبب بنے۔ آمین

از طرف

حضرت مولانا فیروز خان ثاقب صاحب

فاضل دار العلوم دیوبند

مہتمم دار العلوم مدینہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

بقلم مولانا محمد اسحاق صاحب

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب مدظلہ
جامعہ اشرفیہ لاہور

باسمہ تعالیٰ

میں حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔

والسلام

عبدالرحمٰن اشرفی
جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ

حضرت مولانا مفکر اسلام ابوعمار زاہد الراشدی صاحب
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْد

حضرت مولانا محمد حسن صاحب ہمارے ملک کے باذوق اور ہر دل عزیز اساتذہ میں سے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تدریس وتفہیم کا خصوصی ذوق عطاء فرمایا ہے، اور طلبہ کی ایک بڑی تعداد ان سے ہمیشہ استفادہ کرتی ہے۔

مسئلہ حیات النبی ﷺ پر ان کے افادات کو کتابی شکل میں مرتب دیکھ کر خوشی ہوئی، یہ کتاب مرتب کرنے والوں کیلئے ذخیرۂ آخرت ثابت ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نفس مسئلہ کے بارے میں حضرت مولانا منیر احمد صاحب نے اسی کتابچہ پر اپنی تقریظ میں جو تنقیح کی ہے مجھے اس سے اتفاق ہے اور اس کتابچہ کو پیش کرنے والے دوست حافظ شہباز عالم فاروقی اور ان کے رفقاء کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سعادت دارین سے نوازیں (آمین یارب العالمین)

والسلام

ابوعمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

تقریظ

محبوب الطلباء شیخ الحدیث

حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث دار العلوم کبیر والا

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْد

استاذ المدرسین محبوب الطلباء والعلماء جناب حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا زہد و اتقاء اور مقام تدریس عوام و خواص میں مخفی نہیں، مولانا کی جدوجہد جہاں علوم دینیہ کی تدریس و تفہیم میں مثالی ہے وہاں ان کی دردمندانہ سعی مسلک حقہ کی ترویج اور عقائد ضروریہ کی اشاعت میں بھی خاطر خواہ ہے۔

زیر نظر رسالہ ''خوشبو الاعقیدہ حیات النبی ﷺ'' ان کے اسی مخلصانہ جذبہ کی ایک کڑی ہے، یہ مولانا کے چند بیانات کا مجموعہ ہے، جس میں دلنشین انداز میں اہلسنت والجماعت علماء حقہ متقدمین و متاخرین کا متفقہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کا جامع خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

اور پھر عزیزم حافظ محمد شہباز عالم صاحب نے اس کو جمع کیا اور تخریج کر کے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اس کو شرف قبولیت سے نوازیں اور عوام خواص کیلئے استفادہ کا ذریعہ بنائیں (آمین ثم آمین)

والسلام

ارشاد احمد

دار العلوم کبیر والا

تقریظ

حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب

(سربراہ اہلسنت والجماعت پاکستان)

عقیدہ حیات النبی ﷺ امت مسلمہ کا ایک متفقہ اور مسلّمہ عقیدہ ہے جسے گرامی قدر جناب حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم نے خوشبو والا عقیدہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے خوشبودار ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور یہ خوشبو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اسے خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ سمجھتے ہیں اور اس خوشبو سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے اس خوبصورت عنوان پر قلم اٹھایا ہے۔ اور بہت سارے اس مقدس خوشبو سے بھرے ہوئے واقعات کو اکٹھا کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خوبصورت انداز اور ترتیب کے ذریعہ سے اس خوشبو کو پھیلانے کی کوشش کی ہے اور وہ اس کوشش میں بڑی حد تک کامیاب نظر آ رہے ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد احمد لدھیانوی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی نعیم الدین صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور

عقائد اسلامیہ میں سے ایک اہم عقیدہ حیات النبی ﷺ کا بھی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا جسم اطہر آپ کی قبر مبارک میں بالکل صحیح وسالم حالت میں ہے اس میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوئی، اور اسی جسم مبارک سے آپ کی روحِ مبارک کا تعلق ہے اور ایسا قوی تعلق ہے کہ آپ اپنے روضے مبارکہ پر پڑھے جانے والے صلاۃ وسلام کو سنتے بھی ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اور دور سے پڑھے جانے والے صلوۃ وسلام کو فرشتے آپ تک پہنچا دیتے ہیں، یہ عقیدہ تمام اہلسنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے جو شروع دور سے چلا آرہا ہے تمام اکابر دیوبند کثر اللہ سوادھم کا بھی یہی عقیدہ ہے جو اکابر دیوبند کے عقائد کی دستاویز کی کتاب ''المھند علی المفند'' میں درج ہے، قدیم اسلاف واکابر اس عقیدہ کی تقریراً وتحریراً اشاعت کرتے چلے آرہے ہیں، اس عقیدہ کی اہمیت کے پیش نظر بانی دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''آبِ حیات'' کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی تھی، دیگر اکابر بھی وقتاً فوقتاً لکھتے رہے ہیں، پیش نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جس میں مرتب نے ہمارے مکرم ومحترم بزرگ مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہم کے افادات کو جمع کیا ہے، ان افادات کو پڑھ کر قلبی سکون اور ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا کے ان افادات کو قبول ومنظور فرمائے اور عوام الناس کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

والسلام

نعیم الدین عفی عنہ

تقریظ

محقق اہلسنت حضرت مولانا

عبدالقدوس قارن صاحب مدظلہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْد

حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کا شمار صرف ونحو میں بالخصوص اور درس نظامی کے دیگر فنون میں بالعموم ماہر مدرس اور طلبہ کے ہردلعزیز اساتذہ میں ہوتا ہے، اور روحانی اعتبار سے وقت کے کئی کامل شیوخ سے فیض حاصل کرنے کے ساتھ ہمارے امام اہل السنّت حضرت گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء مجازین میں سے ہیں، انہوں نے ایک رسالہ ''خوشبودار عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' تحریر فرمایا ہے، یہ رسالہ مصنفین کی فہرست میں شامل ہونے کی غرض سے نہیں لکھا گیا بلکہ سفر حج کے دوران عشق نبوی علی صاحبہا التحیۃ والتسلیمات سے متعلق ابھرنے والے جذبات کا اظہار ہے، حرمین شریفین میں بالخصوص حرم نبوی میں ایک عام مسلمان کے عشق ومحبت سے بھرپور جذبات قابل دید ہوتے ہیں، مگر اکابر اسلاف کے دامن کے ساتھ وابستہ قرآن وسنت کی تعلیم دینے والے صحیح العقیدہ عالم کے جذبات کو احاطہ تحریر میں لایا ہی نہیں جاسکتا اس کے باوجود جس حد تک عوام الناس کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہو اس کو معرض تحریر میں لاکر اہل علم اپنے قلوب کی تسکین کا سامان مہیا فرماتے رہتے ہیں، اس رسالہ میں دلائل حاشیہ میں بیان کیے گئے تاکہ شکوک وشبہات پیدا کرنے والوں کا سد باب اور تحقیقی ذوق رکھنے والوں کیلئے سکون قلبی ہوجائے اور اصل کتاب میں انتہائی سادہ اور عشق ومحبت سے بھرپور انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ ہر درجہ کے طلبہ حتیٰ کہ تعلیم الاسلام پڑھنے والے طلبہ بھی اس سے استفادہ کرسکتے ہیں اور اس عقیدہ کو ذہن نشین کرسکتے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور مبارکہ میں حیات کا مسئلہ امت کا متفق علیہ مسئلہ رہا

ہے، جدید دور کے بعض معتزلہ نے اس کو اختلافی بنانے کی ناکام کوشش شروع کر رکھی ہے جن کے پاس کوئی واضح دلیل نہیں ہے، وہ صرف قرآن کریم کی بعض آیات کا خود ساختہ مفہوم لے کر اور بعض اکابر کی عبارات کو توڑ مروڑ کر خود ساختہ مفہوم سے اپنے باطل نظریات کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور حقیقت میں وہ اہل بدعت کی ترجمانی کر رہے ہیں، اعلحضرت فاضل بریلوی نے علماء دیوبند پر الزام تراشی کرتے ہوئے ان کی جانب یہ بات بھی منسوب کر دی کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک میں حیات کے منکر ہیں اس کے جواب میں علمائے دیوبند کی جانب سے مصدقہ ایک تحریر "المہند علی المفند" کے نام سے شائع کی گئی جس میں واضح کیا گیا کہ ہمارا اور ہمارے اکابر کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں، اور روضہ اقدس کے پاس پڑھے گئے درود شریف کو خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھے جانے والے درود شریف کو فرشتوں کے ذریعہ سے حضور ﷺ تک پہنچایا جاتا ہے، یہی نہیں بلکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں، یہ معتزلہ اس بات کا پرچار کر رہے ہیں کہ "المہند علی المفند" میں عقیدہ کا اظہار نہیں بلکہ یہ ایک وقتی مصلحت کے تقاضہ کے تحت لکھی گئی تحریر تھی، اور وہ اپنے اس جاہلانہ انداز سے الزام تراشی کرنے والے طبقہ کی طرفداری اور ان کی ایجنٹی کا کردار ادا کر رہے ہیں، بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر نہ مصلحت کوش تھے اور نہ ہی وہ تقیہ باز تھے بلکہ انہوں نے جو لکھا اپنے عقیدہ کا اظہار بلا خوف لومۃ لائم کیا ہے، حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ نے بھی اکابر اسلاف کے نظریہ کو اجاگر فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی تحریر سے عوام الناس کو استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے،

(آمین یا الہ العالمین بحرمۃ سید المرسلین ﷺ)

والسلام

عبد القدوس قارن (جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

تقریظ

ترجمان اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب مدظلہ

ناظم اعلیٰ اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان

عقیدہ حیات النبی ﷺ اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے جس کا منکر اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے، گمراہ ہے، مبتدع فی العقیدہ ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر بہت سے اکابر کی کتب منظر عام پر آچکی ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کاوش حضرت اقدس مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ کی بھی ہے، امید ہے کہ یہ کتاب عشاق رسالت کیلئے قلوب کی تسکین کا باعث اور شفاعت رسالت کا سبب ہوگی۔

حق تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالایمان فرمائے اور روز محشر سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ)

والسلام

محمد الیاس گھمن

ناظم اعلیٰ اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان

تقریظ

جانشین حضرت درخواستی حضرت اقدس شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب

امیر مرکز مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہم العالیہ کی زیر نظر کتاب ”خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ“ لکھ کر محبت رسول ﷺ کا اظہار اور اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کے عقیدے سے اپنی وابستگی کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اور نوجوانان اسلام کو اس عقیدہ کی اہمیت دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور دوسرے نوجوانان اسلام کو بھی اس طرح دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محتاج دعا

حبیب الرحمٰن درخواستی

خادم علوم نبویہ

مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خانپور

تقریظ

سید عدنان کاکا خیل

جامعۃ الرشید کراچی

اس میں کوئی کلام نہیں کہ مجدد الف ثانی سے لے کر شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تک ان گزشتہ تین سو سالوں میں برصغیر پاک و ہند نے آسمان تجدید و اصلاح کے جو آفتاب و مہتاب پیدا کیے ہیں عالم اسلام کی ماضی قریب کی تاریخ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور چشم فلک نے مقبولین بارگاہ الٰہی کی ایسی جماعت اور اتنے قدسی نفوس کہیں اور نہ دیکھے ہوں گے۔ اس مقدس جماعت سے اعلائے کلمۃ اللہ غلبہ اسلام اور حمایت دین متین کی ایسی لازوال خدمت لی گئی ہے کہ پورا عالم اسلام عموماً اور مسلمانانِ برصغیر کی گردنیں خصوصاً ان کے احسانات کے آگے جھکی رہیں گی۔

سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور ان کے نامور اور باکمال خلفاء کی جماعت کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے۔ کہ ان کے متبعین اور پیروں کاروں نے اپنے اسلاف سے ورثہ میں جو علمی و روحانی میراث پائی تھی اس کی حفاظت و اشاعت اور اس سے اپنے گہرے اور مضبوط تعلق میں جو استقامت دکھائی ہے وہ بجائے خود عزیمت کی ایک لازوال داستان ہے۔ امداد اللّٰہی سلسلۃ الذھب کی ایک خوشنما اور بارونق کڑی ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد حسن صاحب کی ذاتی گرامی ہے۔ اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلنے اور چلانے کی جو غیر معمولی تڑپ اللہ نے ان کو عطا فرمائی ہے وہ دیکھنے کی چیز ہے لکھنے کی نہیں۔

زیر نظر رسالہ ''خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ'' حضرت مولانا حسن

صاحب کے بیانات ہیں جو سرکار دو عالم ﷺ کے مبارک شہر میں کیے گئے اور حلقہ علماء وطلباء میں خصوصاً عامۃ الناس کے ہاں عموماً بہت مقبول ہوئے ہیں۔اس لیے میرا بھی وہی عقیدہ ہے جو علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے۔کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے روضہ مبارک میں حیات ہیں اور روضہ مبارک کے سامنے پڑھا جانے والا درود خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھا جانے والا درود شریف فرشتے پہنچاتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کو بھی اس ذوق ووجدان کا کچھ حصہ نصیب فرمائے۔جس کا وافر حصہ صاحب کتاب کو نصیب ہے۔

سید عدنان کاکاخیل
خادم طلباء جامعۃ الرشید کراچی

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہ

ابن حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب رحمہ اللہ

الحمد للہ وکفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

شریعت مطہرہ کے تمام عقائد کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے۔ خواہ وحی متلوّ ہو یا غیر متلوّ۔ اسی لیے ان عقائد کو ماننے والوں کے متعلق قرآن مجید کے شروع میں فرمادیا۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (الآیہ) ان عقائد کو عقل کے پیمانے پر پرکھنا ممکن ہی نہیں، کیوں کہ جہاں عقل انسانی کی انتہاء ہے وہیں سے وحی الٰہی کی ابتداء ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان کی بلندیوں کی انتہاء پر فائز تھے۔ اس لیے نبی کریم، مخبر صادق ﷺ کے کسی بھی ارشاد کو عقل کی کسوٹی پر نہ پرکھا بلکہ ارشاد گرامی سنتے ہی پکار اٹھے۔ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان تھا کہ ہماری آنکھیں، ہمارے کان غلطی کر سکتے ہیں لیکن جو صاحب وحی ﷺ نے فرمایا وہ غلط نہیں ہو سکتا۔ جو چیزیں مغیبات میں سے ہیں وہ ہماری آنکھوں سے تو اوجھل ہیں لیکن جس ذات بابرکات نے خود مشاہدہ فرمایا ہے ان سے سچا کائنات انسانی میں کوئی نہیں۔

کراماً کاتبین کی موجودگی، عذاب وثواب قبر اسی ارضی قبر میں، عرضِ اعمال، سماع صلوۃ وسلام عند القبر الشریف۔ اسی پاکیزہ، منزہ جسد عنصری کے ساتھ حیات کا عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پھر پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ خالق کائنات نے اپنے حبیب ﷺ کو امتیازی خصوصیات سے نوازا تھا۔ آپ پر نماز میں وحی آتی تھی، آپ کو نماز میں جنت نظر آتی تھی، آپ کے پسینے میں جنت کی خوشبو مہکتی تھی، آپ چلتے زمین لپٹ کر قدموں میں آجاتی تھی، آپ کے لعاب دہن مبارک سے کڑوا کنواں

میٹھا ہو گیا۔آپ کے ہاتھ کی برکت سے بوڑھی بکری کے تھن دودھ سے جوش مارنے لگے۔آپ نے ام المومنین، صدیقہ کائنات، اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جبرائیل امین کا سلام پہنچا کر فرمایا، عائشہ! جبرائیل میرے پاس بیٹھا ہے جسے میں دیکھ سکتا ہوں تو نہیں دیکھ سکتی اس کا پیغام میں سن سکتا ہوں تو نہیں سن سکتی، ام المومنین کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ آپ وہ سن لیتے ہیں جو ہم نہیں سن سکتے، وہ دیکھ لیتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک رکھا تو انگلیوں سے نہریں جاری ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا وہ حدیث بن گئی اور آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو جس خوش نصیب نے بحالت ایمان دیکھ لیا وہ صحابی رضی اللہ عنہ اور یقیناً جنتی بن گیا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عبادات کے شوق میں فاستبقوا الخیرات پر عمل کرتے ہوئے آپ ﷺ کے صوم وصال کو دیکھتے ہوئے ارادہ کیا کہ ہم بھی صوم وصال رکھ لیا کریں تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ پھر جب صحابہ کرام نے عرض کی کہ حضور ﷺ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا، اَیُّکُمْ مِثْلِیْ؟ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔ تم میں سے کون ہے جو میری طرح ہو؟ میں تو رات اپنے رب کے ہاں گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔

دورِ حاضر کے معتزلہ (مماتیوں) نے جب نبی علیہ السلام کو اپنے اوپر قیاس کیا اور وحی الٰہی کے مقابلے میں اپنے عقلی گھوڑے دوڑائے تو ٹھوکر کھا گئے اور راہِ حق سے بھٹک گئے۔ اسی قبر ارضی میں ثواب بھی ہوتا ہے۔ اور عذاب بھی۔ یہ فرمان رسول ﷺ ہے۔ لیکن مماتیوں نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قبر میں ایسے سانپ ہوں جن کی پھنکار سے قیامت تک روئے زمین پر سبزہ نہ اُگے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ سبزہ قبرستان میں ہی ہوتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ (الحدیث) اس کا انکار کرتے ہوئے جدید معتزلہ (مماتی) لکھتے ہیں اول تو یہ ناممکن ہے اور اگر

بھی تو عندیت کیسے ہوگی؟ کیوں کہ آپ ﷺ کی قبر مبارک تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا، اندر حجرۂ عائشہ ہے (رضی اللہ عنہا) پھر اس پر ایک عمارت ہے اور پھر اس پر ایک عمارت ہے اور گنبد خضریٰ ہے۔ وغیرہ ذالک۔ یعنی یہ بات تو ہماری عقل میں نہیں آتی (العیاذ باللہ) عقیدۂ حیات النبی ﷺ دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ مماتیوں کے پاس نہ کوئی آیت قرآنی ہے نہ حدیث رسول ہے (ﷺ) اور نہ ہی اجماع امت اور نہ ہی کوئی مستند دلیل۔

عجیب نکتہ......! مماتی، آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا انکار کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے ہیں۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ حالانکہ ایک ادنیٰ دینی طالب علم بھی یہ سمجھتا ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو آپ ﷺ زندہ تھے اور یہ آیت کہتی ہے کہ آپ میت ہیں۔ اس وقت آیت بھی سچ اور آپ بھی زندہ۔ تو جب اس وقت حق اور سچ ہے تو اب کیوں نہیں؟ آیت بھی ہے اور آپ ﷺ بھی اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ تشریف فرما ہیں۔

بایزید وقت، عارف باللہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم نے اس عقیدہ حیات النبی ﷺ کا اسم مبارک ''خوشبوؤں والا عقیدہ'' رکھا ہے۔ میرے نزدیک یہ بھی الہامی نام ہے۔ کیوں کہ ظاہر بینوں کو صرف پھول نظر آتا ہے اس کی خوشبو ان کی عقل میں نہیں آتی کیونکہ عقل خوشبو کی تعبیر نہیں کر سکتی۔ مگر ایمان والے پھول کو بھی مانتے ہیں اور اس کی خوشبو کو بھی مانتے ہیں اگرچہ عقل کی وہاں تک رسائی نہ ہو۔

اللہ کریم حضرت بایزید وقت دامت برکاتہم کے اس مہکتے ہوئے گلشن کی خوشبو سے فضائے عالم کو مزید معطر و معنبر بنائیں اور عشاق کے قلوب و اذہان کو مسرور و شاداب بنائیں۔ آمین، بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

ایک گنہگار مگر امیدوار شفاعت امتی
قاضی محمد ارشد الحسینی خانقاہ مدنی اٹک شہر
۱۴ ربیع المنور ۱۴۳۱ھ

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت مولانا مفتی عبدالجبار صاحب

خلیفہ مجاز حضرت صوفی سرور صاحب

باسمہ تعالیٰ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اما بعد برادرِ مکرم مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہم کی کتاب کا احقر نے مطالعہ کیا، مولائے کریم موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائیں، ذخیرۂ آخرت بنائیں، نافع فرمائیں اور ہم سب کو سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش نصیب فرمائیں۔

عبدالجبار

مدرسہ اشرفیہ امدادیہ

سیکٹر ۱ میٹروول، سائٹ کراچی

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

مزمل

تقریظ

حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب

مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور

باسمہ سبحان

جامعہ مدنیہ جدید کے استاذ الحدیث عزیز القدر مولانا محمد حسن صاحب زاد اللہ اقبالہ وحفظہ نے ''خوشبووالا عقیدہ'' کے عنوان سے جو زیر نظر کتاب تحریر کی ہے۔ بندہ اپنی معذوری اور کچھ نالائقی کی وجہ سے پوری طرح اس کو پڑھ نہیں سکا کہیں کہیں سرسری پڑھنے کے بعد بندہ امیدوار بھی ہے اور دعا گو بھی کہ اللہ تعالیٰ اس کو خاص وعام کے لیے نافع بنا کر عزیز موصوف سلمہ تعالیٰ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

حیات وممات کے متعلق بندہ اس کتاب پر تحریر شیخ الحدیث الحاج حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تقریظ کی تائید کرتا ہے۔

سید محمود میاں

خادم جامعہ مدنیہ جدید وخانقاہ حامدیہ

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود الحسن مسعودی صاحب

شیخ جامعہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مظفر آباد آزاد کشمیر

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ ﷺ

شیخ طریقت محبوب العلماء والصلحاء امام الصرف والنحو مرجع الخلائق میرے مشفق ومحبوب بزرگ حضرت اقدس حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مرنجاں مرنج، مقاصد بعثت کی جامع تعلیم وتربیت کی ھم آہنگی کی آئینہ دار ہستی کسی پہلو محتاج تعارف نہیں ہے۔ اس "خوشبو والے خوشبودار مشک بار عقیدہ" سے والہانہ لگاؤ وضائیت کی برکت کے خود بھی خوشبودار ہیں جسکی مہک بندہ نے سفر حج وعمرہ میں رفاقت کی سعادت پر حرمین شریفین میں پھیلتی آنکھوں سے دیکھی اور محسوس کی ہے جامعہ اشرفیہ لاہور اجتماع العلماء میں حاضر ہوں چند سطور برائے دعا وتوجہ تحریر ہیں۔

والسلام

بندہ محمود الحسن غفر ذنوبہ

مہتمم جامعہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

مظفر آباد آزاد کشمیر

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

تقریظ

حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب

الحمد الله رب العلمين والصلوٰة والسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء والمرسلين

اما بعد!

خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیاۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عقائد اسلام کی جان اور ضروریات اہل سنت والجماعت میں سے ہے۔ اس کا منکر کبھی بھی حب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو اور قرب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لذت محسوس نہیں کر سکے گا۔ عالم باعمل، ولی کامل، جامع المحاسن حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف ''خوشبو والا عقیدہ'' ایک ایسی تصنیف ہے جس کی خوشبو اہل ایمان کے قلوب کو ہمیشہ معطر رکھے گی۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت مفتی صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ اوران کی تصنیف کو قبولیت عامہ تامہ نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً۔

خادم القرآن
محمد یٰسین
جامع دارالقرآن مسلم ٹاؤن
فیصل آباد

تقریظ

حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب

(برادر اکبر حضرت مولانا اعظم طارق شہید رحمہ اللہ)

یارب صلی وسلم دائماً ابداعلی حبیبك خیر الخلق کلهم وعلی آله واصحابه وعلمائه وشهدائه وصلحائه امته اجمعین۔

اما بعد!

حمد وصلوٰۃ کے بعد میں مشکور ہوں عزیزم محمد شہباز عالم فاروقی صاحب کا کہ انہوں نے ہمارے مخدوم مکرم حضرت مولانا محمد حسن صاحب کے حرمین شریفین کے اسفار کے بیانات پر مبنی مجموعہ خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ دکھایا اور کہا کہ اس پر تقریظ لکھ دیں۔ میں نے عذر کیا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں مگر عزیزم کے اصرار پر ایک گفتگو جو اِس عقیدہ کے متعلق ہے اُس کو دیانت داری سے نقل کر دیتا ہوں ملتان شہر کے مضافات میں مظفر گڑھ کی طرف پُل مظفر آباد کے نام سے ایک سٹاپ ہے اُس کے متصل ایک بڑی جامع مسجد ہے جس میں سپاہِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اکثر اجلاس ہوتے رہے ہیں۔ ایک اجلاس کے موقع پر میں بھی وہاں کسی غرض سے حاضر ہوا تو مسجد کے متصل جو کمرے ہیں اُن کے اُوپر والی منزل پر مولانا محمد اعظم طارق (شہید رحمہ اللہ) اور علامہ علی شیر حیدری (شہید رحمہ اللہ) اور مولانا محمد اسماعیل محمدی اور چند اور افراد موجود تھے تو مولانا محمد اسماعیل محمدی صاحب نے علامہ علی شیر حیدری اور مولانا اعظم طارق (شہید رحمہ اللہ) کو مخاطب کر کے کہاں کہ بعض علاقوں میں لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ مولانا

اعظم طارق (شہید رحمۃ اللہ علیہ) حیات النبی ﷺ کا عقیدہ نہیں رکھتے آپ وضاحت فرمائیے۔ علامہ علی شیر حیدری (شہید رحمۃ اللہ علیہ) نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اِس طرح وضاحتوں سے فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ علماء دیوبند کے عقائد المہند علی المفند لے آئیں ہم اُس پر لکھ دیں گے کہ ہمارے عقائد یہی ہیں جو اِس میں درج ہیں تو اس طرح مسئلہ مستقل حل ہو جائے گا۔ مولانا اسماعیل محمدی صاحب اِس پر راضی ہو گئے اِس کے بعد مولانا نے اُن سے لکھوایا یا نہیں لکھوایا میرے علم میں نہیں ہے۔ میں نے جو دیکھا اور سُنا اُسے یہاں نقل کر دیا میرا ابھی یہی عقیدہ ہے جو میرے برادر مولانا اعظم طارق شہید کا عقیدہ تھا اور میں بھی عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قائل ہوں اور اپنے تمام اکابر کی تائید کرتا ہوں۔

والسلام

محمد عالم طارق

تقریظ

فضیلۃ الشیخ مکہ مکرمہ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين وخاتم النبيين سيدنا وحبيبناقرة اعيننا ونبينا ومولا نا محمد النبي الامي الكريمى وعلى آله والصحابه وازواجه واما عته اجمعين اما بعد

شیخ الحدیث امام الصرف والنحو اُستاد الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ جو کہ حضرت کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں جیسا کہ عرض مرتب میں مولانا محمد شہباز عالم فاروقی مدظلہ العالی نے اپنے مضمون میں فرمایا کہ یہ بیانات اُستاذ جی کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں نیز آگے فرماتے ہیں کہ اُستاد محترم نے مدینہ منورہ میں اِس پر مزید لکھا تو یہ گویا نُور علی نور ہو گئے۔

اس میں شک نہیں کہ حیات النبی ﷺ جو کہ ہمیشہ سے ساری اُمت کا اجماعی عقیدہ سلف وخلف رہا ہے ہر دور میں ائمہ علم واکابر امت نے اِس بارے میں وضاحت کے ساتھ اس مبارک متفقہ عقیدہ کا اظہار فرمایا گو عبارات میں کچھ اختلاف بھی ملے گا مگر نتیجہ سب کا ایک ہی تھا

عباراتنا شتى وحسنك واحد
وكل الى ذاك واجمال يسيرا

قرآن وسنت اجماع اور قیاس سے علمائے محقق وائمہ سلف وخلف نے اِس

متفقہ عقیدہ کو ثابت کیا ہے جو اپنی اپنی جگہ پر محور ثابت ہے اسی لیے ہمارے تمام اکابر علمائے اہلسنت والجماعت اور بلا استثنا تمام جماعت امدادیہ دیوبندیہ اس عقیدہ فخر العلماء امام ربانی شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز نے المہند علی المفند میں اس عقیدہ مبارک کے بارے میں تحریر فرمایا ہے

السوال الخامس:

ماقولكم فى حيوة النبى عليه الصلوة والسلام فى قبره الشريف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المومنين رحمة الله عليهم حيوته برزخية

الجواب:

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة ﷺ حى فى قبره الشريف وحيوته ﷺ دنيوية من غير تكليف وهى مختصة به وبجميع الانبياء صلوات الله عليهم والشهداء لابرزخيه كما هى حاصلة لسائر المومنين بل لجميع الناس كما فص عليه العلامة السيوطى فى رسالته ابناء الاذكياء بحيوة الانبياء حيث قال قال الشيخ تقى الدين السبكى حيوة الانبياء والشهداء فى القبر كحيوتهم فى الدنيا ويشهد له صلوة موسى عليه السلام فى قبره فان الصلوة تستدعى جسدا حيا الى اخر ما قال فثبت بهذا ان حيوته دنيوية برزخية لكونها فى عالم الرزخ ولشيخنا شمس الاسلام والدين محمد قاسم العلوم على المستفيدين قدس الله سره العزيز فى هذه المبحث رسالة مستقلة دقيقة الماخذ بديعة لمسلك لم ير مثلها قد طبعت و شاعت فى الناس و اسمها اب حيات اى ماء الحيوة

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح؟

جواب:

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلّف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیا فی حیوۃ الانبیاء" میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسد کو چاہتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کہ برزخ میں حاصل ہے اور برزخی ہے ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام "آب حیات" ہے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی قدس اللہ سرہ العزیز سید العلماء حضرت مولانا میر احمد حسن قدس اللہ سرہ العزیز عمدۃ الفقہاء حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز شیخ الاتقیاء حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرہ العزیز اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز اکابر نیز اسی طرح اس دور کے اکابر علماء (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ) اور علمائے اکرام ممالک عربیہ نے کی پھر جواب کے ابتدا میں ہی تحریر ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ

کے نزدیک گویا حضرت امام ربانی مولانا رشید گنگوہی اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز تو یقیناً اس میں آگئے اور یہی عقیدہ مبارک جمہور اہلسنت والجماعت کا قرون اولی سے چلا آرہا ہے اس سیاہ کار راقم کے علم کے مطابق اس عقیدہ اجماعیہ کے منکر اور ممات کے قائلین کا گروہ صرف پاکستان میں ہے جس کی وجہ سے یقیناً اس فتنہ کو پاکستانی فتنہ ہی کہا جائے گا اللہ تعالی امت مسلمہ کو ہر قسم کی بدعقیدگی سے محفوظ فرمائے اور اپنے اکابر اور جمہور اہلسنت والجماعت کے مبارک عقائد پر پختگی سے جمے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اس (پاکستانی مماتی فتنے) کے بارے میں اتنا عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ لوگ دجل کے طور پر اپنی نسبت حضرات اکابر علماء اولیاء دیوبند کی طرف کرتے ہیں جو قطعاً غلط اور دھوکہ فریب ہے اس گمراہ ٹولے کا ان اکابر سے کوئی تعارف نہیں جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث سلیم اللہ خان صاحب رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان مدظلہ العالی نے بھی اپنی تقریظ میں اس کی تصریح فرمادی ہے

وهو الحق والصواب) وصل الله تعالى على خير خلقه وخاتم الانبياءسيدنا حبيبنا ومولانا محمد النبى الكريم وعلى آله والصحابه وازواجه امةجمعين وبارك وسلم تسليما كثيرا كثرا

والحمد لله اولا وآخراً

کتبہ الفقیر الی رحمتہ ربہ الکریم
عبدالحفیظ بن مالک عبدالحق المکی مکۃ المکرمہ

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

تقریظ

حضرت
مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم

الحمد اللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام
علی سید الرسل و خاتم الانبیاء والمرسلین
اما بعد!

میں نہایت مسرت کے ساتھ اس کتاب کی تصدیق و تائید کرتا ہوں۔اہل حق کا موقف سمجھنے کیلئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔لہٰذا اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

اللہ وسایا عفی عنہ

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم

فتویٰ خانقاہ سراجیہ
کندیاں شریف ضلع میانوالی

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے فرق صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اس کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریریں بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک کا صحیح پابند بنا کر اس پر استقامت نصیب فرماوے۔ آمین

فقیر خان محمد عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

معجزہ

فخر نبوت شہنشاہ عالم ﷺ جب معراج شریف کیلئے تشریف لے جانے کے لیے براق پر سوار ہونے لگے تو سرکار ﷺ جس پتھر پر کھڑے ہوئے اس پتھر کو رب کائنات نے بلند کر دیا تا کہ اس کا محبوب ﷺ بغیر کسی تکلیف کے براق پر سوار ہو سکیں۔ یہ نبی آخر الزمان ﷺ کی شان ہے کہ وہ پتھر فلسطین میں مسجد اقصیٰ کے باہر آج بھی ویسے ہی بلند اور معلق ہے۔ (سبحان اللہ)

میرا عقیدہ حیات النبی ﷺ

شیخ المشائخ محدث کبیر حضرت اَقدس
مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ

شیخ الحدیث و بانی جامعہ مدنیہ قدیم و جامعہ مدنیہ جدید

باسمہ سبحانہ وتعالی

میرا عقیدہ حیاتِ انبیا علیہم السلام کے بارے میں وہی ہے جو اَکابر دیو بند کا رہا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ :

(۱) ہمارے اکابر دیو بند کے شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی معروف کتاب ''فیوض الحرمین'' سے اُن کا عقیدہ واضح ہے۔

(۲) اُن کے بعد شیخ الحدیث اوّل رُوحِ دارُالعلوم دیو بند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف ''آبِ حیات'' سے اُن کا عقیدہ ظاہر ہے۔

(۳) مجدد مأتہ حاضرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کا عقیدہ اُن کی کتاب زُبْدَةُ الْمَنَاسِک سے واضح ہے۔

یہ سب بزرگ آنحضرت ﷺ کی ایسی حیات کے قائل تھے جسے دُنیوی برزخی کے اِلفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے (اَور جو کچھ کلمات خطاب وتوسل زُبْدَةُ الْمَنَاسِک میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ نے تحریر فرمائے ہیں وہ شارح ہدایہ ابن ہمام رحمہ اللہ نے فتح القدیر میں لکھے ہیں)۔(ملاحظہ ہو : فتح القدیر ج ۲ ص ۳۳۶ المقصد الثالث فی زیارۃ قبر النبی ﷺ)

(۴) حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حیات النبی ﷺ کے بارے میں ۱۳۲۵ھ

میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وشیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور شارح ابوداؤد ومہاجر مدینہ منورہ رحمۃ اللہ علیہما نے "المہند" میں تحریر فرمایا ہے:

السوال: مَاقَوْلُكُمْ فِيْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِيْ قَبْرِهِ الشَّرِيْفِ هَلْ ذَالِكَ اَمْرٌ مَّخْصُوْصٌ بِهٖ اَمْ مِثْلُ سَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ حَيٰوتُهٗ بَرْزَخِيَّةٌ

الجواب: عِنْدَنَا وَعِنْدَ مَشَائِخِنَا حَضْرَةُ الرِّسَالَةِ ﷺ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهِ الشَّرِيْفِ وَحَيٰوتُهٗ دُنْيَوِيَّةٌ مِنْ غَيْرِ تَكْلِيْفٍ وَهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِهٖ وَبِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَالشُّهَدَاءِ ۔ لَابَرْزَخِيَّةٌ كَمَا هِيَ حَاصِلَةٌ لِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَلْ لِجَمِيْعِ النَّاسِ كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ الْعَلَّامَةُ السُّيُوْطِيُّ فِيْ اِنْبَاءِ الْاَذْكِيَاءِ بِحَيٰوةِ الْاَنْبِيَاءِ حَيْثُ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّيْنِ السُّبْكِيُّ بِحَيٰوةِ الْاَنْبِيَاءِ وَالشُّهَدَاءِ فِي الْقَبْرِ كَحَيَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَيَشْهَدُ لَهٗ صَلٰوةُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قَبْرِهٖ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ تَسْتَدْعِيْ جَسَدًا حَيًّا اِلٰى اٰخِرِ مَا قَالَ فَثَبَتَ بِهٰذَا اِنَّ حَيٰوتَهٗ دُنْيَوِيَّةٌ بَرْزَخِيَّةٌ لِكَوْنِهَا فِيْ عَالَمِ الْبَرْزَخِ وَلِشَيْخِنَا شَمْسِ الْاِسْلَامِ وَالدِّيْنِ مُحَمَّدٍ قَاسِمِ الْعُلُوْمِ عَلَى الْمُسْتَفِيْدِيْنَ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزُ فِيْ هٰذَا الْمَبْحَثِ رِسَالَةٌ مُسْتَقِلَّةٌ دَقِيْقَةُ الْمَاخَذِ بَدِيْعَةُ الْمَسْلَكِ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا قَدْ طُبِعَتْ وَشَاعَتْ فِي النَّاسِ وَاسْمُهَا اٰبِ حَيَاتْ اَيْ مَاءُ الْحَيَاتِ

(اَز عقائد علمائے دیوبند (المہند) ص ۲۲۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

جس کا ترجمہ یہ ہے :

سوال : آپ حضرات جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ کیا آپ کو کوئی خاص حیات حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب: ہمارے نزدیک اُور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضورِ اکرم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اُور آپ کی حیات دُنیا کی سی ہے (یعنی آپ باشعور ہیں) اَلبتہ دُنیا میں جس طرح مکلّف تھے اَب مکلّف نہیں ہیں۔ اَور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اُور تمام اَنبیاء علیہم السلام اُور شہداء کے ساتھ، حیات کی یہ قسم محض برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو جیسا کہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ "اِنْبَاءُ الْاَذْكِيَاءِ بِحَيٰوةِ الْاَنْبِيَاءِ" میں بتصریح لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اَنبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دُنیا میں تھی اُور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اِس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ۔ پس اِس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی حیات دُنیوی ہے اُور برزخی ہے کیونکہ یہ عالم برزخ میں جاری اُور حاصل ہے اُور ہمارے شیخ حضرت محمد قاسم صاحب قدس سرہٗ کا اِس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا ماخذ نہایت دقیق ہے اُور وہ اَنوکھے طرز کا بے مثل ہے جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اُس کا نام "آبِ حیات" ہے۔

المھند کے مندرجات کی صحت پر علماء حرمین بلکہ دُنیا بھر کے اَساطین اُمت کے دستخط ہیں اُور اُس کے مضامین کی تصدیقات وتقاریظ تحریر ہیں۔ سب سے پہلے دستخط حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اَسیر مالٹا خلیفہ حضرت حاجی اِمداد اللہ صاحب وجانشین حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نور اللہ قبورہم کے ہیں۔ پھر

حضرت نانوتوی قدس سرہٗ کے تلمیذِ خاص حضرت مولانا سیّد احمد حسن صاحب اَمروہی رحمۃ اللہ علیہ کے اَور حضرت مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ مفتی دارُالعلوم دیوبند، حضرت مولانا اَشرف علی تھانوی رحمہ اللہ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری رحمہ اللہ خلیفۂ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ ، مولانا حکیم محمد حسن صاحب دیوبندی رحمہ اللہ برادر حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ وغیرہم علماء بلادِ ہند کی تصدیقات درج ہیں۔ پھر علمائے مکہ مکرمہ کی تصدیقات ہیں پھر علماء و مفتیانِ کرام مدینہ منورہ کی طویل تحریرات وتصدیقات ہیں اَور علماء شام میں علامہ شامی رحمہ اللہ کی اَولاد میں محمد ابوالخیر ابن عابدین کی تصدیق بھی ہے اَور دیگر علماء شام کی بھی، جامع اَزہر اَور مصری علماء کی بھی۔ یہ سب المہند میں ہے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔

(۵) اِن حضرات کے بعد اُستاذ نا المحترم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا السید حسین احمد المدنی نوراللہ مرقدہٗ جنہوں نے دارُالعلوم دیوبند میں ایک ثلث صدی درسِ حدیث دیا اپنی کتاب "نقش حیات" میں یہ مضمون تحریر فرماتے ہیں :

(علماءِ دیوبند) وفاتِ ظاہری کے بعد اَنبیاء علیہم السلام کی حیاتِ جسمانی اَور بقاءِ علاقہ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجِسْمِ کے مثبت ہیں اَور بڑے زور شور سے اِس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اِس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کرچکے ہیں۔ رسالہ "آبِ حیات" نہایت مبسوط رسالہ خاص اِسی مسئلہ کے لیے لکھا گیا ہے نیز هَدِيَّةُ الشِّيعَة أَجْوِبَة أَرْبَعِين حصہ دوم اَور دیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز اِس مضمون سے بھرے ہوئے ہیں۔

(نقش حیات ج ۱ ص ۱۰۳)

غرض اَکابر دیوبند کا جو اہلِ سنت والجماعت حنفی ہیں سب کا یہی عقیدہ چلا آرہا ہے اَور یہی میرا عقیدہ ہے۔

(۶) جناب شیخ محمد بن عبدالوہاب النجدی کے صاحبزادے جناب شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں :

وَالَّذِیْ نَعْتَقِدُہٗ اَنَّ رُتْبَۃَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اَعْلٰی مَرَاتِبِ الْمَخْلُوقِیْنَ عَلَی الاطْلَاقِ وَاَنَّہٗ فِیْ قَبْرِہٖ حَیٌّ حَیَاۃً بَرْزَخِیَّۃً اَبْلَغُ مِنْ حَیَاۃِ الشُّھَدَاءِ الْمَنْصُوْصِ عَلَیْھَا فِی التَّنْزِیْلِ اِذْ ھُوَ اَفْضَلُ مِنْھُم بِلَارَیْبٍ وَاَنَّہٗ یَسْمَعُ سَلَامَ الْمُسَلِّمِ عَلَیْہِ رِسَالَۃَ الشَّیْخِ عَبْدُ اللہِ ص ۱۴

اُور جو ہم اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا مرتبہ تمام مخلوقات سے علی الاطلاق اعلیٰ ترین رُتبہ ہے اور یہ کہ آنحضرت ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں برزخی حیات حاصل ہے جو شہداء کی حیات سے بڑھ کر ہے جسے قرآن پاک میں بیان فرمایا گیا ہے کیونکہ آپ شہداء سے بلا شبہ اُفضل ہیں اُور یہ عقیدہ ہے کہ آپ سلام کرنے والے کا سلام سُنتے ہیں۔ (رسالۃ شیخ عبداللہ رحمہ اللہ ص ۴۱)

شیخ عبداللہ نے ''اَبْلَغُ مِنْ حَیَاۃِ الشُّھَدَاءِ'' کا جملہ اِستعمال کیا ہے جیسے کہ سمجھانے کے لیے المہند وغیرہ میں بھی حیاتِ دُنیویہ کے اِلفاظ لکھے گئے ہیں۔

حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہم نے اپنے ایک مضمون میں اِس رسالہ کے اِقتباسات دِیے ہیں پھر یہ مضمون دارُالعلوم دیوبند کے پندرہ روزہ عربی رسالہ ''الداعی'' میں بالاقساط شائع ہوا۔ مذکورہ بالا عبارت الداعی ۲۵/ جنوری ۱۹۷۸ء کے شمارہ سے لی گئی ہے۔

بہر حال یہی وہ مسلک ہے جس پر علماءِ اُمت کا اِتفاق چلا آرہا ہے۔

نوٹ : یہ اُمر بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ علی الاطلاق سماع

موتی کے قائل تھے اور انتقال یا دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے سے بھی منع نہ کرتے تھے، وہ لکھتے ہیں :

وَقَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَتَلْقِيْنُ الْمَيِّتِ سُنَّةٌ مَامُورٌ بِهَا وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ الْمَقْبُورَ يُسْأَلُ وَيُمْتَحَنُ وَأَنَّهُ يُومَرُ بِالدُّعَاءِ لَه فَلِهٰذَا قِيلَ إِنَّ التَّلْقِينَ يَنفَعُه فَإِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ وَأَنَّهُ قَالَ مَا أَنتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ وَأَنَّه أَمَرَنَا بِالسَّلَامِ عَلَى الْمَوْتٰى فَقَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُرُّ بِقَبْرِ الرَّجُلِ كَانَ يَعْرِفُهُ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رُوْحَه حَتّٰى يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ (فتاوٰی ابنِ تیمیہ ج ۱ ص ۹۸۲)

بخاری اور مسلم شریف میں یہ حدیث صحیح آئی ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے مُردوں کو لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کیا کرو لہٰذا میت کی تلقین سنت ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ قبر میں تدفین کے بعد میت سے سوال ہوتا ہے اُس کا امتحان ہوتا ہے اور یہ ہے کہ اِس کے لیے دُعا کے واسطے کہنا چاہیے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ تلقین میت کو فائدہ پہنچاتی ہے کیونکہ میت آواز سنتا ہے جیسا کہ صحیح روایت (بخاری) میں آیا ہے کہ وہ بلا شبہ اُن کے جوتوں کی چاپ (اپنی قبر میں سے) سُنتا ہے اور جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں جو کچھ اِن (بدر میں تین روز قبل ویران کنویں میں ڈالے گئے مقتول کافروں) سے کہہ رہا ہوں وہ تم اِن سے زیادہ نہیں

سُن رہے۔ اُور آپ نے ہمیں مُردوں کو سلام کرنے کا حکم دیا ہے اُور فرمایا ہے کہ جو کوئی آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرتا ہے اُور صاحبِ قبر کو سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ (قبر میں) اُس پر اُس کی رُوح لوٹا دیتے ہیں حتّٰی کہ وہ اُس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔"

لیکن ابن تیمیہ رحمہ اللہ سماعِ موتٰی کے اِسی حد تک قائل ہیں جتنا حدیث شریف میں بتلایا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَه

کتبہ

(۱) سیّد حامد میاں غفرلہٗ

۲۳ر ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ/ ۲ر نومبر ۱۹۸۰ء یکشنبہ

(۲) عبدالحمید غفرلہٗ مدرس جامعہ مدنیہ لاہور و فاضلِ دارُ العلوم دیوبند

(۳) محمد کریم اللہ غفرلہٗ مدرس جامعہ مدنیہ و فاضلِ دارُ العلوم دیوبند

(۴) ظہور الحق مدرس جامعہ مدنیہ

(۵) عبدالرشید عفی عنہ مدرس جامعہ مدنیہ

ضمیمہ

بجواب مولانا نصیب اللہ خان صاحب سواتی

وارد حال گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ نے جو مسئلہ دریافت فرمایا ہے وہ آج کل پھر اُٹھا ہوا ہے۔ علماءِ کرام نے دو بحثیں جدا جدا کردی ہیں ایک کا تعلق اَنبیاء کرام سے ہے اور دُوسری کا تعلق غیر اَنبیاء سے ہے۔

جنگِ بدر کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے مُردہ کافروں سے خطاب فرمایا ہے یہ روایت بخاری شریف میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اِس سے سماعِ موتٰی کے ثبوت پر اِستدلال فرماتے تھے اور حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نفی فرماتی تھیں اور اُن کا اِستدلال اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی سے تھا۔

جب دو صحابیوں کا اِختلاف ہوا تو اِن میں سے جس کے قول کو بھی کوئی اِختیار کرے باطل نہ ہوگا ٹھیک ہوگا۔ (دُوسری طرف سماعِ موتٰی کے قائل حضرات اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی سے سماعِ موتٰی ثابت کرتے ہیں جیسا کہ رسائل میں لکھا گیا ہے۔

لیکن اَنبیاءِ کرام کی خصوصیت اَلگ اَحادیث سے ثابت ہے مثلاً یہ ہے کہ توجہ الی اللہ بدرجۂ کمال مع شعور بعد الوفات بھی جاری رہتی ہے اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ۔ اَنبیاء کرام زندہ ہیں وہ اپنی قبروں میں حالتِ نماز میں (مناجات رب میں) مصروف رہتے ہیں۔ شبِ معراج حضرت آدم حضرت موسیٰ حضرت ابراہیم اور دیگر اَنبیاء کرام (علیہم السلام) کی گفتگو اور بعض کے کام بھی صحیحین میں موجود ہیں۔ یہ روایتیں اِس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اَنبیاء کرام کا حال وفات کے

بعد غیر اَنبیاء سے مختلف ہوتا ہے۔

''موت'' نام ہے جسم سے رُوح کا اِس طرح منفصل ہو جانے کا کہ دوبارہ اِس کا تعلق بالجسم قیامت سے پہلے اَیسا نہ ہو سکے جیسے اِس انفصال سے پہلے تھا اَگر اَیسا تعلق دوبارہ ہو جائے تو اِس اِنفصال کو ''نیند'' کہا جائے گا۔ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی (پ ۲۴) ورنہ وفات اَور موت کہا جائے گا۔

اَور اِس معنٰی میں وفاتِ اَنبیاء کا کوئی بھی اِنکار نہیں کرتا ورنہ اَنبیاء کرام کی تدفین جائز نہ ہوتی حالانکہ تدفین کی گئی ہے یہی اِنَّکَ مَیِّتٌ اور قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ میں مراد ہے۔

اَور لَبِثْتَ یَوْمًا اَوْبَعْضَ یَوْمٍ فرمانے میں حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام نے جو محسوس کیا وہی بتلایا اور جو محسوس کیا وہ صحیح تھا کیونکہ موت کے بعد رُوح کا تعلق ایک اَور عالم سے ہو جاتا ہے وہاں زمانہ کا پیمانہ یہی ہے اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ایک دِن ایک ہزار سال کا ہوا تو سو سال ایک دِن کا کچھ حصہ ہی ہوں گے۔ آنسٹائن کی حسابی تحقیق بھی یہ تھی کہ دُوسرے کُروں پر زمانہ کا اِتنا زیادہ فرق ہے کہ اَگر کبھی اہل زمین دُوسرے کروں پر جائیں تو اُنہیں اپنے دوستوں سے مل کر جانا چاہیے کیونکہ دُوسرے کرے میں وہ بہت تھوڑا عرصہ گزار کر جب واپس آئیں گے تو دُنیا میں ستر سال گزر چکے ہوں گے اَور دوست مر چکے ہوں گے۔ اَب جس عالم میں حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں وہاں بھی اِسی قدر تفاوت زمانہ و کیفیات ہے وہ حمام سے غسل کر کے نکلے تھے واقعہ معراج تک اُن کی ایسی ہی حالت تھی کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ اَور یَقْطُرُ رَاْسُہٗ مَاءً سر سے پانی کے قطرات ٹپکتے جیسے لگ

رہے تھے اَور دُنیا میں دوبارہ آنے کے وقت بھی یہی حال بتلایا گیا ہے۔ اِس لیے حضرت عزیر علیہ السلام کے اِس جواب سے اِستدلال تو کیا جا سکتا ہے کہ اُنہیں زمانہ گزرنے کا احساس نہیں ہوا۔ یا اُس عالم کے زمانے کا پیمانہ اَور ہے۔ عدمِ سماع کا اِستدلال نہیں کیا جا سکتا۔

میرے پاس وقت نہیں ہوتا اِس لیے معذرت کے ساتھ اِسی قدر پر اِکتفاء کرتا ہوں۔ عنایت اللہ شاہ صاحب مقلد نہیں ہیں جو غیر مقلد ہو وہ خود کو مجتہد مانتا ہے ممکن ہے کہ وہ خود ہی کسی وقت بدل جائیں۔

والسلام

حامد میاں غفرلہٗ

۳؍صفر ۱۴۰۲ھ/ یکم دسمبر ۱۹۸۱ء سہ شنبہ

قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدہ حیات النبی ﷺ

①.....قرآن پاک میں شہداء کے بارے میں حیات ثابت ہے اورآپ بھی مانتے ہو تو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات ضرور ثابت ہوتی ہے۔

②.....حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے عصا کو کیڑوں نے کھالیا سختی کے باوجود لیکن ان کے جسم کو نرمی کے باوجود بھی نہیں کھایا کیونکہ ان کے جسم اطہر میں حیات موجود تھی۔

③.....سلیمان علیہ السلام کے بارے میں قرآن پاک میں خَرَّ آیا ہے سَقَطَ نہیں آیا خَرَّ زندہ کے گرنے کو جبکہ سَقَطَ بے جان کے گرنے کو کہا جاتا ہے اس سے حیات النبی ثابت ہوتی ہے۔

④).....قرآن پاک میں ہے ولونهم اذظلموا انفسهم جاء وک فاستغفرالله وستغفرلهم الرسول لوجدوالله توابا رحيما ۔ترجمہ: اور یہ لوگ جب آپ ﷺ کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے(سورۃ انعام آیت ۵۵۴) یہ حکم قیامت تک کیلئے عام ہے ماقبل الموت وما بعدالموت۔

⑤.....قرآن پاک میں ہے کہ ترجمہ: اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول (خدا) بھی ان کیلئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے

(سورۃ النساء آیت ۶۴)

⑥.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دفن کے تین روز بعد ایک بدوی نے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اس آیت کریمہ سے مغفرت طلب کی

روضہ اطہر سے صدا آئی ”انه قد غفر لك “

(تفسیر قرطبی جلد ۵ صفحہ ۲۶۵،۲۶۶)

⑦……حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں، اس حدیث کو روایت کیساتھ مسند بزار اور ابو یعلی نے مجمع زوائد ج ۸ ص ۲۱۱/ مسند ابو یعلی ج ۶ حدیث ۳۴۲۵/ فتح الباری ج ۶ ص ۴۸۷/ الجامع صغیر ص ۱۲۴ حیات الانبیاء ص ۳ بیہقی وغیرہ وغیرہ۔

⑧……مشکوۃ شریف ص ۱۵۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے اس کمرہ میں جس میں کہ حضور ﷺ مدفون ہیں بلا حجاب داخل ہو جاتی تھی اور سمجھتی تھی کہ ایک تو میرے شوہر ہیں اور دوسرے میرے والد صاحب، پس جب ان کے ساتھ حضرت عمر ؓ کی تدفین ہوئی تو اللہ کی قسم میں اس حجرہ میں حضرت عمر ؓ سے حیاء کی وجہ سے بغیر پردہ کبھی نہ جاتی تھی، علامہ طیبی شارح مشکوۃ میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک امر کی دلیل ہے کہ میت کا احترام بھی اسی طرح کیا جائے کہ جس طرح زندگی میں کیا جاتا ہے

(شرح طیبی ج ۳ ص ۴۱۸)

⑨……حضرت سعید بن المسیب ؒ سے روایت ہے کہ میں واقعہ حرہ کے دنوں میں حضور ﷺ کی قبر شریف سے اذان اور اقامت کی آواز سنتا رہا، یہاں تک کہ لوگ واپس آگئے (خصائص کبری ج ۲ ص ۲۸۱، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۴۸، زرقانی ج ۵ ص ۳۳۲،۳۳۳)۔

⑩……حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا تو وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے نماز

پڑھ رہے تھے۔ صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۶۸ / مسند احمد ج ۳ ص ۱۴۸ / سنن نسائی ج ۱ ص ۲۴۲ وغیرہ[1]

(۱۱)..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جو بتایا کہ مات رسول اللہ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا رسول اللہ ﷺ کو ظاہری موت بھی نہیں آئی ہے، بلکہ آپ ﷺ روضہ اطہر میں آرام کررہے ہیں ابھی اٹھ جائیں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ظاہری موت تو آئی ہے، آیت افان مات سے بھی یہی مراد ہے، حقیقت میں رسول اللہ ﷺ اور شہداء سب زندہ ہیں، شہداء صریح آیت سے اور رسول اللہ ﷺ دلالۃ النص سے اگر رسول اللہ ﷺ کی حیات کے

---

[1] بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں حسن بن قتیبہ خزاعی ہیں۔ جو کہ ائمہ جرح تعدیل کی نظر میں متروک الحدیث اور ضعیف ہیں۔ یاد رکھیے مسند بزار کی سند میں یہ راوی (حسن بن قتیبہ خزاعی) ہے لیکن ہمارے پیش نظر مسند ابویعلی کی روایت ہے جس میں یہ راوی نہیں بلکہ محدثین کرام نے مسند ابویعلی کی سند کے تمام راویوں کی توثیق وتصحیح کی ہے۔

۱۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں وصححہ البیہقی (فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۲) ۲۔ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں رجال ابی یعلی ثقات (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۱) ۳۔ علامہ عزیزی فرماتے ہیں وھو حدیث صحیحٌ (السراج المنیر ج ۲ ص ۱۳۴) ۴۔ حضرت ملا علی قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔ صح خبر الانبیاء احیاء فی قبورھم (مرقات جلد ۲ ص ۲۱۲) ۵۔ علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ھذا حدیث صحیحٌ (فیض القدیر ج ۳ ص ۱۸۴) ۶۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے راویوں کو ثقہ کہا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۴۷ وجذب القلوب ص ۱۸۰) ۷۔ قاضی شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لما صح ان الانبیاء احیاء فی قبورھم (تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین ص ۲۸) ۸۔ علامہ سید سمہودی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں رواہ ابویعلی برجال ثقات ورواہ البیہقی وصححہ (وفاء الوفاء ج ۲ ص ۴۰۵)

۹۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے۔ (فضائل درود شریف ص ۳۷) ۱۰۔ مولانا انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ووافقہ الحافظ الخ (ترجمہ) امام بیہقی کی اس تصحیح پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اتفاق کیا ہے۔ (فیض الباری ج ۲ ص ۶۴)

بارے میں صریح آیت ہوتی تو مماتی حضرات کافر سمجھے جاتے لہٰذا یہ فتنہ ضال مضل، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا بدعتی فرقہ ہے، اہل سنت والجماعت سے بدعتی خارج مانا جائے گا اور اس فتنہ کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور گمراہ کرنے کے خطرہ سے بچوں کو ان سے تعلیم دلوانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

(۱۴)...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ کیونکہ وہ دن حاضری کا ہے۔ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ مجھ پر کوئی شخص درود نہیں پڑھتا مگر اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو۔ میں نے کہا وفات کے بعد بھی پیش کیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں بعد الوفات بھی پیش کیا جاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے۔ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام طیبہ کو کھائے۔ سو اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے۔ اور اس کو رزق ملتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کس طرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جائے گا۔ جب کہ آپ (بعد از وفات) ریزہ ریزہ ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجساد حرام کر دیئے ہیں۔ (یعنی زمین ان کو نہیں کھاتی) اس حدیث مبارکہ کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح کہتے ہیں

---

(۱) حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یعنی اس حدیث کی سند جید اور کھری ہے۔ (ترجمان السنہ ج ۳ ص ۲۹۷)

(۲) علامہ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یعنی اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (السراج المنیر جلد ۱ ص ۲۹۰)

عقیدہ حیات النبی ﷺ اکابر علماء دیو بند کی نظر میں

جمیع علماء دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ کا عقیدہ ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں (المہند علی المفند ص ۲۱)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں (ھدیۃ الشیعہ ص ۴۴)۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

رسول اللہ ﷺ بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالیقین قبر میں زندہ ہیں (ھدیۃ الشیعہ ص ۲۶۸)۔

محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد ﷺ کے اس ارشاد کہ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہوتے ہیں کا مطلب یہ نہیں کہ فقط ان کی ارواح زندہ ہیں بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام روح و بدن کے مجموعہ کے ساتھ زندہ ہیں (تحتہ الاسلام ص ۳۶)۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضور پاک ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کو اس عالم کا رزق دیا جاتا ہے اور آپ ﷺ نماز پڑھتے ہیں جو کہ صرف لذت حاصل کرنے کیلئے ہے۔
(نشر الطیب ماہ نامہ الحسن کا حکیم الامت نمبر ص ۲۰۷ دسمبر ۱۹۸۷)

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

اکابر علماء دیو بند وفات ظاہری کے بعد انبیاء کی حیاتِ جسمانی کے صرف

قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور وشور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہیں۔

رئیس المفسرین مولانا حسین علی واں بھچراں رحمہ اللہ

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قبر کے پاس درود شریف پڑھا تو میں خود سنتا ہوں جس نے دور سے پڑھا تو مجھے پہنچایا جاتا ہے

(تحریرات حدیث نمبر ۲۱۱)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں اور آپ ﷺ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے امام بیہقی رحمہ اللہ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے بھی اس موضوع پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔

(فضائل درود شریف ص ۳۲،۳۳)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ

اکابر دیوبند برزخ میں آپ ﷺ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں علماء دیوبند اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضری کے منبع ایمانی سے ہو رہا ہے (ماہنامہ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر ۱۹۷۵)

حضرت امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ

میرا عقیدہ وہی ہے جو حضرات اکابر علماء دیوبند کا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں جو اس دنیا میں تھا، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ابدان دنیاوی کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہونا اہلسنت والجماعت کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے (خدام الدین دسمبر ۱۹۶۰)

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ

حضرت مولانا درخواستی رحمہ اللہ نے ۱۳۶۲ھ میں فریضہ حج ادا کرنے کے بعد روضۂ رسول ﷺ پر اشعار کہے وہ یہ ہیں۔

هو حيى في قبره كحياة الا نبياء
وحرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء
حيا تهم اعلى واكمل من الشهداء
وشانهم ارفع في الارض والسماء

ترجمہ: آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام زندہ ہیں اور اللہ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے، انبیاء علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے اعلیٰ اور اکمل ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان زمین اور آسمان میں بہت اونچی ہے۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

میرا اور میرے اکابر کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہیں یہ حیات برزخی ہے مگر حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے جو حضرات اس مسئلہ کے منکر ہیں میں ان کو اہل حق نہیں سمجھتا نہ وہ علماء دیوبند کے مسلک پر ہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ا ص ۹۰، ۹۱)

منکرین حیات النبی ﷺ کے بارے میں

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ

آنحضرت ﷺ اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود ہیں اور حیات ہیں، آپ ﷺ کے مزار مبارک کے پاس کھڑے ہو کر جو سلام کرتا ہے اور درود پڑھتا ہے، آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں، ہمارے کان نہیں کہ ہم سنیں، آپ ﷺ اپنے مزار میں حیات ہیں، مزار مبارک کے ساتھ آپ ﷺ کا خصوصی تعلق بجسدہ وروحہ ہے، جو اِس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے، اور وہ بدعتی ہے، خراب عقیدے والا ہے، اِس کے پیچھے نماز مکروہ ہے، یہ عقیدہ صحیح نہیں ہے، حدیث میں ہے

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الا نبیاء(الحدیث) وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علیَّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علی من بعید اعلمتہ رواہ ابو شیخ وسندہ جید القول البدیع، ص۱۱۶۔ عن انسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ الانبیاء صلوۃ اللہ علیہم احیاء فی قبورھم یصلون رواہ ابن عدی والبیہقی وغیرھما

تین حدیثیں نقل کر دی ہیں، اِس باب میں بکثرت احادیث وارد ہیں، جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور جو انکار کرتا ہے وہ بدعتی ہے اور خارج از اہلسنت والجماعت ہے، غرض پڑھنے والے کو ثواب بھی پہنچتا ہے اور مزار مبارک کے قریب پڑھنے سے آپ ﷺ سنتے بھی ہیں، اور اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود ہیں اور حیات ہیں، واللہ اعلم بالصواب

کتبہ السید مہدی حسن مفتی دار العلوم دیوبند

۱۳۔۵۔۷۶ھ

مہتمم دار العلوم دیوبند (انڈیا)

قوی

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

عقیدہ حیات النبی ﷺ

نبی ﷺ کی غلامی میں آکر تو دیکھو
ملے گا سکوں آزما کر تو دیکھو
ملیں گی تمہیں دوجہانوں میں عزت
چہرے پہ سنت سجا کر تو دیکھو
زیارت بھی ہوگی شفاعت بھی ہوگی
درودوں کے نغمے سنا کر تو دیکھو
روضہ اقدس میں ہیں آقا ﷺ زندہ
ذرا دل کے پردے ہٹا کر تو دیکھو
ملے گا سکوں قلب وجاں کو تمہارے
ذرا ان کی محفل سجا کر تو دیکھو
صحابہ رضی اللہ عنہم ہمارے ہمیں جاں سے پیارے
صحابہ رضی اللہ عنہم کا نعرہ لگا کر تو دیکھو
صحابہ رضی اللہ عنہم کا دشمن نبی کا ہے دشمن
اسے پاس سے تم بھگا کر تو دیکھو
عثمان ڈریں گے یہ کفار سارے
ذرا اپنا جذبہ دکھا کر تو دیکھو

مقدمہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اما بعد! آقائے دو عالم ﷺ، فخر دو جہاں ﷺ، سرور کونین ﷺ کی ذات اقدس کیساتھ محبت کے سمندر میں جوش اور ولولہ پیدا کرنے والا عظیم عقیدہ وہ عقیدہ حیات النبی ﷺ ہے، یعنی حضور نبی کریم ﷺ اپنے روضہ اطہر میں حیات ہیں اور اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر دور سے درود شریف پڑھا جائے فرشتوں کے ذریعے نام لیکر مثلاً فلاں بن فلاں بارگاہِ اقدس میں پہنچایا جاتا ہے اسی نیک عقیدہ کی برکت اور کشش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے دیوانے پروانے سارے جہاں میں تڑپ رہے ہیں کہ ہم کب مدینہ منورہ پہنچ کر گنبد خضریٰ کی نورانی جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر درود وسلام کا ہدیہ پیش کریں اور اپنے قلب وجگر اور جسم کے ایک ایک روئیں کو ٹھنڈا کریں اس نیک مبارک عقیدہ پر علمائے سلف وخلف اور پوری امت، امت کے محبین اور دیوانوں کا اجماع ہے۔

حدیث شریف میں ہے، البرکۃ مع اکابرکم (الحدیث) جیسے اللہ تعالیٰ نے گھر کی برکت بزرگوں کے وجود میں رکھی ہے اسی طرح ہمارے دین کی برکت بھی اپنے بزرگوں کے سایہ میں ہے ان کے ساتھ عقیدہ اور عمل کے اندر موافقت میں ہے۔ اس لیے میرے عزیز ہر جگہ ہوشیاری کام نہیں آتی بلکہ اپنے بڑوں کے سائے میں رہنے کی بڑی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر رکھے۔

اس پُر فتن دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اکابر علمائے دیوبند سے دین مبین کی اشاعت وخدمت کا بہت بڑا کام لیا ہے ان سب کا بھی یہی مبارک عقیدہ تھا ان کے ساتھ جڑنے میں برکت بھی ہے حفاظت بھی ہے اور آخرت کی ہمیشہ کی خوشیوں میں پہنچنے

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلهم

کی ضمانت بھی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین حق کی صحیح فہم نصیب فرمائیں۔ احباب نے بندہ کے ٹوٹے پھوٹے بیانات کو جمع فرما کر مرتب کیا ہے اللہ پاک سب کی نیک کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

عبد ضیف

محمد حسن عفی عنہ

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

☆ مدرس جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور ☆ وجامعہ مدنیہ جدیدہ رائیونڈ لاہور

☆ وجامعہ عبداللہ بن عمرؓ، گجومتہ لاہور ☆ وجامعہ محمد موسیٰ روحانی البازی ؒ رائیونڈ لاہور

مولای صل وسلم دائماً ابداً ﷺ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

مدینہ کے راہی[1] ہمیں نہ بھلانا
میرا نام لیکر سلام ان[2] سے کہنا
ملے پوری[3] بخشش دعائیں[4] کرانا
یہی[5] خود بھی ہر جا دعا کرتے رہنا

[1] مولانا محمد حسن دامت برکاتہم العالیہ [2] نبی پاک ﷺ
[3] یعنی بلا عذاب وبلا مواخذہ [4] نبی کریم ﷺ سے
[5] پوری بخشش کی

مبين

مولاي صل وسلم دائما أبدا على حبيبك خير الخلق كلهم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینہ منورہ میں پہلا بیان

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

اگلے قانون کا نام ہے قُلْنَ طُلْنَ والا قانون۔ آپ نے قُلْنَ کے شروع میں ضمہ کیوں پڑھا ہے۔

دیکھو! کل آپ نے پڑھا تھا کہ قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا یہاں "واؤ" کو "الف" سے بدلا ہے قَالَ اور بَاعَ والے قاعدے سے۔ قَالْنَ ہو گیا پھر التقائے ساکنین علی غیر حدہ والا قانون جاری کیا کہ جب کہ پہلا ساکن مدہ ہو یا نون خفیفہ کا ہو۔ تو اس کو حذف کریں گے اور اگر پہلا ساکن مدہ اور نون خفیفہ نہ ہو تو اس ساکن کو حرکت کسرہ کی دیں گے جو کلمے کے آخر میں ہے جیسے لِوِسْتَطَعْنَا۔ اور اگر کوئی بھی ساکن آخر میں نہ ہو تو پہلے کو حرکت کسرہ کی دیں گے۔ جیسے یَخِصِّمُوْنَ اور یَہِدِّیْ اس کی مثال ہے۔ اب اگلے قانون کا سمجھنا بالکل آسان ہے وہ یہ ہے کہ واؤ مضموم ہو یا مفتوح ہو صیغہ ہو فعل ماضی معلوم کا، شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہو ہفت اقسام میں اجوف ہو، پھر وہ واؤ الف سے بدل کر گر جائے تو "فاء" کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینی واجب ہے۔ تا کہ یہ ضمہ اس بات پر دلالت کرے کہ یہاں قبر میں واؤ دفن (حذف) ہوئی ہے اور یہ ضمہ واؤ کے لیے بمنزلہ "کتبے" کے ہے جو قبر پر بطور نشان کے لگائے جاتے ہیں۔

اور برکت کیلئے ابتداء میں اُس قانون کا ذکر ہے جس میں اس مبارک عقیدہ کو بیان کیا گیا ہے۔

آغاز بیان

اسی طرح آپ یہاں ایک اہم عقیدہ ذہن نشین کرلیں کہ قبر کا معاملہ بالکل برحق اور سچ ہے اور قبر کا عذاب اور ثواب برحق اور سچ ہے۔ اللہ اپنی مہربانی فرمائے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار (الحدیث)

کہ قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھو۔ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

حضرت مولانا عمر پالنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ڈاکٹروں کا سوال:

ہمارے حضرت مولانا عمر پالنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ڈاکٹروں نے سوال کیا کہ حضرت آپ کہتے ہیں کہ قبر میں سانپ بھی موجود ہیں بچھو بھی موجود ہیں۔ حالانکہ ہمیں تو نظر نہیں آتے؟

حضرت تو پھر بڑے حضرت تھے...... حضرت نے پھر لگے ہاتھوں ڈاکٹروں کو لیا۔ اور فرمایا: تم تو ڈاکٹر ہو۔ تم سب کی تحقیق ہے کہ آدمی کے جسم میں شوگر موجود ہے ذرا مجھے ایک چمچ چینی کی نکال کر دکھاؤ تمہاری تحقیق ہے کہ آدمی کے اندر لوہا موجود ہے فرمایا مجھے ایک کیل نکال کر دکھاؤ۔ تم کہتے ہو کہ آدمی کے جسم میں نمکیات موجود ہیں تو مجھے ایک چمچ نمک کی نکال کر دکھاؤ۔ وہ سب ڈاکٹر کہنے لگے کہ حضرت انسان کے اندر یہ سب چیزیں موجود تو ہیں لیکن دکھا نہیں سکتے۔ تو حضرت فرمانے لگے کہ "قبر میں بھی سب کچھ موجود ہے لیکن دکھا نہیں سکتے" اگر دکھا دیں تو سب کی دوڑیں لگ جائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان بالکل برحق اور سچ ہے قبر کا معاملہ بالکل برحق اور سچ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قبر کے عذاب وثواب پر پردہ ڈال رکھا ہے کیونکہ قبر

کا جہان یہ برزخ کا جہان ہے اور برزخ کا معنی ہے ''پردہ'' اور پردہ وہیں ہوتا ہے جہاں پردے کے پیچھے کچھ ہو......!!!! اب یہاں پردے کے پیچھے کیا ہے......؟ لاکھوں نمبر کا چشمہ لگا کر پردے کے پیچھے چھپے ہوئے عذاب اور ثواب کے مناظر کو نہیں دیکھ سکتے۔ جب تک کہ آقائے دو عالم، فخر دو عالم ﷺ کے فرمان کی محبت اور عقیدت کا چشمہ نہ لگائے۔ کیا ماننے کے لیے اتنا کافی نہیں ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ فرما رہے ہیں'' کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے''۔ اب ہمیں بظاہر مٹی کا ڈھیر نظر آرہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے فرمان کی محبت کا چشمہ لگا کر دیکھیں گے تو مومن کے لیے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ نظر آئے گا۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ہم کمزوروں کے ایمان کی تقویت کے لیے پردہ اٹھا دیتے ہیں کسی کے ثواب سے پردہ اٹھا دیتے ہیں اور کسی کے عذاب سے پردہ اٹھا دیتے ہیں۔

حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دفن اور خوشبو کا واقعہ:

جیسے ہمارے حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اللہ نے توفیق نصیب فرمائی بندہ حضرت استاذوں کے غسل میں بھی شریک ہوا اور دفن میں بھی شریک ہوا۔ الحمد للہ ہمارے مدرسہ (جامعہ محمدیہ لاہور) کے طلباء وغیرہ نے کفن کا انتظام کیا جہاں تک بھی ہوسکا خدمت میں حصہ لیا۔

الحمد للہ وہاں (لاہور میں) میانی قبرستان ہے جہاں حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا اور حضرت کی قبر راستے کے قریب تھی تو حضرت کی قبر کو راستے سے الگ کرنے کے لیے دیوار بنائی جارہی تھی تو اچانک قبر میں ایک سوراخ ہوگیا حضرت کی قبر سے ایسی خوشبو نکلی کہ پوری قبر کو خوشبو سے معطر کر دیا۔ بندہ جمعہ کی نماز پڑھ کر حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر حاضر ہوا تو حضرت کی قبر جنت کے

باغیچے کا منظر پیش کر رہی تھی اور حضرت کی قبر سے تھوڑی سی مٹی لے کر سونگھی تو دل، دماغ خوشبو سے معطر ہو گیا اور کچھ مٹی جیب میں ڈال لی اور گھر روانہ ہو گیا۔ تو جب میں گھر پہنچا تو میں نماز کے لیے وضو کرنے جا رہا تھا تو چھوٹا بھائی مجھ سے کہنے لگا کہ "آپ کونسی خوشبو لگا کر آئے ہیں" میں نے کہا خوشبو تو کوئی نہیں لگائی میری جیب میں حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی مٹی ہے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ بڑی شان اللہ نے ان کو عطاء فرمائی تھی۔

حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیش آنے والا میدانِ بدر کا واقعہ

حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب واقعہ حضرت کے بیٹے نے مجھے سنایا۔ فرمانے لگے؛ کہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میدانِ بدر میں حاضر ہوئے تو وہاں اللہ پاک کی ذات سے دعا کی کہ یا باری تعالیٰ میں ایک عرصہ سے حدیث شریف کی خدمت کر رہا ہوں اگر یہ خدمت آپکی بارگاہ میں قبول ہے تو مجھے بتلا دیا جائے کہ یہاں حضور ﷺ کے قدم مبارک کہاں کہاں لگے ہیں؟ تو کہتے ہیں؛ کہ حضرت یہ دعا کر کے فارغ ہوئے تو وہاں مختلف پتھروں سے آواز آنی شروع ہو گئی کہ

أَنَا مَوضِعُ قَدَمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

أَنَا مَوضِعُ قَدَمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

کہ میرے اوپر بھی حضور ﷺ کا مبارک قدم لگا ہے میرے اوپر بھی حضور ﷺ کے مبارک قدم لگے ہیں۔ چودہ سو سال گذر گئے وہ پتھر ابھی تک حضور ﷺ کے مبارک قدموں کو نہیں بھولے۔ تو اسی سے اندازہ لگائیں کہ جہاں حضور ﷺ کا وجود مسعود ہے اس مقام کی شان کا کیا عالم ہوگا؟ اس کی کیا شان ہوگی وہ تصور سے بالا ہے۔

اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ:

اس لیے میرے عزیز! اہلسنت والجماعت کا اجماع ہے اور ہمارے تمام

اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ یہی ہے کہ ''تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں نماز پڑھتے ہیں'' حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں حیات ہیں۔ دار العلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا عثمان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اس مبارک عقیدہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا؛ کہ حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں دور سے دُرود شریف پڑھا جائے اللہ نے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے کہ جہاں بھی کوئی دیوانہ درود شریف پڑھتا ہے تو فرشتے نام لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں درود شریف کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

موجودہ دور میں یہ عقیدہ رکھنا:

میں ساتھیوں سے عرض کر رہا تھا کہ اس زمانے میں اگر ہم یہ عقیدہ بھی رکھیں کہ کوئی مشرق میں یا مغرب میں دُرود شریف پڑھے اور حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں سماع فرما لیں یہ بھی کوئی عقل کے خلاف نہیں ہے بلکہ ادب کے خلاف ہے۔

میں نے کئی مرتبہ حضور ﷺ کے روضۂ اطہر کے قریب سے طلباء کو لاہور میں فون کیا میں اُنکی آواز سن رہا تھا وہ میری آواز سن رہے تھے بھائی عاطف نے مجھے یہاں مدینہ منورہ سے فون کیا میں وہاں لاہور اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا میں ان کی آواز سن رہا تھا وہ میری آواز سن رہے تھے۔

اب آپ بتاؤ کہ کیا یہاں سے کوئی سیدھی تار جاتی ہے؟ حالانکہ درمیان میں دریا بھی ہیں بڑے بڑے پہاڑ بھی ہیں لیکن سب کچھ چیرتی ہوئی آواز صاف پہنچتی ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے لوہے کے ان پرزوں میں یہ طاقت رکھی ہے کہ مشرق میں بولنے والے شخص کی آواز مغرب میں سنی جا رہی ہے تو اللہ کے لیے کیا مشکل ہے کہ اپنے حبیب ﷺ پر کہیں بھی پڑھا جانے والا دُرود شریف وہ روضۂ اطہر میں سُنوا

دیں، یہ عقل کے خلاف نہیں بلکہ ادب کے خلاف ہے۔

کیونکہ وہ یوں کہ درود شریف ہدیہ ہے، تحفہ ہے اور ہدیہ پیش کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو خود جا کر پیش کیا جائے یا کسی کے ذریعے بھیجا جائے۔ یاد رکھنا! جو خوش نصیب حجاج یہاں تشریف لاتے ہیں وہ تو درُود شریف کا ہدیہ خود پہنچ کر پیش کرتے ہیں۔ اب آپ بتلائیں؟ حجاج کے علاوہ کتنے لوگ ہیں جو تڑپنے والے ہیں جن کی زندگیاں گذر گئی ہیں مدینے کے لیے تڑپتے تڑپتے۔ یہ تو اللہ کی رحمت ہے، اللہ کا فضل ہے، اللہ کا شکر ہے، اللہ کی مہربانی ہے اللہ نے اپنی رحمت سے اپنے عزیزوں کو مدینہ منورہ کا قیام نصیب فرما رکھا ہے۔

طلباء اور عوام کا روضۂ اقدس سے عشق:

اب میرے پاس یہاں خطوط رکھے ہیں طلباء کے، خط پڑھ کر آدمی کو سوائے رونے کے کچھ نہیں ملتا ایسے تڑپتے ہیں، ایک دفعہ مجھے ٹکٹ مل گیا اور ایک آدمی کو نہیں ملا تو وہ مجھے گلے لگا کر رو رہا تھا کہتا تھا آپ جا رہے ہیں لیکن ہمارا یہ سلسلہ رہ گیا ہے بڑے تڑپنے والے ہیں۔

میرے عزیز! آپ حضرات بہت خوش قسمت ہیں، بڑی اللہ کی نعمت ہے اللہ نے جہاں آپکو بٹھا رکھا ہے اور جہاں آپکو پہنچا رکھا ہے اللہ کی اس نعمت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ بہت بڑی اللہ کی نعمت ہے۔ بہت سے دیوانے جو یہاں پہنچ نہیں سکتے تو انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ! ہمارے لیے بھی کوئی انتظام فرما دیں اس مبارک ہدیہ کو بھیجنے کا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی فرمایا: گھبراؤ نہیں! ہم نے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے کہ جہاں بھی ہمارے محبوب ﷺ کا کوئی دیوانہ درود شریف پڑھے گا فرشتہ نام لے کر بارگاہ اقدس میں درود شریف کا ہدیہ پیش کرے گا۔

گنبد خضراء پر فرشتے کا تقرر:

بعض روایات میں آتا ہے؛ کہ گنبد خضراء پر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی قوتِ سماعت دے رکھی ہے کہ جہاں بھی کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے وہ سُن لیتا ہے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔ بعض لوگ ایک عقلی اشکال کرتے ہیں کہ اتنے لوگ دُرود شریف پیش کرتے ہیں تو حضور ﷺ سب کا جواب کیسے دیتے ہیں؟

اس کا جواب ہمارے حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب رحمہ اللہ گجرات والوں نے دیا۔ فرمایا کہ دیکھو......! ٹیلی فون ایکسچینج پر آپ چلے جائیں وہاں پر ایک ہی وقت میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کالیں آ رہی ہوتی ہیں اور ہر ایک کو جواب مل رہا ہوتا ہے۔

تو اب آپ بتاؤ! کہ کیا وہاں جواب دینے کے لیے کوئی سینکڑوں لوگ کھڑے ہوتے ہیں؟ نہیں...... بلکہ جو کمپیوٹر کے پرزے ہیں اللہ نے ان میں اتنی طاقت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں سُن بھی رہے ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں۔ تو جب ان پُرزوں میں اتنی طاقت ہے تو حضور ﷺ کی ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے جو روحانی قوت عطا فرمائی ہے اس کی تو کوئی مثال ہی نہیں ہے۔

حضور ﷺ کی روح مبارک کا حال:

یاد رکھنا......! ہمارے ایک نیک استاذ فرمانے لگے کہ حضور ﷺ کی روح مبارک ہر وقت اللہ پاک کے دیدار میں مستغرق رہتی ہے ڈوبی ہوئی ہوتی ہے۔ فرمایا جب بھی کوئی سلام پیش کرتا ہے آپ ﷺ کی روح مبارک کے ایک حصے کو متوجہ کر کے سب کے سلام کا جواب دے دیا جاتا ہے۔ جن کو اللہ نے آنکھیں دی ہیں تو اللہ پاک اُنکو یہ نورانی منظر دکھا بھی دیتے ہیں۔

حضور ﷺ کا اپنے خاص مہمانوں کی میزبانی کرنا:

(یعنی آپ ﷺ کی مبارک دعا و توجہ کی برکت سے من جانب اللہ کسی بندہ کے

دل میں میزبانی کا خیال القاء ہونا)

ہمارے حضرت مولانا بدرعالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (جن کی قبر جنت البقیع میں ہے آخر میں انکا قیام یہیں رہا ہے) کے پاس ایک آدمی آیا تو دوران گفتگو حضرت فرمانے لگے کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ "حضور ﷺ اپنے خاص مہمانوں کی خود میزبانی فرمارہے ہیں۔ وہ جو سننے والا آدمی تھا اس کو کچھ تردد ہوا حضرت نے پھر قسم اٹھا کر کہا کہ وَاللہ......! خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ عجیب اللہ کی شان ہے۔ بس! آپ ﷺ کی شان کیسے بیان ہوسکتی ہے؟

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مدینہ منورہ کے لوگوں کی خوش قسمتی:

آپ حضرات بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو اس نورانی ماحول میں رکھ رکھا ہے۔ اس نعمت کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔ اور حضور ﷺ کی خدمت میں سلام جب بھی موقع ملے پیش کرتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اللہ میرے عزیزوں سے راضی ہوجائے اللہ تعالیٰ سب کو خوش رکھے۔

ہمارے پاکستان کے دو بڑے بزرگ ہیں:

(۱) حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ[1]

(۲) حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تو بندہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حج کے مبارک سفر میں مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت نصیب فرمائی۔ ہم یہاں جو محلّہ ہے "عنابیہ" اس میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

---

[1] خواجہ خواجگان حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب 5 مئی بروز بدھ 2010 کو اس جہان فانی سے رحلت فرماگئے۔

مدینہ میں حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت اور عجیب واقعہ:

''بئر رومہ'' (جسکو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر وقف کیا تھا) کے پاس ایک مسجد ہے ''ریّان''۔ وہاں ایک عرب رہتے ہیں تو انہوں نے حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کھانا کیا مغرب یا عشاء کے بعد۔ تو وہ خود بتلانے لگے کہ میرا مکان پہلے جنت البقیع کے قریب تھا اور فرمانے لگے کہ ''میں نے خود کئی مرتبہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ''جنت البقیع'' میں رات کو کئی میتیں لائی جاتی ہیں اور کئی میتیں نکالی جاتی ہیں''۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر کئی مرتبہ دیکھا ہے، میں نے یہ بات پہلی مرتبہ سنی تو حیران رہ گیا تو ہمارے حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ کیا ہوتا ہے۔ کہ اگر ایک میت اس قبرستان کے شایان شان نہیں ہوتی تو اس کو نکالا جاتا ہے اور اگر کوئی دیوانہ تڑپنے والا ہے لیکن مشرق یا مغرب میں اس کا انتقال ہوا ہے اسکی محبت اور تڑپ کی برکت سے بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ اسکو یہاں پہنچا دیتے ہیں ایسا ہوتا ہے، پھر اس پر ایک واقعہ بھی سنایا۔

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی عجز وانکساری اور ایک اللہ والے کا قصہ:

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جب کوئی عجیب واقعہ پیش آتا تھا تو اس کو غائب کے صیغے کے ساتھ استعمال کر کے بتلاتے تھے اپنی طرف نسبت نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سفر میں جا رہے تھے تو جنگل میں ایک مسجد دیکھی۔ دیکھا کہ وہاں ایک اللہ والے تھے تو جب ان سے ملے تو بڑے خوش ہوئے۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ میرے انتقال کا وقت قریب ہے۔ تو فرمانے لگے اگر میرا

انتقال ہو جائے تو آپ کو غسل میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ بس آپ مجھے تختے پر لٹا دینا پھر جب پانی ڈالنا ہو دائیں یا بائیں کروٹ پر تو آپ انگلی سے اشارہ کر دینا تو میں یوں ہو جاؤں گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ حضرت نے جب غسل دیا تو یہی معاملہ پیش آیا۔ حضرت نے غسل دے کر چار پائی پر رکھ دیا کفن وغیرہ پہنا دیا اور کپڑا وغیرہ ڈال دیا۔ اب وہاں تھوڑی دیر کھڑے ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ میت میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ میت چار پائی سے اٹھی اور پھر سامنے ایک روشن دان تھا اس کے ذریعے سے باہر نکل گئی۔ اب وہ آسمان کی طرف جا رہی ہے پھر ایک حد پر پہنچنے کے بعد اس نے قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔ تو حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے کہ یوں ہوتا ہے کہ بعض اللہ والوں کا انتقال کہیں ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں مکہ و مدینہ پہنچا دیتے ہیں۔ یہ چیزیں اندر کی ہیں بعض اہل اللہ جن کو اللہ تعالیٰ نے باطن کی آنکھیں نصیب فرما رکھی ہیں ان کو نظر آتی ہیں۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا کشف اور امتحان:

حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اسکول ٹیچر تھے ہم نے سنا تھا کہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا کشف بہت مشہور ہے کہ ان کو حلال اور حرام چیزوں میں تمیز ہو جاتی ہے۔ تو ہم نے پانچ روپے کے سیب خریدے ان میں ایک روپیہ جو تھا وہ دو نمبر...... اب کیا لفظ بولوں...... حرام کا تھا۔ چار روپے حلال کے تھے اور ایک روپیہ...... غالباً مجھے کچھ ایسا ہی یاد پڑتا ہے۔ اب ان پانچ روپے کے سیب خریدے اور حضرت کے پاس پہنچ گئے۔

تو حضرت نے بس! جو چار روپے کے حلال سیب تھے الگ کر دیئے اور جو حرام پیسوں کے سیب تھے وہ الگ رکھ دیئے۔ اب یہ حضرات بڑے متاثر ہوئے کہ ہم نے جو گمان کیا تھا وہی نکلا۔ پھر یہ جو اسکول ٹیچر تھے فرمانے لگے کہ حضرت ہمیں بیعت

فرمالیں۔تو فرمایا چلے جاؤ۔تم بیعت کے لیے تھوڑا ہی آئے تھے تم تو امتحان لینے کیلئے آئے تھے تو انھوں نے اٹھادیا۔

حضرت استاذ مولانا امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ میں دوسرے دن دوبارہ حاضر ہوا۔حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بیعت فرمالیں تو فرمایا کہ ہاں۔اب تم بیعت کے لیے آئے ہو بیعت ہو جاؤ۔کیا عجیب شان ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا کشف اور امتحان:

ہمارے امام صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں تو سنا ہے کہ آپ کو وضوء کے پانی میں گناہ جھڑتے ہوئے نظر آجاتے تھے حاسدین ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔وہ کہنے لگے کہ امام صاحب شاید اپنی طرف سے باتیں کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم آپکا امتحان لینگے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں بھائی! لے لو۔مسجد میں وقت مقرر کیا گیا امتحان لینے کا۔تو حضرت امام صاحب پہنچ گئے تو جیسے ہی پہنچے تو ایک آدمی غسل کر رہا تھا تو وہ پانی نالی میں بہہ رہا تھا تو حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نالی پر بیٹھ گئے۔تو فرمایا کہ مجھے اس پانی کے اندر والدہ کی نافرمانی کے گناہ جھڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔تو لوگ حیران رہ گئے۔

تو فرمایا کہ دیکھو میں ابھی تک ملا بھی نہیں ہوں اب جب نکلے تو خود پوچھ لینا تو وہ غسل کر کے باہر آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیا کر کے آئے تھے؟ تو اس نے کہا کہ گھر والدہ صاحبہ سے جھگڑا ہوا تھا۔طبیعت میں تیزی آگئی تو میں نے سوچا کہ غصہ تو حرام ہے چلو مسجد کے غسل خانے میں غسل کر کے آجائیں تاکہ میری طبیعت ٹھنڈی ہو جائے۔تو اس وقت علماء کرام نے بیک زبان کہا کہ جو آنکھیں حضرت امام صاحب کی دیکھتی ہیں وہ ہماری نہیں دیکھتیں۔حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نے جو فرمایا وہ برحق اور سچ ہے۔

اس لیے میرے عزیز یہ سمجھو! کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان پر آمنا وصدقنا کہنا ہے۔کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمادیا:

انما القبر روضة من رياض الجنة (الحديث)

کہ قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھو یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔
ہماری آنکھوں کو تو یہ مٹی نظر آئے گی لیکن یہ سمجھنا ہے کہ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ مٹی کا ڈھیر نہیں ہے۔اسی لیے حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب لوگ قبرستان میں کسی کو دفن کرنے جاتے ہیں تو دیکھنے والے تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ گڑھا ہے لیکن فرمایا جو گڑھے میں اتر رہا ہے اس سے پوچھو؟ اس کے سامنے ایک دوسرا جہان کھل رہا ہے۔اس کو آپ یوں سمجھ لیں کہ عالم برزخ کی مثال عالم خواب کی طرح ہے۔اب مثال کے طور پر بھائی عبدالمالک ہیں، یہ سردی کے موسم میں رضائی میں آرام فرما رہے ہوں اب دیکھنے والا تو یہی سمجھے گا کہ یہ رضائی میں لیٹے ہوئے ہیں ۔دیکھو! سردیوں کے موسم میں جو رضائی میں آرام کر رہے ہوں اور پاؤں پھیلے ہوئے ہوں تو بالکل وہ شکل قبر کی طرح بن جاتی ہے۔اب دیکھنے والا تو یہ سمجھے گا کہ عبدالمالک رضائی میں آرام کر رہے ہیں لیکن آپ عبدالمالک سے پوچھیں کہ آپ کہاں پہنچے ہوئے تھے؟ تو یہ کہیں گے کہ بھائی میں تو مکہ مکرمہ کی سیر کر رہا تھا بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا۔اب آپ خود بتاؤ کہ آپ ان کی تصدیق کریں گے یا نہیں؟
یہ عالم برزخ جو قبر کا جہان ہے جو اس کے اندر لیٹا ہوا ہے اس کے سامنے وہ کتنا وسیع ہے؟ میں عرض کروں کہ یہ اتنا وسیع ہے کہ ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان اسمیں چھپ سکتے ہیں۔جیسا کہ عالم خواب...... یہ اتنا وسیع ہے کہ بعض لوگ لاہور میں رائیونڈ مرکز کے اندر لیٹے ہوئے ہوتے ہیں ان میں کتنے خوش نصیب ایسے ہیں کہ اللہ پاک انکو وہیں مکہ ومدینہ دکھلا دیتے ہیں حضور ﷺ کی زیارت کروا دیتے ہیں۔

ایک شیخ حق کے متلاشی:

ایک شیخ ہیں جو کہ مدینہ منورہ میں رہتے ہیں وہ فرمانے لگے کہ مجھے پہلے شک تھا کہ حق راستہ کون سا ہے؟ تو میں ایک مرتبہ رائے ونڈ تبلیغی مرکز میں گیا اور میری

تشکیل سوات کے علاقے میں ہوئی تو وہاں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی خواب میں بتلایا گیا کہ جس راستے پر نکلے ہوئے ہو یہ برحق ہے دین کے جتنے راستے ہیں سب برحق ہیں ہر ایک کی اللہ نے عظمت رکھی ہے۔ میرے عزیز! آپ نے فقہ کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ احکام دو قسم کے ہیں: بعض ''خلاف القیاس'' ہوتے ہیں اور بعض ''موافق القیاس'' ہوتے ہیں اور جو حکم ''خلاف القیاس'' ہو اس کو ''امر تعبدی'' کہتے ہیں۔ ''امر تعبدی'' کا مطلب کیا ہے؟ ہدایہ میں بھی آتا ہے کہ ''امر تعبدی'' ''عبد'' سے ہے۔ اور ''عبد'' کا معنی ہے غلام، تو مطلب یہ ہوا کہ وہ ہیں آقا، ہم ہیں غلام، وہ جو فرمائیں سر آنکھوں پر اصل بندگی اسی میں پائی جاتی ہے اور جو حکم ''موافق القیاس'' ہو تو اس کے ماننے میں تو کچھ اپنی عقل کا بھی دخل ہوتا ہے اور جو ''خلاف القیاس'' ہو اس کو اگر مانے گا تو غلام بن کر مانے گا۔ اس لیے حضرت علی فرماتے تھے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت بھی ہے جہنم بھی ہے۔ فرمایا اگر جنت اور جہنم میرے سامنے پیش کر دی جائیں تو میرے ایمان میں ایک رتی کا اور ایک ذرہ کا بھی اضافہ نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ کی صداقت:

ایک مرتبہ یہیں مدینہ منورہ میں تجارت کا قافلہ آیا حضور ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا اور فرمایا کہ میں پیسے کل ادا کروں گا حضور ﷺ تشریف لے گئے بعد میں ان لوگوں کو خیال آیا کہ ہم نے آپ ﷺ کا مکان بھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ سے کوئی تفصیل بھی نہیں پوچھی۔ تو ایک بڑھیا عورت تھی اس قافلہ کے اندر تو اس نے کہا کہ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ فرمایا ضرور ادا کریں گے۔ یہ نورانی چہرہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ حضور ﷺ دوسرے دن تشریف لائے اور وہ رقم ادا کر دی۔ تو یہ بہت بڑی نسبت ہے۔ اس نسبت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے میرے عزیز! کم ہے۔ تو یہ نیک عقیدہ اپنے پلّے باندھے رکھنا۔

سراج

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلہم

عقیدہ حیات النبی ﷺ کی کرامت کا ظہور:

الحمدللہ.......... ہمارے پاکستان میں دورہ میں طلباء آتے ہیں اس سال بھی الحمدللہ تقریباً آٹھ سو طلباء تھے ان میں پھر مختلف ذہنوں کے طلباء ہوتے ہیں تو میں اور عقائد کے بیان کے ساتھ ساتھ اس نیک عقیدہ کا ذکر بھی خاص طور پر کرتا ہوں۔ پچھلے سال رمضان شریف میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا بس میں اللہ کی توفیق سے ہی عرض کر رہا ہوں اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں ہاں! عقیدہ کی حقانیت کے اوپر میں عرض کر رہا ہوں۔ رمضان شریف کا پہلا عشرہ تھا غالباً پہلی جمعرات تھی یہ ہمارے اساتذہ کرام کے دورہ کا سلسلہ ہوتا ہے کہ وہ تشریف لاتے ہیں تو تقریباً ۶۰ یا ۷۰ علماء اور اساتذہ تھے ان کے ساتھ بھی اِن چیزوں کا تکرار کرتا ہوں۔ یہ ان کی محبت ہے اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ تو میں یہی حضور ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں اس نیک عقیدے کا تذکرہ کر رہا تھا اور ساتھ یہ بھی عرض کر رہا تھا کہ دیکھو! ہمارے شیخ حضرت موسیٰ صاحب رحمہ اللہ کی قبر سے خوشبو آئی حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ کی قبر سے خوشبو آئی اور اسلام آباد میں حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمہ اللہ کی قبر سے خوشبو آئی تو میں نے کہا کہ جب اُن کے غلاموں کا یہ حال ہے خود آقا کی کیا شان ہوگی ......! اُن کے روضے کا کیا عالم ہوگا......! ان کی خوشبو کا کیا عالم ہوگا......!

حضور ﷺ کی قبر اطہر کی خوشبو کا بیان تو حضرت فاطمہ الزھرہ رضی اللہ عنہا نے ایک شعر میں فرمایا ہے

ما ذا على من شم تربة احمد
ان لا يشم مدى الزمان غواليا
صُبَّت علىّ مصائب لوانها
صُبَّت على الايام صرن لياليا

''کہ جس نے حضور ﷺ کی تربت کی خوشبو کو سونگھ لیا اگر وہ عرب کی بہترین خوشبو غالیہ نہ سونگھے تو کوئی پرواہ نہیں ہے''

تو یہ ذکر خیر ہو رہا تھا ایسا ہوا کہ اللہ کی کرم نوازی ..... سبق کے دوران ہی وہ خوشبو آنا شروع ہوگئی۔ ایک ساتھی جماعت میں سال لگا کر آئے تھے۔ وہ اوپر گیلری میں سبق سن رہے تھے اسپیکر میں سبق ہو رہا تھا تو وہ گیلری میں لیٹ کر سن رہے تھے شاید ان کو کوئی تکلیف تھی تو انہوں نے پرچی لکھ کر مجھے بھیجی کہ مجھے اوپر گیلری میں خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔ تو میں نے وہ پرچی پڑھی اور کچھ زیادہ خیال نہیں کیا میں سمجھا کہ شاید ان کا اپنا گمان ہوا اپنا خیال ہو۔ وہ پرچی میں نے جیب میں ڈال لی۔

تو وہ جمعرات کا دن تھا چھٹی ہوگئی۔ اگلے دن جمعہ کے دن بھی سبق ہوا پھر مجھے کوئی خاص جمعہ کی تیاری کا موقعہ بھی نہیں ملا جمعہ کی شام کو میں رائیونڈ کے پاس جامعہ مدنیہ جدید گیا پھر واپس آیا تو جیب سے وہ پرچی نکالی تو پرچی میں سے خوشبو نکلنی شروع ہوگئی۔ اور پھر مغرب کے بعد ساٹھ ستر کے قریب علماء کرام اور طلباء کرام جمع ہوئے۔ مغرب کے بعد سب علماء کرام اور طلباء کرام نے خوشبو سونگھی اتنی خوشبو کہ پوری مسجد خوشبو سے بھر گئی کمرہ میں گیا تو پورا کمرہ خوشبو سے بھرا ہوا۔ جیب میں پرچی کے ساتھ جو چیز ملتی (تسبیح وغیرہ) اس سے بھی خوشبو شروع ہو جاتی۔

پھر میں خانقاہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں بنوری ٹاؤن کے تخصص فی الحدیث کے استاد حضرت مولانا عبد العلیم چشتی صاحب جو حضرت شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور استاذ الحدیث حضرت مولانا منیر صاحب کہروڑ پکا والے یہ سب حضرات جمع تھے تو انہوں نے بھی وہ خوشبو سونگھی پھر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ یہ حیات النبی ﷺ کی خوشبو ہے۔

میرے عزیز! یہ نیک عقیدہ ایسا ہے کہ سورج کے دیکھنے میں تو شک ہو سکتا ہے

محرم الحرام

ابو الحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

لیکن اس عقیدہ کے برحق ہونے میں شک نہیں ہوسکتا۔

اکابر علماءِ دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ

یہ عقیدہ میرا ہی نہیں ہے بلکہ ہمارے تمام اکابر علماء دیوبند (حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ،مولانا، حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبد الرشید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ، حضرت شیخ الہند محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ،مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا الیاس دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ ،حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ، مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ ، علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ) سب کا یہی عقیدہ ہے۔ آج دار العلوم دیوبند خط لکھ کر بھیج دیں تو انشاء اللہ وہاں سے بھی یہی عقیدہ ملے گا۔

امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری:

میں ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا کہ حضرت دعا فرمادیں کہ ذرا طلباء کی خدمت کا سلسلہ رہتا ہے تو فرمایا کہ مجھے معلوم ہے تو طلباء کا ذہن بناتا ہے اور اکابر سے جوڑتا ہے پھر حضرت نے دعائیں دیں بڑی محبت فرمائی الحمد للہ۔ ہم کچھ نہیں ہیں بلکہ میری کوشش رہتی ہے کہ اپنے طلباء کو اکابر سے جوڑوں۔ ہم کچھ نہیں ہم تو ایک واسطہ ہیں جو کچھ ہے وہ سب ہمارے اکابر کا فیض ہے۔

عام سماع کے بارے میں جمہور علماء کا عقیدہ:

عام سماع کے بارے میں حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا مردے سنتے ہیں یا نہیں؟ حضرت نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ سنانا چاہیں تو سن سکتے ہیں نہ سنانا چاہیں تو نہیں سن سکتے۔ ویسے ہمارے جمہور علماء کرام سماع کے قائل ہیں۔ جیسے کہ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ قادیانیوں کے خلاف مقدمہ بہاولپور کی پیروی کے لیے تشریف لے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں فیصلہ نہیں ہوا حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں فیصلہ ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ ہوا تو میری قبر پر کھڑے ہو کر سنا دینا تو مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ حضرت کی زندگی کے بعد ہوا تو پھر حضرت مولانا محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (استاد جامعہ عباسیہ بہاولپور) نے دیوبند پہنچ کر حضرت کی قبر پر فیصلہ سنایا کہ حضرت وہ مقدمہ جس کے لیے آپ نے عظیم سفر کیا تھا آپکی دعاؤں کی برکت سے اس کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو چکا ہے۔ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی سماع کے قائل تھے۔ اسی طرح حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا تھا کہ انگریز اگر میری زندگی میں نکل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اگر میری زندگی کے بعد نکلے تو میری قبر پر آ کر سنا دینا۔ اللہ نے یہ روحانی سلسلہ جوڑ رکھا ہے۔

حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب کا ارشاد:

ہمارے حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے تو وہ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جتنی قوتیں عطا فرمائی ہیں وہ محدود ہیں۔ آنکھ ہے اس میں دیکھنے کی قوت محدود ہے اگر آنکھ میں خوردبین والی قوت ہو دیکھنے کی تو پانی پینا مشکل ہو جائے کیونکہ آپکو پانی میں جراثیم تیرتے ہوئے نظر آئینگے پانی پینا مشکل ہو جائے گا یہ تو شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قوت محدود رکھی ہے اسی طرح یہ قوت سماعت بھی محدود ہے اگر ہمارے کانوں میں موبائل فون کی طرح سننے والی قوت ہو تو پھر آرام

کرنا آپکا مشکل ہو جائے گا کہ ہر وقت ٹیں ٹیں لگی رہے گی۔ رات ایک مرتبہ فون آیا تو ایک ہی مرتبہ گھنٹی بجنے سے نیند ہی خراب ہوگئی۔ جب ہر انسان کی قوت سماعت محدود ہے، قوت بصارت محدود ہے تو اسی طرح قوت سمجھ محدود اور قوت عقل بھی محدود ہے۔ اسکی ایک حد ہے اس کے بعد وحی کی پرواز شروع ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ میں ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرمانے لگے کہ جہاں ہمارے حواس کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے عقل کی ابتداء ہوتی ہے اور جہاں عقل کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے وحی کا آغاز ہوتا ہے۔ یعنی تمام چیزیں صرف عقل سے ہی سمجھ میں نہیں آتیں بلکہ وحی الٰہی کا سہارہ لینا پڑتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان ماننے والی شان تھی بارگاہ اقدس کے سامنے آپ ﷺ کے ہر فرمان پر امنا وصدقنا کہتے تھے۔

حضور ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال

جیسے کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے عرفہ کے دن پوچھا کہ ای یوم ھذا (آج کونسا دن ہے؟) صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا اللّٰہ ورسولہ اعلم۔ حالانکہ معلوم تھا کہ یہ عرفہ دن ہے۔ پتہ ہونے کے باوجود اپنی سمجھ کو ختم کر دیا کہ حضور ﷺ کا ہر فرمان سر آنکھوں پر۔ حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ ویسے تو آج یوم عرفہ ہے لیکن اگر حضور ﷺ کی ذات اقدس نے اس دن کا آج کوئی اور نام بتلایا تو ہم وہ نام لیں گے جو حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور پہلا نام بھلا دیں گے۔ صحابی کرام رضی اللہ عنہم کی یہ شان تھی جو کچھ سمجھ میں آرہا ہے اس میں اپنی سمجھ کو ختم کر دیا۔ تو جو سمجھ میں نہ آئے اس میں تو اپنی سمجھ کو بطریق اولیٰ ختم کرنا ہے کہ حضور ﷺ نے جو فرمادیا وہ بلکل برحق اور سچ ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

عالم برزخ کی تعریف:

قبر کا معاملہ برحق ہے کہ عالم برزخ .... برزخ کہتے ہیں کہ موت کے

بعد سے قیامت کے انتظار تک کا جو زمانہ ہے یہ برزخ ہے۔ برزخ کا معنی ہے پردہ، اب اگر کسی کو قبر مل جائے تو وہ اس کے لیے پردہ کا جہان ہے اور اگر کوئی دریا میں غرق ہو گیا تو وہ اس کے لیے برزخ (پردے کا جہان) ہے کہ وہیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے عذاب اور ثواب قائم کر دیتے ہیں۔

۵۷ء کی جنگ آزادی میں حضرت مولانا مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

۵۷ء کی جو جنگ آزادی ہے اس کی تاریخ میں پڑھا تھا کہ حضرت مولانا مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ غالباً مظاہر العلوم کے بانی ہیں حضرت کے بارے میں میں نے یہ واقعہ پڑھا کہ حضرت ۵۷ء کی جنگ آزادی میں زخمی ہو گئے تھے۔ جنت کی حور آئی اور جو شہید تھے ان سب کو پانی پلا رہی تھی تو پانی پلاتی پلاتی جب حضرت کے قریب پہنچی تو شکل ایسی تھی کہ جیسے حضرت بھی شہید ہو گئے ہیں تو جب اس نے پانی پلانے کے لیے گلاس ہونٹ کے ساتھ لگایا تو حضرت نے حرکت کر دی تو اس نے گلاس کو کھینچ لیا لیکن وہ جو گلاس کی تری تھی وہ ہونٹ کے ساتھ لگ گئی۔ فرمایا اس تری کی جو مٹھاس تھی وہ پوری زندگی ختم نہیں ہوئی، حضرت اپنے ہونٹ کو چباتے رہتے تھے تو اس سے اندازہ لگائیں کہ جس گلاس کی تری کا یہ عالم ہے کہ پوری زندگی اسکی مٹھاس رہی تو پھر پورے اور بھرے ہوئے شربت کے گلاس کی مٹھاس کا کیا عالم ہوگا۔ اللہ کی رحمت ہے اللہ کی رحمت کا بہت بڑا سلسلہ ہے اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

حضور ﷺ کی روضۂ اقدس کے اندر حیات مبارکہ:

تو بس میرے عزیز! یہ نیک عقیدہ اپنے پلے باندھ لینا کہ حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے آپ ﷺ خود سنتے ہیں۔ دور سے درود شریف پڑھا جائے اللہ نے اسکے لئے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے جو دیوانہ بھی درود شریف پڑھے گا نام لے کر اس کا درود شریف پہنچایا جائے گا۔ باقی

عام مردوں کے سماع کے بارے میں جمہور اکابر حضرات سماع کے قائل ہیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا سوال جواب:

سوال : کہ ایصال ثواب سورۃ فاتحہ وغیرہ تو گھر بیٹھے بھی ہو سکتے ہے قبرستان جانے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: فرمایا کہ ثواب تو گھر بیٹھے بھی پہنچ سکتا ہے لیکن جب آپ قبر پر کھڑے ہو کر ایصال ثواب کریں گے تو مردے کو ذکر سے اُنس حاصل ہوتا ہے۔ فرمایا یہ بات انبیاء کے ساتھ خاص نہیں ہے عام مومنین بھی سنتے ہیں۔

ایک نوجوان کا واقعہ:

ہمارے حضرت صوفی سرور صاحب مدظلہ العالیہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث فرماتے ہیں تفسیر دُرّ منثور میں ہے کہ ایک نوجوان ہر جمعہ کو اپنی والدہ کی قبر پر جا کر ایصال ثواب کرتا تھا سورۃ فاتحہ پڑھتا تھا قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا ایک دفعہ خواب میں والدہ کی زیارت ہوئی تو والدہ نے فرمایا کہ آپ میری قبر پر فوراً قرآن پاک کی تلاوت نہ کیا کرو تو اس نے پوچھا کہ اماں جان کیوں......؟ فرمایا کہ جب آپ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں تو آپ کے منہ سے ایسا نور نکلتا ہے جو آپکے چہرے کے اوپر چھا جاتا ہے تو میں اپنے بیٹے کو دیکھ نہیں سکتی۔

حضرت صوفی سرور صاحب کے منہ سے نور کا نکلنا:

ہمارے حضرت صوفی سرور صاحب مدظلہ العالیہ بہت اللہ والے ہیں۔ (میں نے عرض کیا حضرت مولانا عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم العالیہ مدینہ منورہ والے بھی انہیں کے شاگرد ہیں) تو وہ فرما رہے تھے کہ تقریباً ابو داؤد پڑھاتے ہوئے چالیس سال ہو گئے ہمارے اکابر بہت اللہ والے ہیں۔ حضرت جامعہ اشرفیہ لاہور میں ایک عرصہ تک نماز پڑھاتے رہے تو کسی اللہ والے نے حضرت کے بارے میں کہا

کہ حضرت جب قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو حضرت کے منہ سے نور نکلتا ہے جو کہ ان کہ چہرے پر چھا جاتا ہے بہت نورانی چہرہ ہے الحمد اللہ۔ میرے عزیزوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے کہ جب آپ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو پھول برس رہے ہوتے ہیں اور انوارات کی بارش ہوتی ہے جو قلب کو اور ظاہر و باطن کو منور کر رہی ہوتی ہے۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرنے کے بعد کی دو خواہشیں

ہمارے حضرت مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ جو بنوری ٹاؤن کے اور ہمارے پاکستان کے بہت بڑے بزرگ ہیں اب شہید ہو گئے ہیں حضرت کے بیٹے نے خود فرمایا کہ ابا جی سے حضرت کے استاد جی نے پوچھا کہ مرنے کے بعد تمہاری کیا خواہش ہے؟

ابا جی نے فرمایا میری موت کے بعد دو خواہشیں ہیں

(۱) ایک تو یہ کہ جو ہدایہ ہے یہ صاحب ہدایہ سے خود پڑھوں۔

(۲) اور دوسری خواہش یہ ہے کہ اگر ادب مانع نہ ہو تو حضرت امّ المومنین اماں جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کرلوں۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت:

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب شہید ہو گئے تو حضرت مولانا طیب صاحب جو کہ حضرت کے بیٹے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابا جان کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ ابا جی دو خواہشیں تھیں وہ پوری ہو گئیں فرمایا ہو گئی ہیں ہدایہ تو میں صاحب ہدایہ سے خود پڑھ لی ہے اور اماں جان حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت دور سے کرائی گئی اب قریب سے کرانے کے لیے لیجایا جا رہا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ آپ کو سب نعمتوں سے نوازے گا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا انتقال کے وقت کا فرمان:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہونے لگا تو بیوی رونے لگی کہ واکربـاہ

واکرباہ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرمانے لگے

واقرحاه۔ وافرحاه۔ غداًنلقی الاحبة محمداًوحزبه

مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت:

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ ان کو اماں جان ام المومنین رضی اللہ عنہا نے گود میں لے رکھا ہے اور پیار کر رہی ہیں کیونکہ ساری زندگی ان کی عظمت کے تحفظ میں گذار دی۔ ان کے تقدس میں گزار دی۔ حتیٰ کے جان تک بھی قربان کر دی یہ بہت بڑا سلسلہ ہے قربانیوں کا۔ تو میرے عزیز اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے بہت بڑی مہربانی ہے۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ اپنے اکابر کے ساتھ جڑے رہنا۔

حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اکابر علمائے دیوبند پر اعتماد:

ایک دفعہ میں یہاں مدینہ میں حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب کے ساتھ لفٹ میں نماز پڑھنے جا رہا تھا تو حضرت نے ایک جملہ فرمایا کہ ہم تو لکیر کے فقیر ہیں جہاں ہمارے بزرگ ہیں وہاں ہمارے سر ہیں ہم ان کے پیچھے پیچھے ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے بزرگوں کے ساتھ جوڑے رکھے۔ البركة مع اكابركم برکت اپنے اکابر کے ساتھ ہے اللہ کا شکر ہے کہ جن بزرگوں کے ساتھ ہمارا تعلق ہے ان کا جنتی ہونا اللہ نے دنیا میں دکھلا دیا ہے الحمدللہ۔

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو:

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت کے نواسے دورے میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ نانا جی کی قبر سے خوشبو آتی اٹھی ہے کہ پوری قبر کو خوشبو سے معطر کر دیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو:

ہمارے بزرگ استاد شیخ الحدیث بانی جامعہ مدنیہ جدید و قدیم، امیر مرکزیہ

جمعیت علماء اسلام کے جنازے کے راستوں سے بھی خوشبو کا جاری ہونا اور تدفین کے بعد بہت سے حضرت پر خوشبو کا ظاہر ہونا اکابر علماء دیوبند کی حقانیت پر بین دلیلیں ہیں۔

حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر حاضری:

میں جامعہ فریدیہ گیا تو وہاں کے اساتذہ مجھے حضرت کی قبر پر لے گئے اور فرمانے لگے کہ حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میری قبر حفظ کی درس گاہ کے قریب بنانا تاکہ یہ بچے قرآن پاک کی تلاوت کریں تو میں انکی تلاوت سنتا رہوں۔ مقبولیت باطنیہ تو اللہ تعالیٰ تمام بزرگوں کو عطا فرما دیتے ہیں لیکن حضرت کو اللہ نے مقبولیت ظاہریہ بھی عطا فرمائی تھی اور ان سب حضرات کا عقیدہ یہی ہے جو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔

دلائل کے انبار:

مجھ سے ایک ساتھی نے کہا کہ دلائل کہاں ہیں تو میں نے عرض کیا کہ دلائل کی ضرورت تو وہاں ہوتی ہے جہاں بادل ہوں۔ یہاں تو یہ مسئلہ سورج سے بھی زیادہ روشن اور واضح ہے دلائل کے تو انبار لگا دیں گے یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ لیکن آپکے سامنے جو چیزیں میں نے عرض کی ہیں یہ دلائل سے آگے ہیں اللہ نے دنیا میں اس عقیدہ کی حقانیت ظاہر فرما رکھی ہے۔

گنبد خضراء کے ساتھ نسبت:

میں پاکستان میں بھی اس نیک عقیدے کا ذکر خیر کرتا رہتا ہوں لیکن آج اللہ نے حضور ﷺ کے روضۂ اطہر کے قریب بھی ذکر خیر کروا دیا ہے الحمدللہ۔ اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

امین یارب العلمین وصلی اللہ علی حبیبہ
خیر خلقہ محمد وعلی الہ اصحابہ اجمعین

یہ خوشبو مجھے کچھ مانوس سی محسوس ہوتی ہے

یہ خوشبو کچھ مجھے مانوس سی محسوس ہوتی ہے
مجھے تو یہ مدینے کی گلی محسوس ہوتی ہے

یقیناً یہ گزرگاہ شہنشاہ دوعالم ﷺ ہے
فضا میں کس قدر پاکیزگی محسوس ہوتی ہے

میری بے نور آنکھوں نے چراغوں کی جگہ لے لی
مجھے اب روشنی ہی روشنی محسوس ہوتی ہے

جہاں میں اب کھڑا ہوں روضۂ اقدس ہے یہ شاید
تڑپ سینے میں آنکھوں میں نمی محسوس ہوتی ہے

ہوائیں گنگناتی ہیں فضائیں مسکراتی ہیں
میں کھویا جارہا ہوں بے خودی محسوس ہوتی ہے

مدینہ منورہ میں دوسرا بیان

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًاولا تفرقوا واذکروا نعمة اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمۃ اخوانًا و کنتم علی شفاحفرۃ من النار فانقذ کم منہا کذلک یبین اللہ لکم آیتہ لعلکم تہتدون

قال النبی البرکۃ مع اکابر کم صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین

اللہ جل جلالہ کا مبارک ارشاد ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کہ تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اب یہاں رسی سے کیا مراد ہے؟ تو صاحب جلالین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی رسی سے مراد اللہ کا دین ہے کہ تم اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑلو۔

مجھے یہ مضبوطی سے پکڑنے والا معنیٰ اپنے گاؤں کے اندر سمجھ آیا ہمارا گاؤں لاہور اور رائیونڈ کے درمیان میں ہے ریلوے لائن کے بالکل قریب ہے وہاں جو صبح کے وقت ریل گاڑیاں گذرتی ہیں جن میں عام طور پر مزدور اور ملازم پیشہ طبقہ سفر کرتا ہے پہلے تو سڑک نہیں تھی تو ان دونوں گاڑیوں میں بہت زیادہ رش ہوتا تھا تو رش کی وجہ سے بہت سے لوگ پائیدان کے اوپر کھڑے ہوتے تھے اور لوہے کے دستے کو انہوں نے بڑی مضبوطی سے پکڑ رکھا ہوتا تھا ہر ایک کے ذہن میں یہ ہوتا تھا کہ اگر دستے سے

ہاتھ چھوٹا تو آگے ہلاکت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔تو فرمایا کہ اللہ کے دین کو اتنا مضبوطی سے پکڑنا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے دین سے ہاتھ چھوٹ گیا تو سوائے ہلاکت کے کچھ نہیں۔

دین کا مجموعہ:

دین کس چیز کا نام ہے فرمایا نام ہے پانچ چیزوں کے مجموعے کا

(۱) اعتقادیات (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) اخلاقیات (۵) معاشرت

عقیدے کا مفہوم:

دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے سب سے پہلے عقیدے کا درست ہونا ضروری ہے عقیدے کا موٹا مفہوم یہ ہے کہ اللہ رب ذوالجلال کی وحدانیت کا اقرار ہو حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین ہو اور دین کے اندر جتنی ضروری باتیں ہیں سب کو دل وجان سے تسلیم کرتا ہو اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خالق ہیں ہمارے مالک ہیں۔رضا بالقضاء ہو اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی رہے یا اللہ جس حال میں تو رکھے میں خوش ہوں

میوات کے علاقے میں اللہ والوں کی توجہات:

ہندوستان میں ہمارے میوات کے علاقے میں ....آپکو معلوم ہی ہوگا کہ میوات کا علاقہ بالکل کفر اور شرک کے کنارے پر تھا بس اللہ والوں کی توجہات کی برکت سے اور حضرت جی مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کی فکر وتڑپ کی برکت سے اللہ نے اس کی کایا پلٹی پھر اللہ نے اپنی رحمت سے اس فیض کو عام کیا۔ہمارے دادا جان مرحوم میاں جی نور محمد جو کہ میاں جی کانٹولہ کے نام سے مشہور تھے حضرت جی رحمہ اللہ کی توجہ سے دعوت کے کام میں لگے۔ایک مرتبہ حاجی صاحب بیان کررہے تھے تو فرمایا کہ میاں جی کا پوتا ہے لیکن مجھے ملنے نہیں آتا ملا تو میں پہلے بھی تھا لیکن اپنا تعارف نہیں کروایا تھا بس اللہ قبول فرمائے تعارف کی کیا ضرورت ہے تو جب حضرت نے فرمایا

کہ مجھے ملا نہیں تو پھر میں شام ہی کو فوراً ملنے پہنچا، تھوڑا سا میں نے تعارف کروایا اور پھر ساتھ ہی طلباء تھے کچھ انہوں نے تعارف کروایا تو انہوں نے شفقت سے ایک طمانچہ مارا پھر بڑی محبت سے الحمد اللہ اپنے پاس بٹھایا فرمانے لگے کہ آپ کے جو دادا تھے وہ ذاکر بہت تھے اللہ اللہ بہت کرتے تھے، میں انہیں ملنے آتا تھا۔

حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا میاں جی کو تبلیغ میں لگانا:

ہماری پھوپھی جان ہندستان میں ہوتی ہیں کہنے لگیں کہ حضرت جی ہمارے ہاں تشریف لائے اور دادی صاحبہ کو پردہ میں فرمایا کہ میاں جی کو تبلیغ کے کام سے نہ روکنا، بس بزرگوں کی توجہ سے ان کا مزاج ایسا ہو گیا کہ جماعت آتی کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تو ہل کو وہیں چھوڑتے اور جماعت کے ساتھ چل پڑتے۔ ان کی برکت سے حضرت والد صاحب لگے والد صاحب پر پڑھنے کا بہت غلبہ تھا۔ انکی پڑھائی کا عرصہ تقریباً چالیس سال ہے پوری زندگی پڑھنے میں گزری۔ والد صاحب سے بعض حضرات پوچھتے کہ آپ کو اتنا عرصہ ہو گیا پڑھتے ہوئے آپ کیوں پڑھ رہے؟ ایک ہی جواب ہوتا کہ اللہ میاں کو خوش کرنے کے لیے پڑھ رہا ہوں، ہمارے بارے میں پوچھتے کہ بچوں کو کیوں پڑھا رہے ہیں؟ تو ایک ہی جواب ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے پڑھا رہا ہوں۔ طبعیت بالکل سیدھی سادھی تھی اور قرآن پاک کے بڑے پکے حافظ تھے میں نے پوری زندگی ان کو قرآن پاک ناظرہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے ایک مرتبہ کے مجھے کچھ یاد پڑھتا ہے ورنہ ہمیشہ زبانی پڑھتے تھے، ایک مرتبہ حضرت والد صاحب کے استاذ اپنے گاؤں اٹک چلے گئے تو والد صاحب فرمانے لگے کہ بیٹا مجھے پڑھنا ہے میرے لیے کوئی مدرسہ تلاش کرو تو میں نے چوبر جی والے مدرسہ جامعہ محمدیہ میں حضرت والد صاحب کو خود داخل کروایا، میں نے تو تھوڑا بہت تکرار کروانا شروع کر دیا لیکن وہ پڑھتے تھے، میں نے دیکھا کہ کتاب کو کبھی لٹکا کر نہیں چلتے تھے ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھتے تھے حالانکہ بیماری بھی تھی کمزوری بھی تھی لیکن

بس یہ تھا کہ کتاب کو اپنے سینے سے لگا کر رکھتے تھے۔تو میرے عزیز کوشش یہ ہو کہ کتاب اپنی نشست سے اوپر ہو میں نے حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو بھی دیکھا کہ حضرت مسجد میں تشریف لاتے تو اپنا رومال نیچے جھک کر رکھتے اوپر سے پھینکتے نہیں تھے جتنا بھی ان شاءاللہ ادب ہوگا اتنا ہی ان شاءاللہ نورانیت اور برکت ہوگی الحمدللہ۔ بات بڑھ گئی اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے تو میں عرض کرر ہا تھا رضاء برقضاء ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی رہیں زبان پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو۔ ہمارے علاقے میں ایک بزرگ ہوتے ہیں وہ سناتے ہیں کہ ہمارے میوات کے علاقہ میں ایک سخت طوفان آیا تو سخت طوفان کیوجہ سے وہاں مکئی کی فصل تباہ ہوگئی اب ایک میاں جی بزرگ صبح کے وقت اپنے کھیت کو دیکھنے کے لیے گئے جب اپنے کھیت میں پہنچے دیکھا تو مکئی کی فصل تباہ اور اجڑی ہوئی ہے اب اپنی تباہ شدہ فصل دیکھ کر ایک صبر والا ایک حوصلے والا جملہ کہا میواتی زبان میں:

"یا اللہ تو نے جو کری اچھی کری پر کھان لو تو تو ہی دے گو"

مطلب یہ ہے یا اللہ تو نے جو کیا اچھا کیا پر کھانے کے لیے تو آپ ہی دینگے۔

یعنی رزاق آپ ہی کی ذات ہے کھلانے والی ذات آپ ہی کی اور کونسی ذات ہے کھلانے والیاں بزرگوں کے دل سے خلوص بھرا جملہ نکلا کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ گذرا تو جو ٹوٹے ہوئے ٹانڈے (ٹوٹی ہوئی فصل) تھے اللہ نے دوبارہ ان کے اندر فصل کو ہرا بھرا کر دیا۔ یہ صفت جس کے اندر بھی ہو تو اس کے اوپر پہاڑ جیسی مصیبتیں ہی کیوں نہ آئیں اللہ تعالیٰ اسکو صبر اور ہمت کی توفیق دے دیتے ہیں۔ اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ پریشانی اور مصیبت میں اللہ پاک نے حکمت رکھی ہے۔ یہ اللہ پاک کی ذات سے مانگنا سکھلاتی ہے جتنے خلوص سے آدمی مصیبت کے اندر مانگتا ہے اتنا شاید خوشحالی میں نہیں مانگتا خوشحالی میں تو الفاظ ہوتے ہیں لیکن مصیبت میں تو الفاظ کے ساتھ ساتھ دل بھی رو رہا ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے

مولای صل وسلم دائما أبدا على حبيبك خير الخلق كلهم

کسی نے پوچھا کہ میں دعا کرتا ہوں لیکن پریشانی دور نہیں ہوتی، حضرت فرمانے لگے جتنی پریشانی لمبی ہوگی، اس کے دور ہونے کے بعد جو راحت ملے گی اسکی قدر بھی زیادہ ہوگی۔

تو میں عرض کر رہا تھا

(۱) کہ اللہ پاک کی واحدانیت کا اقرار ہو

(۲) دوسرا حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین ہو

کہ حضور ﷺ خاتم النبین ہیں حضور ﷺ کی ذات گرامی کے بعد جو بھی نبوت کا دعوی کریگا وہ کذاب اور دجال تو ہوسکتا ہے لیکن نبی قطعاً نہیں ہوسکتا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ختم نبوت کے مدعی کے بارے میں فرمان:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ صاحب نے فرمایا:

کہ ایک آدمی نبوت کا دعوی کرے پھر اس سے کوئی پوچھے کہ آپکی نبوت کی کیا دلیل ہے؟

فرمایا: کہ یہ دلیل پوچھنے والا شخص بھی کافر ہے کیونکہ دلیل پوچھنا یہ شک کی علامت ہے اور حضور ﷺ کی ختم نبوت میں شک کرنا بھی کفر ہے ہمارے لاہور میں ایک بزرگ ہوتے تھے سید حسن جعفری رحمہ اللہ وہ پنجاب کے سیکٹری تعلیم رہیں ہیں بڑے اللہ والے تھے بعض لوگ دنیاوی محکموں میں کام کرتے ہیں لیکن ان کا دل خشیت خداوندی سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے بھانجے کا تقوی اور طلب شہادت

ہمارے وہاں چوبرجی میں جنرل ضیاء الحق مرحوم کے ایک بھانجے تھے وہاں ہماری مسجد میں کبھی کبھی نماز پڑھنے تشریف لاتے تھے لیکن تھے بڑے اللہ والے

یہاں جو واپڈا کا دفتر ہے اس میں ملازم تھے ان کے ماموں حالانکہ پاکستان کے صدر تھے لیکن وہ خود دفتر میں سائیکل پر جاتے تھے اور اپنے دفتر میں آدھا گھنٹہ پہلے پہنچ جاتے تو دفتر کا پنکھا استعمال نہیں کرتے تھے کہتے تھے کہ ابھی میری ڈیوٹی کا وقت شروع نہیں ہوا وقت شروع ہوتا تو پھر وہ پنکھا چلاتے بس وہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے شہادت کی موت عطا فرما دے تو ایک دن ایسا ہوا کہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے احسان مسجد میں تو بعض شرپسندوں نے فائرنگ کی تو فجر کی نماز پڑھتے ہوئے بیچارے جام شہادت نوش کر گئے۔

حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالیہ کا سادہ کلام:

ہمارے حاجی عبدالوہاب صاحب کے بڑے سیدھے سادے جملے ہوتے ہیں لیکن دل سے نکلتے ہیں دل پر جا کر لگتے ہیں۔ اب یہ پٹھان حضرات ہیں انکو سمجھانا بڑا مشکل ہوتا ہے لیکن یہ حاجی صاحب کے بیان میں اتنا جم کر بیٹھتے ہیں شاید ہی کسی اور کے بیان میں بیٹھتے ہوں۔ میں ایک مرتبہ حضرت کے بیان میں بیٹھا ہوا تھا تو حضرت کی عادت مبارکہ ہے کہ بیان کے اندر ذرا سو جاتے ہیں میرے قریب ہی ایک پنجاب کا ایک نوجوان تھا وہ کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ حاجی صاحب

''اگر تسی سو گئے تے ساری امت سو جاسی''

تو ایک پٹھان کھڑا ہوا اس نے اس کا بازو پکڑا اور اس کو زور سے بٹھا دیا اور کہنے لگا کہ وہ رات کو جاگتے ہیں اگر سو رہے ہیں تو سونے دو کیا حرج ہے۔ یہ جو دل ہے نا '' من کان لِلہ کان اللہ لہ'' یعنی جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ ان کے ہو جاتے ہیں۔ یہ جو قلوب ہیں سب اللہ کے قبضہ میں ہیں سب قلوب میں اللہ محبت بھر دیتے ہیں۔

حاجی عبدالوہاب صاحب کی نصیحت:

میں ایک دفعہ حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالیہ کے بیان میں بیٹھا ہوا تھا

تو بڑے سادہ لفظوں میں بیان فرمایا کہ اگر تم اپنے علاقے میں جاؤ اور تم سے کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تو تم اپنا تعارف تجارت سے نہ کروانا کہ میں تاجر ہوں یا زراعت سے نہ کروانا کہ میں زمیندار ہوں یا میں فلاں قوم و قبیلے سے ہوں بلکہ یہ تعارف کروانا کہ میں حضور ﷺ کا امتی ہوں، حضور ﷺ والا غم ہمارا غم اور حضور ﷺ والی فکر ہماری فکر ہے، اب آپ بتاؤ کہ اس تعارف سے کوئی باہر رہے گا یہ اتنی جامع اور مانع تعریف ہے۔

مدرسہ میں بعض دفعہ اگر طلباء کا جھگڑا وغیرہ ہو جاتا ہے تو میں حاجی صاحب کا یہی جملہ سناتا ہوں میں کہتا ہوں کہ بھائی تمھارا تعارف پنجاب یا بلوچستان سے نہیں ہے جیسے کہ ہمارے استاذ فرماتے ہیں کہ ہر ساٹھ میل پر زبان بدل جاتی ہے تو کیا مطلب دل بھی بدل جائیں گے نہیں نہیں دین کی محبت ایسی ہے کہ یہ سارے فاصلے ختم کر دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں جو محبت عطاء فرمائیں گے تو دنیا میں اسکی نظیر اور جھلک یہ محبت ہے جسکی ابتداء ہے انتہاء تو ہے ہی نہیں، قبر میں ساتھ، حشر میں بھی ساتھ اور جنت میں ہمیشہ کے لیے ساتھ ہے۔

حضرت سید حسن جعفری رحمۃ اللہ علیہ کا حضور ﷺ کی شان میں محبت بھرا جملہ

ہمارے حضرت سید حسن جعفری رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کی شان میں ایک محبت بھرا جملہ فرماتے کہ ہمارے رب نے حضور ﷺ میں کمی ہی کیا چھوڑی ہے کہ ہم کسی اور طرف دیکھیں۔ اللہ نے تمام اوصاف کی اور تمام کمالات کی آپ ﷺ پر انتہا فرمادی ہے بہت بڑی عظمت ہے۔ حضور ﷺ خاتم النبین ہیں۔

مرزائیوں کا فتنہ:

دیکھو! اس دور میں بڑے بڑے فتنے ہیں انہیں میں سے ایک مرزائیوں کا فتنہ بھی ہے کہ یہ ختم نبوت کے باغی اور دشمن ہیں ہمارے پاکستان میں بہت ہیں اور بھی کئی ملکوں میں ان کا فتنہ ہے آپ علماء اور طلباء ہیں آپ اللہ کے دین کے ہر محاذ کے

سپاہی ہیں مدارس قلعے ہیں اور قلعوں میں سپاہی کون ہوتے ہیں وہ آپ ہی ہیں۔اب یہ قرب قیامت کا زمانہ ہے اب وقت کہہ رہا ہے یہ تو بالکل آخری گھڑی ہے۔ ہمارے لاہور میں سید صدیق حسن شاہ صاحب ہیں وہ مجھے سنانے لگے کہ میں کالج میں پڑھتا تھا تو میرے ساتھ کچھ مرزائی نوجوان بھی پڑھتے تھے انہوں نے اپنا کچھ لٹریچر پڑھنے کے لیے مجھے دیا جسے پڑھ کر میرے دل میں عجیب قسم کے خیالات اور وساوس آنے لگے وہ فرمانے لگے کہ میں بڑا پریشان ہوا۔

دیکھو! ہر جگہ ہوشیاری کام نہیں آتی اپنے بڑوں کی رہنمائی اور سرپرستی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے حدیث شریف میں آتا ہے

البرکۃ مع اکابرکم

کہ برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے بزرگوں کے ساتھ ہے۔ ہمارے اساتذہ کرام سب اکابر ہیں سب بزرگان دین ہمارے اکابر ہیں اُنکے قدموں میں جانے کی ضرورت ہے۔اللہ والوں کے قدموں میں جو موتی ملتے ہیں وہ بڑے بڑے بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ملتے عجیب اللہ کی شان ہے۔

حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت:

ابھی عید کے بعد مسکین پور شریف جانا ہوا یہ سلسلۂ نقشبندیہ کی خانقاہ ہے وہیں حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب کی قبر ہے میں راستہ سے گذر رہا تھا تو ساتھی نے مجھے بتلایا کہ یہ وہ کھیت ہے جہاں حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب ہل چلاتے تھے اور اللہ اللہ کرتے تھے تو زمین سے بھی اللہ اللہ کرنے کی آواز آتی تھی۔عجیب اللہ کی شان ہے۔

حضرت شاہ صاحب کا مدینہ منورہ میں باشندوں کا خیال کرنا:

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک مرتبہ حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب

کے ساتھ سفر ہوا مدینہ منورہ میں تھے یہیں "عنابیہ" میں میرے خیال سے اب تو گرا دیا ہے یہیں ایک رہائش گاہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو بعض ساتھی سودا خریدنے جاتے تھے بڑی بڑی دو کانوں پر تو حضرت فرمانے لگے کہ یہ فٹ پاتھ پر جو برقعہ پوش عورتیں ہیں انہوں نے جو سادے سے مصلے لگا رکھے ہیں ہلکی قیمت والی چیزیں لگا رکھی ہیں ان سے بھی سودا خریدو یہ مدینہ منورہ کے اصل باشندے ہیں۔

پھر ہمارے بھائی خالد صاحب گئے تو ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاس چند رومال تھے انہوں نے وہ سارے ہی خرید لیے اب اس نے عربی میں اتنی دعائیں دیں "جزاك الله خيرا" دل سے پتہ نہیں کتنی دعائیں نکلیں میں نے کہا کہ بھائی الحمد للہ! اللہ نے آپ کا اجر کا سلسلہ تو پورا کر ہی دیا ہے۔ اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اللہ قبول فرمائے۔

قرآن کریم کا ادب:

میں جب مسجد نبوی جاتا ہوں تو .... ایک صف کا فاصلہ ہو تو شاید جواز کی گنجائش تو ہے لیکن ادب تو یہی ہے کہ بعض لوگ قرآن شریف پڑھ رہے ہوتے ہیں تو میں جوتیاں نیچے کر لیتا ہوں لیکن بعض دفعہ اوپر ہو جاتی ہیں تو میں نے حضرت شاہ صاحب سے عرض کیا کہ کیا کروں؟ تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ ایک تھیلی لے لو اس کی ڈوری لمبی کر لو کہ وہ پاؤں کے قریب پہنچ جائے اسی میں اپنا جوتا ڈال کر تم چلو اب یہ ہے کہ قرآن پاک کا ادب بھی ملحوظ رہے گا اور آپ کو چلنے میں بھی تکلیف نہیں ہو گی۔

اپنے بزرگوں کے ساتھ تعلق کی بڑی ضرورت ہے تو میں بات عرض کر رہا تھا کہ سید صدیق حسن شاہ صاحب کہنے لگے کہ میں نے مرزائیوں کا لٹریچر پڑھا تو عجیب سے شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے تو میں بڑا پریشان ہوا فرمایا کہ اللہ نے مہربانی فرمائی کہ جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی سرور صاحب دامت وبرکاتہم العالیہ کی خدمت میں میں نے خط لکھا "کہ حضرت میں نے مرزائیوں

کالٹریچر پڑھا ہے اب میرے ذہن میں عجیب سے شکوک وشبہات پیدا ہورہے ہیں تو اب میں کیا کروں"

حضرت صوفی سرور صاحب کا الہامی جواب:

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو جواب ارشاد فرمایا وہ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے حضرت صوفی سرور صاحب نے جواب دیا کہ

"آپ نے سانپ پکڑنے کا منتر سیکھے بغیر سانپ کو پکڑنے کی کوشش کی ہے یہ ڈسے گا نہیں تو اور کیا کرے گا"۔

یہ الہامی جواب ہے کوئی کتابی جواب نہیں ہے۔ حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے کہ جب میں نے حضرت صوفی سرور صاحب مدظلہ العالیہ کا یہ جواب پڑھا تو ساری گرد وغبار دور ہوگئی الحمدللہ اللہ کا شکر ہے کہ ختم نبوت کے میدان میں اللہ نے قبول فرما رکھا ہے اور کام کر رہے ہیں الحمدللہ تو میں عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت میں کوئی شک نہیں ہے۔

اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ:

میرے عزیزو! اسی طرح حضور ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں ہمارے اکابر کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ذات اقدس اپنی قبر اطہر میں اس طرح آرام فرما ہیں کہ اگر آپ پر قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو حضور ﷺ خود سنتے ہیں دور سے درود شریف پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے وہ حضور ﷺ کی خدمت میں نام لے کر درود شریف کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم قاری محمد عثمان صاحب کا عقیدہ:

دارالعلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب جو حضرت مفتی

سلمان منصور پوری صاحب کے والد صاحب ہیں وہ پشاور کانفرنس میں تشریف لائے تو انہوں نے یہاں اس نیک عقیدے کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ اگر درود شریف قریب سے پڑھا جائے تو آپ خود سنتے ہیں دور سے درود شریف پڑھا جائے تو اللہ نے فرشتوں سے پوری زمین کو بھر رکھا ہے تو وہ نام لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں عقیدہ رکھنا:

تو میں اپنے ساتھیوں سے عرض کر رہا تھا کہ اس زمانے میں اگر ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ ہم مشرق یا مغرب سے درود شریف پڑھیں اور حضور ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں سماع فرما رہے ہیں تو یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے بلکہ ادب کے خلاف ہے۔ کیونکہ درود شریف تو ہدیہ ہے اور ہدیہ پیش کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ محبوب کے قدموں میں پہنچ کر پیش کیا جائے یا کسی کے ذریعے پہنچایا جائے سب سے خوش نصیب تو مدینہ منورہ والے ہیں کہ حضور ﷺ کے جوار میں ہیں بہت بڑی سعادت ہے کہ اللہ نے اپنے رحمت سے نواز رکھا ہے اس نعمت کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔

رات جامعہ مدنیہ سے فون آیا تو میں یہاں کمرے میں بیٹھا ہوا تھا وہ میری بات سن رہے تھے میں ان کی بات سن رہا تھا، بعض ساتھی مدینہ منورہ سے فون کرتے ہیں تو ہم وہاں کمرے میں بیٹھ کر سن رہے ہوتے ہیں اب آپ بتاؤ کہ یہ کوئی عقل کے خلاف تو نہیں ہے کیونکہ جب ہماری مادہ چیزوں میں جب اتنی قوت ہے کہ ہزاروں میل سے ایک دوسرے کو آواز سنوا سکتے ہیں تو روحانی قوت تو اس سے کہیں زیادہ ہے وہ بٹن اور بجلی کی محتاج نہیں ہے۔

لیکن ادب کا تقاضا یہ ہے کہ درود شریف ہدیہ ہے اس ہدیہ کو آپ ﷺ کے قدموں میں پہنچ کر پوری محبت کے ساتھ پیش کیا جائے حضور ﷺ کے محبین سے تو اللہ

نے پوری دنیا کو بھر رکھا ہے اب ہمارے ہاں چونکہ اس قسم کے لوگ ہیں عجیب اشکالات کرتے ہیں کیونکہ وہ ظاہر بین ہوتے ہیں ایک ہے سمجھنا اور ایک ہے ماننا سمجھنا جو ہوتا ہے وہ تو دلیل کے ساتھ ہوتا ہے اب وہ بات بات پر پوچھیں گے اسکا کیا مطلب ہے اور فرمایا ماننا یہ ہے کہ سمجھ میں آئے یا نہ آئے آمنا وصدقنا کہنا ہے۔ آپ نے فقہ کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ احکام کی دو قسمیں ہیں۔ موافق القیاس موافق العقل اور مخالف القیاس مخالف العقل۔ جو احکام خلاف العقل ہوتے ہیں انکو امر تعبدی کہتے ہیں۔

میں ملتان کے اندر سراجی پڑھتا تھا وہاں ہمارے نیک استاذ "امر تعبدی" کا معنی بیان کرنے لگے کہ تعبدی "عبد" سے ہے اور عبد کا معنی ہے غلام مطلب یہ ہوا کہ وہ ہیں آقا ہم ہیں غلام وہ جو فرمائیں سر آنکھوں پر کہ جیسے غلام اپنے آقا کے ہر فرمان کو مانتا ہے چاہے اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے کیونکہ غلام کا کام ماننا ہوتا ہے تو اللہ مالک الملک ہے ہم ان کے غلام ہیں انکے ہر فرمان کو سینے سے لگانا ہے چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

حضور ﷺ کا عقل کل ہونا: بعض روایات میں آتا ہے اللہ نے عقل کے سو حصے کئے ہیں فرمایا اس میں سے ننانوے حصے حضور ﷺ کی ذات گرامی کو عطا فرمائے۔ گویا کہ آپ ﷺ عقل کل ہیں اور عقل کا ایک حصہ پوری کائنات پر تقسیم کیا۔

ایک صاحب کا اشکال اور اس کا جواب:

ایک صاحب کہنے لگے کہ میری عقل میں یہ بات نہیں آتی ....؟ ہمارے دوسرے بھائی کہنے لگے کہ تیری عقل ہے کتنی کہ سب کچھ اس میں آجائے؟

حضرت عمر پالنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قبر کے بارے میں اعتقاد:

ایک دفعہ ہمارے حضرت مولانا عمر پالنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ ڈاکٹروں میں بیان فرمارہے تھے تو ڈاکٹروں نے سوال کیا کہ حضرت آپ کہتے ہیں کہ قبر میں سانپ اور بچھو ہوتے ہیں حالانکہ ہمیں نظر تو نہیں آتے تو حضرت نے فوراً گلے ہاتھ ان کو لیا فرمایا کہ تم لوگوں کی تحقیق ہے کہ انسان کے اندر شوگر ہوتی ہے تو ذرا مجھے چینی کی ایک چمچ نکال کر دکھاؤ۔ تم کہتے ہو کہ آدمی کے اندر نمکیات موجود ہیں تو پھر تم ایک چمچ نمک کی

نکال کر دکھاؤ۔ تم کہتے ہو کہ انسان کے اندر لوہا موجود ہے تو تم ذرا ایک کیل نکال کر دکھاؤ وہ کہنے لگے کہ حضرت موجود تو ہے لیکن دکھا نہیں سکتے۔ حضرت نے فرمایا کہ قبر میں سب کچھ موجود ہے لیکن دکھا نہیں سکتے۔ اگر دکھا ئیں تو تمہاری دوڑیں لگ جائیں یہاں سے یاد رکھنا ہاں۔ اللہ نے ان حالات کو مخفی رکھا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان:

دیکھو! صحابہ رضی اللہ عنہم اپنی سمجھ کو آپ ﷺ کے سامنے مٹا دیتے تھے اپنی آنکھوں کو مٹا دیتے تھے اپنے کانوں کو مٹا دیتے تھے یہ ان کی شان تھی حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم تھا کہ عرفہ کا دن ہے لیکن فرمایا اللہ ورسولہ اعلم۔ پوچھا یہ کون سا مہینہ ہے؟ معلوم تھا کہ ذی الحجہ کا مہینہ ہے لیکن فرمایا اللہ ورسولہ اعلم

حضرت قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جواب دینے کا مطلب یہ تھا کہ بظاہر ہمیں معلوم تھا کہ آج عرفہ کا دن ہے ذی الحجہ کا مہینہ ہے جمعہ کا دن ہے لیکن حضور ﷺ اگر آج کوئی اور مہینہ یا دن بتا دیں تو ہم پہلا نام بھلا دینگے اور یہ لے لینگے جو حضور ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا ہے آپ ﷺ کا ارشاد:

انما القبر روضة من رياض الجنة (الحديث)

انّما ''حصر'' کے لیے ہے تاکید کے لیے ہے کہ قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھو!

کہ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے) اب آپ بتاؤ کہ کیا اس میں کوئی شک ہے اب ہماری ظاہری آنکھیں تو یہی دیکھتی ہیں کہ یہ گڑھا ہے یہ مٹی ہے لیکن اگر آپ حضور ﷺ کے فرمان کا محبت کا چشمہ لگا کر دیکھیں گے تو یہ قبر مومن کے لیے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ نظر آئیگی اور اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے بعض نیک بندوں کے باغ سے پردہ بھی اٹھا دیتے ہیں۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو:

ہمارے لاہور میں چوبرجی کے قریب میانی قبرستان ہے اس میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے اب انکے باغ سے پردہ اٹھایا گیا ہے یا نہیں اٹھایا گیا ہمارے حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اللہ کی توفیق سے بندہ ان کے غسل میں شریک تھا ان کے دفن میں شریک رہا ہمارے مدرسے جامعہ محمدیہ کے طلباء نے بھی ان کے دفن وکفن کا انتظام کیا کیونکہ قریب تھے بھائی حسین اس وقت طالب علم تھے اب استاد ہیں جامعہ مدنیہ میں انہوں نے حضرت استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا تو ہمارے جامعہ اشرفیہ کے ایک نیک استاذ وہاں دوسرے دن ایک دیوار بنا رہے تھے دیوار راستے میں پڑتی تھی تو راستے کی کھدائی کے وقت حضرت کی قبر سے ایک اینٹ ہٹی اس سے ایسی خوشبو شروع ہوئی کہ پورے احاطے کو خوشبو سے معطر کر دیا عجیب اللہ کی شان ہے۔

اگلا دن جمعہ کا تھا تو مجھے جمعہ کے دن اطلاع ملی میں نے کہا کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر جاؤں گا میں گیا تو حضرت کی قبر سے وہ خوشبو شروع تھی میں گھر جا رہا تھا تو میں نے تھوڑی سی مٹی اٹھالی وہ تھوڑی سی مٹی میری جیب میں تھی اب میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں گیا تو میرا چھوٹا بھائی کہنے لگا کہ آج آپ نے کونسی خوشبو لگائی ہے؟ تو میں نے کہا کوئی خوشبو تو نہیں لگائی بس وہ حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی مٹی ہے بس وہ کچھ میرے پاس تھی اس کی خوشبو آ رہی ہے۔

اتنی خوشبو بھائی حسین کہنے لگے کہ رات کو تہجد کے وقت جدھر سے مٹی اٹھاتے ادھر سے نئی خوشبو آتی اور فرمایا کہ کئی قسم کی خوشبو تو میں نے خود سونگھی ہے عجیب اللہ کی شان ہے یقین ہوا کہ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر جنت جہنم بھی میرے سامنے آ جائے تو میرے ایمان میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ حضور ﷺ نے فرما دیا بس

برحق ہے الحمدللہ تو یہ ایمان بالغیب ہے اللہ نے پردہ ڈال رکھا ہے میں آپکو عرض کروں کہ اگر اللہ یہ پردہ اٹھا دیں تو یہ تبلیغی جماعت والے بھائیوں کو محنت کی ضرورت نہ رہے پھر تو سارے سال کے لیے چلّے کے لیے خود بخود چلے جائیں گے۔

متقین کی پہلی صفت اور عجیب واقعہ:

پہلی صفت ہی یہی رکھی ہے متقین کی کہ الذین یومنون بالغیب کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب کے ساتھ اللہ نے توفیق عطاء فرمائی حج کے سفر کی یہ کوئی پانچ سال پہلے کی بات ہے، یہاں ہم ''عنابیہ'' میں ٹھہرے ہوئے تھے یہاں جو بئر رومہ ہے اس کے قریب ایک مسجد ہے غالباً اس کا نام مسجد ریان ہے قاری شبیر صاحب وہاں ہوتے ہیں انکی مسجد کے متولی بھی ہیں کفیل بھی ہیں انہوں نے حضرت شاہ صاحب کا شام کا کھانا کیا تو انہوں نے خود سنایا ہے کھانے کے بعد بات چیت ہو رہی تھی

تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارا مکان پہلے جنت البقیع کے پاس تھا وہ خود فرمانے لگے کہ میں نے تہجد کے وقت کئی مرتبہ دیکھا بہت سی میتیں اس قبرستان سے نکالی جاتی ہیں اور بہت سی میتیں یہاں پر لائی جاتی ہیں اب بھی موجود ہیں وہ الحمدللہ۔ میں ذرا حیران ہوا تو پھر شاہ صاحب فرمانے لگے کہ ایسا ہوتا ہے اللہ نے پردے میں رکھا ہے یہ سلسلہ پھر شاہ صاحب فرمانے لگے کہ جو میتیں اس قبرستان کے شایان شان نہیں ہوتیں ان کو یہاں سے نکال دیا جاتا ہے بعض خوش نصیب ہوتے ہیں ان کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ ہماری موت وہاں مدینہ منورہ میں آئے تو انکو وہاں پہنچا دیا جاتا ہے جو عقل پرست ہوتے ہیں وہ نہیں مانیں گے۔ ہاں!

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کشف:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دل کی آنکھیں تھیں وضو کے پانی میں ان کو گنا

جھڑتے ہوئے نظر آتے تھے تو آپکو معلوم ہے حضرت امام صاحب کے نزدیک پہلے یہ پانی نجس کے حکم میں تھا کیونکہ ان کو اسمیں گناہوں کی گندگی نظر آتی تھی کیونکہ ہر زمانے میں حاسدین ہوتے ہیں تو بعض نے کہا کہ حضرت امام صاحب اپنی طرف سے باتیں کرتے ہیں ہم حضرت امام صاحب کا امتحان لیں گے تو حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ لے لو امتحان.........تو کہا کہ ٹھیک ہے فلاں وقت پر فلاں مسجد میں جمع ہونا ہے ہم وضوء وغیرہ کرینگے پھر آپ کا امتحان لینگے..........

تو حضرت امام صاحب پہنچ گئے حضرت امام صاحب رحمہ اللہ پہنچے تو ایک آدمی غسل خانے کے اندر غسل کر رہا تھا وضوء تو جزء ہے غسل کل ہے تو اس میں وضوء بھی آجاتا ہے وہ غسل کر رہا تھا تو غسل کا پانی نالی کے اندر بہہ رہا تھا۔ تو حضرت امام صاحب رحمہ اللہ نالی پر سر جوڑ کر بیٹھ گئے تو فرمایا کے مجھے اس پانی کے اندر والدہ کی نافرمانی کے گناہ جھڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں حضرت امام صاحب رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ دیکھو میں ابھی ابھی پہنچا ہوں اب یہ غسل خانے میں جو شخص ہے اس سے میری ملاقات بھی نہیں ہوئی میں اسکو جانتا بھی نہیں ہوں اب یہ نکلے تو تم اس سے پوچھ لینا اب وہ انتظار میں کھڑے ہیں کہ وہ باہر نکلے

اب وہ غسل کر کے باہر نکلا تو اس سے پوچھا کہ بھائی آپ کیا کر کے آئے ہیں ؟ تو وہ کہنے لگا کہ بھائی میں والدہ سے جھگڑا کر کے آیا ہوں مجھ سے کوئی سخت باتیں ہوگئی تھیں تو میں نے کہا کہ چلو غسل خانے میں جا کر غسل کرلوں تا کہ میری طبعیت ٹھنڈی ہو جائے سب علماء کرام نے بیک زبان کہا کہ جو آنکھیں امام صاحب کی دیکھتیں ہیں وہ ہماری نہیں دیکھتیں تو یہ عقیدہ برحق ہے۔ اللہ میرے عزیزوں سے راضی ہو جائے۔

شہدائے دشت لیلیٰ کی قبروں سے قرآن کی آواز:

آپ کو معلوم ہوگا کہ دشت لیلیٰ میں بہت سے طلباء کو دھوکہ سے شہید کیا گیا

توامیر المومنین حضرت مولانا عمر صاحب مدظلہ العالی اللہ ان کی عمر میں برکت فرمائے اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے دین کے جتنے بھی شعبے ہیں وہ سب اپنے ہی ہیں ہمارے حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ایک جملہ فرماتے تھے کہ دین کا ہر خادم دین کے کسی بھی شعبہ کی خدمت کرنے والوں کو اپنا رفیق سمجھے فریق نہ سمجھے تعلیم ہے تبلیغ ہے جہاد ہے اللہ نے سب کو باقی رکھنا ہے ایک کام میں اللہ نے ہمیں لگا رکھا ہے اور دوسرے بھائی دوسرے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اگر ہم ان کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے تو کم از کم محبت تو رکھیں محبت کی برکت سے ہمارا اس کام میں حصہ پڑ جائے گا

المرء مع من احبّ

ہمارے اکابر حضرات نے دین کے سب شعبوں کی حفاظت کی ہے یہ عجیب اللہ کی رحمت کا سلسلہ ہے۔ تو ان طلباء کو حضرت امیر المومنین کے حکم سے قندھار میں ایک علیحدہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔

تو ہمارے ایک بزرگ فرمانے لگے کہ ہم جب وہاں گئے تو قریب بستی والوں سے پوچھا کہ ان شہداء کے بارے میں کوئی خاص بات بتائیں تو انہوں نے بتایا کہ اس قبرستان کے بارے میں خاص بات یہ ہے کہ رات کے وقت ان کی قبروں سے قرآن پڑھنے کی آواز آتی ہے تو حضور ﷺ کے فرمان میں کوئی شک نہیں

انما القبر روضۃ من ریاض الجنۃ

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کی قبر سے خوشبو:

حضرت مولانا زاہد حسینی رحمہ اللہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے فرمانے لگے کہ ایک ہزار سال کی تاریخ میں یہ بات ملتی ہے کہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کی قبر سے اب تک خوشبو آرہی ہے ہمارے ایک بزرگ تھے فرمانے لگے کہ ہم وہاں پر گئے تو ہمیں تہجد کے وقت حضرت کی قبر پر لے جایا گیا اس وقت بھی خوشبو آرہی تھی ساری زندگی کام جو خوشبو والا کیا ہے تو خوشبو کیوں نہ آئے گی۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

علماء صلحاء غوث اور ابدال کی حیثیت حضور ﷺ کی خاکِ پاک کے مقابلے میں:

میرے عزیزو! یاد رکھنا اگر تمام امت کی گذری ہوئی مقرب ہستیاں اور آنے والے علماء، صلحاء، اولیاء، غوث، ابدال کو جمع کر لیا جائے اور حضور ﷺ کی خاک پاک کے کروڑوں، اربوں، کھربوں ذرّے کئے جائیں تو بھی یہ سب مل کر آپ ﷺ کی خاک پاک کے ایک ذرے کے برابر نہیں ہوں گے اللہ نے جب ان غلاموں کو یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ ان کی قبروں سے خوشبو آ رہی ہے جنت کے باغ نظر آ رہے ہیں تو اب آپ بتاؤ کہ حضور ﷺ کے روضہ کی کیا شان ہوگی؟ وہ تصور سے باہر ہے۔

غلاموں کا حال:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل
احیاء ولکن لا تشعرون (الآیۃ)

جو لوگ اللہ کے راستے میں شہید کر دیے جائیں تم ان کو مردہ نہ کہو بلکہ زندہ ہیں لیکن تم شعور (مدرک بالحواس) نہیں رکھتے۔

پھر دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا (الآیۃ)

اور جو لوگ اللہ کے راستے میں شہید کر دیے جائیں تم ان کو دل میں بھی مردہ خیال نہ کرو۔

بعض لوگ زبان سے تو حیات کا اقرار کرتے ہیں لیکن دل و دماغ سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو مردہ تصور بھی نہ کرو۔ اب میں آپ کو عرض کروں کہ اگر ایک آدمی کو چارپائی پر طبعی موت آ جائے تو اس کی زندگی میں پھر بھی شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ آرام کر رہا ہو۔ لیکن ایک آدمی اللہ کے راستے میں شہید کر دیا جائے اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں تو دماغ تو یہی کہے گا کہ یہ زندہ نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ

فرمارہے ہیں کہ تم زبان کو بھی بند رکھنا اور دماغ کو بھی بند رکھنا یعنی نہ زبان سے ان کو مردہ کہو اور نہ ان کو دل میں مردہ تصور کرو۔ اب یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی حیات کہاں سے ثابت ہے؟ میں نے یہ کہا کہ یہ غلاموں کی حیات دلیل ہے آقا مدنی سرور دو عالم ﷺ کی حیات پر۔ یہ دلیل اتنی آسان ہے کہ اس کو ایک چھوٹا سا بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کیونکہ آپ نے اصول فقہ کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ استدلال کے چار طریقے ہیں۔

(۱) عبارۃ النص (۲) اشارۃ النص (۳) دلالۃ النص (۴) اقتضاء النص

ان میں سے جو استدلال کا تیسرا طریقہ ہے دلالۃ النص (ہر اس حکم کو کہتے ہیں جو معنیٰ لغوی ثابت ہونا کہ معنیٰ اجتہادی سے یعنی حکم کا مدار ایسے معنیٰ پر ہو جس کا حکم کے لیے علت بننا ہر ایک اہل لسان سمجھ سکتا ہو اس کے لیے کسی اجتہاد کی ضرورت نہ ہو۔) اس کو تین سال کا بچہ بھی سمجھ سکتا ہے. کیونکہ اس میں کوئی اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی. صرف زبان جاننا کافی ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ولا تقل لهما اف۔ والدین کے سامنے اُف بھی نہ کہو۔ اب آپ ایک چھوٹے سے بچے سے کہیں کہ اے میرے بیٹے اپنے والدین کو اُف بھی نہیں کرنی اُوں بھی نہیں کرنی. اب بچہ کیا سمجھے گا کہ میں لڑائی کر سکتا ہوں؟ نہیں نہیں بلکہ وہ یہی سمجھے گا کہ جب میں اُوں نہیں کر سکتا تو اپنے والدین کو گالی دینا اور مارنا تو بطریق اولیٰ حرام ہے۔ والدین کافر ہی کیوں نہ ہوں. ان کا ادب واحترام ضروری ہے۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کا احترامِ والدہ

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کو اللہ نے اسلام کی دولت سے منور کیا لیکن حضرت کی والدہ سکھ تھیں۔ حضرت جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے. حضرت رحمہ اللہ کی چھوٹی بچی رو رہی تھی تو ان کی والدہ بچی کو اٹھائے ہوئے آئی یہ خطبہ دے رہے تھے پیچھے سے ذرا تھپڑ مارا حالانکہ خطبہ دے رہے ہیں لیکن اپنی والدہ کے اس تھپڑ مارنے کو

بلکل محسوس نہیں کیا بلکہ مجمع کو خطاب کر کے فرمایا کہ یہ میری والدہ صاحبہ ہیں.

بعض دفعہ والدین اگر طبیعت کے خلاف کوئی بات کہہ دیں تو جھک جاؤ (بشرط یہ کہ خلاف شرع نہ ہو) یا تھوڑی دیر کے لیے مجلس سے علیحدہ ہو جاؤ جب طبیعت ٹھنڈی ہو جائے تو پھر آ جاو، لیکن ان کے سامنے کچھ نہیں کہنا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق نصیب فرمائے۔ تو اب آپ بتائیں کہ حکم یہ ہے کہ اُف بھی نہ کہو تو اس سے تین سال کا بچہ بھی سمجھ رہا ہے تو جب اُف بھی نہیں کہہ سکتے تو سب وشتم تو بطریق اولیٰ نہیں کر سکتے تو اسی طرح اگر آپ بچے کو کہیں کہ انعام یافتہ (منعم علیہم) ہستیاں چار ہیں۔

(۱) انبیاء (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین

پھر آپ بچے کہیں کہ یہ جو تیسرے نمبر (شہداء) کا طبقہ ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے حیات جاوداں عطا فرمائی ہے تو اب وہ بچہ یہی سمجھے گا کہ جب تیسرے طبقے والے کو یہ انعام مل رہا ہے تو پہلے نمبر والی جو ہستیاں ہیں انکو یہ انعام بطریق اولیٰ ملے گا ان کی حیات تو ان سے بھی اعلیٰ وارفع ہوگی۔ اور یہی اعلیٰ اور ارفع حیات حدیث شریف سے بھی معلوم ہو رہی ہے کہ

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون

تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں

بعض ظاہر بین اشکال کر دیتے ہیں کہ قبر میں تو کھڑے ہونے کی جگہ نہیں نماز کیسے پڑھتے ہونگے اسکا جواب بھی یہی ہے کہ یہ جگہ ہمیں نظر نہیں آتی لیکن جو قبر میں اتر رہا ہے اس کے لیے یہ جہان یعنی برزخ کا جہان اتنا وسیع ہے کہ ساتوں زمین ساتوں آسمان اس میں چھپ سکتے ہیں۔ جیسے نیند کی حالت موت کے مشابہ ہے، اب نیند (خواب) کی حالت میں باہر سے دیکھنے والا تو یہی سمجھ رہا ہے کہ یہ بستر میں آرام کر رہا ہے لیکن جو آرام کر رہا ہے اس بھائی سے پوچھیں کہ آپ کہاں تھے تو وہ کہے گا میں تو خواب میں مکہ مکرمہ پہنچا ہوا تھا، بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا

تھا، زم زم کا پانی پی رہا تھا، اب آپ اس کی تصدیق کریں گے کہ نہیں کریں گے؟ ضرور کریں گے، ایسے ہی قبر کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پردے بڑے باریک پردے ہیں اب آپ دیکھیں زمین کا ہر سوراخ خزانوں سے بھرا ہوا ہے دیکھنے میں مٹی ہے لیکن اللہ پاک نے مٹی کے پردوں میں لاکھوں کروڑں اربوں کھربوں من گندم چھپا رکھی ہے چاول چھپا رکھے ہیں پھل پھول چھپا رکھے ہیں۔ ایک آم کی گٹھلی ہے اور اس میں لاکھوں کروڑں آم اللہ تعالیٰ نے چھپا رکھے ہیں اور قدرت کے یہ نظارے ہم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ان تمام باتوں کو مان رہے ہیں۔ اسی طرح اگلے جہان کے بارے میں اللہ پاک کے ہر فرمان پر سر جھکانا ہے اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے ہر فرمان کو سینے سے لگانا ہے اور اپنے اکابر حضرات کی سمجھ پر اعتماد کرنا ہے اسی میں ہمیشہ کی خوشیوں کو پانا ہے۔ میں عرض کروں کہ ہم دوائی کے بارے میں ڈاکٹر اور طبیب کی سمجھ پر اعتماد کرتے ہیں تو دین کے بارے میں اپنے اکابر حضرات کی سمجھ پر اعتماد کیوں نہیں کرتے؟ اللہ پاک نے ہمارے اکابر حضرات سے دین کے ہر شعبہ کی خدمت لی ہے، انکی سمجھ تقویٰ اخلاص للّٰھیت کے نور سے منور ہے۔ حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ ہم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں دیکھا، ہم نے اپنے اکابر علماء دیوبند کو دیکھا ہے انکے تقویٰ کا یہ حال ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی کیا شان ہوگی؟ تصور سے باہر ہے، میں طلباء سے عرض کرتا رہتا ہوں کہ اگر میں سبق میں کوئی ایسی بات کروں جو ہمارے اکابر سے الگ ہو انکے عقیدہ سے الگ کر رہی ہو تو آپ اپنے اکابر سے جڑے رہیں مجھے چھوڑ دیں اور میرے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسکو بھی صحیح سمجھ عطاء فرمائیں اور اپنے اکابر سے جڑنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ امام اہلسنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ اسباق کے دوران طلباء کو بار بار نصیحت فرماتے کہ "اپنے اکابر کے دامن کو نہ چھوڑنا ہم کچھ نہیں ہماری سمجھ کچھ نہیں، جو کچھ ہے ہمارے اکابر کا فیض ہے"۔

مولای صل وسلم دائما ابدا ﷺ علی حبیبک خیر الخلق کلہم

جنت البقیع میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبروں پر حاضری:

میں عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ کے روضے کی بہت بڑی شان ہے۔ کوشش کرتا ہوں کہ صبح کی نماز حرم میں ہی ادا کرلوں پھر بارگاہ اقدس میں سلام عرض کرلوں آج تو الحمدللہ جنت البقیع میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی خدمت میں بھی حاضری نصیب ہوئی۔ یہ جنت البقیع کا قبرستان نور سے بھرا ہوا ہے، بعض روایات میں آتا ہے کہ جنت البقیع کا قبرستان آسمان والوں کو اس طرح نظر آتا ہے جیسے زمین والوں کو آسمان کے ستارے نظر آتے ہیں ۔

ایک بات اور یاد آئی کہ تفسیر کبیر میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبر اور برزخ کے جہاں کی مثال ایک چوک کی طرح ہے، جس طرح چوک کا تعلق آنے والی سڑک کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور جانے والی سڑک کے ساتھ بھی ہوتا ہے، اسی طرح قبر کے جہاں کا تعلق دنیا کے ساتھ بھی ہے اور آخرت کے ساتھ بھی، دنیا کے ساتھ اسکا تعلق ایصال ثواب کی شکل میں ہے۔ یعنی جو بھی قرآن پاک کی تلاوت کے ذریعے ،صدقہ ،خیرات کے ذریعے میت کو ثواب پہنچانا چاہے پہنچا سکتا ہے، اور آخرت کے ساتھ تعلق جزاء اور سزا کے اعتبار سے ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس جزاء اور سزا پر پردہ ڈال رکھا ہے کیونکہ یہ برزخ کا جہان ہے۔

عالم برزخ کی تعریف:

اور عالم برزخ کہتے ہیں موت سے لے کر قیامت تک کے انتظار کے زمانے کو۔ اب اگر کسی کو قبر مل جائے تو یہی اس کے لیے برزخ ہے پردہ ہے اور جو دریا میں غرق ہو جائے تو وہ اس کے لیے برزخ ہے وہ اس کے لیے جہاں بن جائے گا۔ پہاڑ کے اندر لاش کو جلا کر اس کے اجزاء کو بکھیر دیا جائے وہ اس کیلئے پردے کا جہاں بن جائے گا عالم برزخ ایک کلی مشکک (کلی مشکک وہ کلی ہے جو اپنے افراد پر برابر صادق نہ آئے

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

جیسے ابیض (سفیدی) یہ ایک کلی ہے جو اپنے افراد پر کمی بیشی کے ساتھ صادق آتی ہے۔ایسے ہی عالم برزخ کے احوال بھی بندوں پر مختلف کیفیات کیساتھ صادق آتی ہے) ہے اس کے بہت سارے افراد ہیں۔اگر کسی کو معروف قبر مل جائے وہ اس کے لیے برزخ کا جہان ہے، پردے کا جہان ہے اگر کوئی دریا کے پانی میں ڈوب جائے وہ اس کے لیے برزخ کا جہان اور پردے کا جہان ہے۔اگر کسی کی لاش جلا کر اس کی راکھ پہاڑوں پر ڈال دی ہے تو وہ اس کے لیے برزخ کا جہان ہے۔الغرض میت کے اجزاء جس شکل وصورت میں جہاں بھی ہوں وہیں اللہ تعالیٰ عذاب وثواب کا تعلق قائم فرمادیتے ہیں اوراس عذاب وثواب پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔

عالم برزخ کی مثال:

عالم برزخ عالم خواب کی طرح ہے مثلاً آپ نے رضائی لے رکھی ہے بالخصوص سردیوں کے زمانے میں جیسے میں آج آیا تو بھائی رضا نے رضائی لی ہوئی تھی تو وہ شکل تقریباً قبر کی سی بن جاتی ہے میں پاکستان میں مثال دیتا رہتا ہوں کہ اگر آپ جامعہ مدنیہ سے رائیونڈ بھی چلے جائیں تو آپ کو رائیونڈ پہنچنے میں کوئی پندرہ منٹ لگ جائیں گے لیکن اگر ایک لمحے کے لیے آنکھ لگی تو آپ مکہ ومدینہ پہنچ سکتے ہیں۔اللہ خوش نصیبی نصیب فرمائے۔عالم برزخ میں جانے کے لیے کوئی جہاز کوئی ٹکٹ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔عالم خواب اتنا وسیع ہے کہ یہاں رضائی کے اندر مکہ ومدینہ نظر آرہا ہے اتنا وسیع ہے۔

علامہ انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا قبر کے بارے میں ارشاد:

علامہ انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دیکھنے والے کو تو یہ قبر گڑھا نظر آتا ہے اس کو ایک بالکل دوسرا جہاں نظر آرہا ہوتا ہے۔

ہاں! اللہ عالم بالا کو اس کے اوپر منکشف کردیتے ہیں بعض سے ثواب کا پردہ اٹھاتے

ہیں اور بعض سے عذاب کا پردہ بھی اٹھا دیتے ہیں ثواب کی مثال تو میں نے دی ہے اب عذاب کا پردہ اٹھایا گیا۔

علماء کرام کا دورہ:

وہاں پاکستان میں دورے میں علماء کا سلسلہ ہوتا ہے اللہ کی توفیق سے ہوتا ہے الحمد للہ۔ اللہ قبول فرمائے اساتذہ کی شفقت ہوتی ہے میں آپکو عرض کروں کہ ہم آپس میں بیٹھ کر تکرار کرتے ہیں۔ بس آپ لوگ مقبول ہیں۔ بس آپ لوگ تو محتاج نہیں ہیں۔ یہ خدمت اس نیت سے ہے کہ حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو ہمارے اساتذہ بڑے مخلص ہیں۔ یہ تو اللہ نے علماء دیوبند کو ورثے میں عطاء کر رکھا ہے الحمد للہ۔ دوسرے لوگ ہیں ان کے پاس یہ عمارتیں ہیں لیکن یہ روشنی نہیں ہے یہ اللہ نے علماء دیوبند کے روحانی فرزندوں کو عطاء کر رکھی ہے بات ذرا بڑھ گئی۔ اللہ سب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اب اللہ کے لیے کیا مشکل ہے کہ لاکھوں. کروڑوں. اَربوں لوگوں کے سلام. اور لوگ آپ ﷺ پر درود شریف پڑھیں اور آپ ﷺ سب کا جواب دے دیں. یہ کوئی عقل سے بعید نہیں ہے۔

آپ ﷺ کی روح مبارک کا عالم:

آپ ﷺ کی روح مبارک ہر وقت اللہ کے دیدار میں مشغول رہتی ہے لیکن جب سلام عرض کیا جاتا ہے تو آپ ﷺ کی روح مبارکہ کے ایک حصے کو متوجہ کر کے سب کو سلام کا جواب دے دیا جاتا ہے۔ یہی مطلب ہے رَدَّاللّٰہ عَلَیَّ رُوحِی کا۔ میں ذرا اب ایک واقعہ سنا دوں پھر بات کو ختم کرتا ہوں.........

عقیدہ حیات النبی ﷺ سے خوشبو:

یہ رمضان میں جمعرات کا دن تھا اس نیک عقیدے کو اللہ کی توفیق سے بیان کیا۔ پھر رمیان میں الحمد للہ یہ بات بھی کی کہ ہمارے حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ حضرت لاہوری

حضرت استاذ مولانا چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگوں کا ذکر خیر کرتے کرتے میں نے یہی عرض کیا کہ دیکھو! جب ان بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا فرمایا ہے تو آقا کی خاک کے اگر کروڑوں ذرّے کیے جائیں تو اُس کے برابر بھی نہیں ہیں۔ جب ان کا یہ حال ہے ان کی یہ شان ہے تو حضور ﷺ کے روضے کی کیا شان ہوگی کیا حال ہوگا خوشبو کا کیا عالم ہوگا۔

بس اللہ کی عجیب قدرت غیبی نظر آئی کہ سبق کے دوران ہی خوشبو آنی شروع ہوگئی ایک ساتھی جماعت میں سال لگا کر آئے تو وہ گیلری میں تھے وہ سن رہے تھے گیلری میں بیٹھ کر انہوں نے پرچی لکھ کر بھیجی کے مجھے وہ خوشبو آرہی ہے لیکن چونکہ میں نے ایسا واقعہ پہلے نہیں دیکھا تھا تو میں نے اس پرچی کو کوئی خاص توجہ نہیں دی بس وہ پرچی میں نے جیب میں ڈال دی وہ دن جمعرات کا تھا رمضان کا مہینہ تھا۔

پرچی سے خوشبو:

اگلے دن جمعہ تھا جمعہ کے دن بھی سبق ہوتے ہیں دورے کے اندر اس لیے کوئی خاص تیاری کا موقع بھی نہیں ملا مغرب کی نماز کے بعد میں نے جیب سے کوئی چیز نکالی تو دیکھا کہ وہ خوشبو پرچی سے آرہی ہے اب وہ خوشبو اتنی پھیلی کہ میں کمرہ میں گیا تو کمرہ خوشبو سے بھرا ہوا تھا باہر مسجد میں گیا وہ بھی خوشبو سے بھری ہوئی۔ پھر میں نے علماء کرام اور اساتذہ کرام کو اکٹھا کیا تو سب نے الحمدللہ وہ خوشبو سونگھی ابھی بھی چار سال تک وہ خوشبو باقی ہے۔ ابھی شعبان میں بھی میں نے طلباء میں یہ عقیدہ بیان کیا تو رات بارہ بجے میں گھر گیا تو دیکھا کہ اس پرچی سے پھر خوشبو شروع ہوگئی۔

حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری:

پھر میں نے حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ بات عرض کی وہاں یہ ہمارے بنوری ٹاؤن کے حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب اور بہت

سے علماء حضرات تشریف فرماتے تو وہاں بھی الحمد للہ وہ خوشبو جاری تھی تو حضرت فرمانے لگے یہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کی خوشبو ہے۔

حضور ﷺ کے روضے کی ایک ایک اینٹ سورج اور چاند سے بھی زیادہ روشن ہے ان آنکھوں میں وہ نور دیکھنے کی ہمت نہیں ہے سکت نہیں ہے یہ قبر مبارک اللہ نے خوشبو سے بھر رکھی ہے۔ اللہ اگر اس پردے کو ہٹا دیں تو پورا عالم خوشبو سے معطر ہو جائے۔ اللہ نے یہ پردہ ڈال رکھا ہے ایمان بالغیب کے لیے وہ تو اللہ غلاموں کی قبر سے پردہ اٹھا کر بتلا دیتے ہیں کہ دیکھو جب ان کی یہ شان ہے تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کی کیا شان ہوگی۔

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک محبت بھرا شعر جو مدینہ منورہ کی عظمت کی ایک جھلک پیش کرتا ہے۔

ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسین
چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں
کیونکہ جنت میں سب ہے مدینہ نہیں
اور جنت مدینے میں موجود ہے

الصرف العزیز کا ایصال ثواب:

یہ الصرف العزیز ہے یہ حضور ﷺ کے ایصال ثواب کے لیے ہے بس جب سے یہ چھپی ہے تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ اپنے گھر بلا رہے ہیں ویسے بظاہر کوئی انتظام نہیں ہوتا اللہ اپنی رحمت سے بلا لیتے ہیں۔ اگر ایک گردان بھی یاد کریں گے تو حضور ﷺ کی روح مبارک کو ٹھنڈک پہنچے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کی نیک کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

روضۂ اطہر کی طرف چل

اے جذبۂ دل روضۂ اطہر کی طرف چل
جس در کا بھکاری ہے تو اس در کی طرف چل

مایوس نہ ہو تیرگی رنج والم سے
اے رہرو شب صبح منور کی طرف چل

دیکھے سے جسے سیر نظر ہو نہیں سکتی
طیبہ میں اس حسن کے محور کی طرف چل

پھر تشنہ لبی کی نہ کبھی ہوگی شکایت
اِک بار ذرا ساقی کوثر کی طرف چل

سامان بقا کرلے فنا ہونے سے پہلے
اے قطرۂ ناچیز سمندر کی طرف چل

ہے تجھ کو اگر تیرہ نصیبی کا گلہ کچھ
پڑھ صل علیٰ بخت سکندر کی طرف چل

ہر سمت جہاں پر ہے تجلی ہی تجلی
اس بارشِ انوار کے منظر کی طرف چل

مسئلہ حیات النبی ﷺ پر گفتگو کرنے کا طریقہ

نوٹ:

گفتگو ہمیشہ حیات النبی ﷺ پر کریں۔ ان کا دھوکہ یہ بھی ہے کہ بات عام مردوں کے سماع پر کریں گے اور کہیں گے لہذا حضور ﷺ بھی وفات پا چکے ہیں تو وہ بھی اس مد میں شامل ہیں یاد رکھیں یہ مسئلہ اجماعی ہے اور وہ اختلافی۔

قبر کا مفہوم قرآن و حدیث کی روشنی میں:۔

مقر الجسم فھو قبرہ (مفردات القرآن از امام راغب اصفہانی باب مادۂ قبر، مرقات از ملا علی قاری رحمہ اللہ باب اثبات عذاب القبر) خواہ جسم اس جگہ بحالہ قرار پکڑے یا بالا جزاء۔ اور اجزاء عام ہیں انسانی شکل میں ہوں یا راکھ وغیرہ کی شکل میں ہوں لہذا کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جسکو قبر نہ ملے ہر ایک کو قبر ملتی ہے کسی کیلئے مدفن قبر ہے اور کسی کیلئے مقر الاجزاء قبر ہے۔ ولا تقم علی قبرہ (مرجع الضمیر الانسان) وما انت بمسمع من فی القبور۔ وان اللہ یبعث من فی القبور۔ثم اماتہ فاقبرہ (مرجع الضمیر الانسان) واذا القبور بعثرت۔ افلا یعلم اذا بعثر مافی القبور چونکہ قیامت کے دن منتشر اجزاء اپنی اپنی جگہوں سے اٹھیں گے لہذا وہ مقر الاجزاء قبر ہے۔

جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ربّ ارنی کیف تحی الموتی اب یہاں سوال میں موتیٰ ہے تو جواب میں فرمایا جارہا ہے فخذ اربعۃ من الطیر فصرھنّ الیک ثمّ اجعل علیٰ کلّ جبل منھن جزأ ثمّ ادعھن معلوم ہوا کہ

موتی' منتشر الاجزاء بھی ہوتا ہے اور ان منتشر اجزاء سے روح کا تعلق بھی ہوتا ہے وگرنہ صرھن اور ادعھن کا کیا معنیٰ؟ اذا وضع المیت فی قبرہ لعن اللہ الیھود و النّصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد (او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام)۔ عن عمرو بن حزم قال رآنی النبی بقبور المدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور (مشکوۃ ص ۱۴۹)۔ مرّ النبیّ بقبرَین یُعذّبَان (بخاری ج ۱ ص ۱۸۲)۔ مرّ النبیّ بقبور المدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور (مشکوۃ ص ۱۴۹)۔ مذکورہ بالا تمام جگہوں پر قبر سے مراد زمینی قبر ہے جب کہ آپ قبر سے مراد علیین یا سجین لیتے ہیں اس کے لیے صرف ایک آیت یا حدیث پیش کریں۔ قبر کا معنیٰ بعض کتب میں عالم برزخ لکھا ہے لیکن یہ معنیٰ قبر کے مفہوم میں وسعت پیدا کرنے کے لیے ہیں جائے تدفین کو نکالنے کے لیے نہیں کیونکہ ان میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے نیز اس سے مراد یہ ہے کہ جن کو جلا کر ان کی راکھ اڑا دی جائے ان کی قبر عالم برزخ میں ہے اور جن کو دفن کیا جائے وہ قبر بھی عالم برزخ میں ہے پس مدفن عالم برزخ کا حصہ ہے عالم برزخ سے باہر نہیں۔

عالم کتنے ہیں؟ قرآن کی روشنی میں:

عالم تین قسم کے ہیں

(۱) عالم دنیا (۲) عالم برزخ (۳) عالم آخرت۔

(۱) عالم دنیا:۔ ولادت سے ورود موت تک۔ (۲) عالم برزخ:۔ حتیٰ اذا جاء احدَھم الموتُ (قال ربّ ارجعونِ لعلیّ اعمل صالحا فیما ترکت کلّا انھا کلمۃ ھو قائلھا و من ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون (پ ۱۸ مومنون آیت ۱۰۰) یعنی موت سے یوم مبعوث تک عالم برزخ ہے۔ (برزخ تین چیزوں کا

نام ہے۔مکان، زمان، حال۔مکان: قبر سے لے کر علیین، سجین تک۔زمان: موت سے لے کر قیامت تک۔ حال: میت راحت یا عذاب کی حالت میں ھو (الحاوی ج ۲ص ۳۲۷از علامہ سیوطی رحمہ اللہ) (۳) عالم آخرت:۔وقت مبعوث تا جنت و دوزخ۔

ان تینوں عالموں کے احکام واحوال مختلف ہیں۔ایک کو دوسرے پر قیاس نہیں کر سکتے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عالم دنیا میں فرمایا ربّ ارنی انظرا لیک مگر تاب دید نہ لا سکے حالانکہ جنت (عالم آخرت) میں سب مومنین کو دیدار ہوگا۔

تینوں عالموں کی موت وحیات میں فرق:

عالم دنیا میں موت وحیات دونوں ہیں۔عالم برزخ میں بھی موت وحیات دونوں ہیں۔البتہ عالم آخرت میں فقط حیات ہے۔موت نہیں ہے وہاں موت کو موت آجائے گی۔عالم دنیا میں حیات: ادخال الروح فی الجسد۔ عالم دنیا میں موت اخراج الروح عن الجسد

عالم برزخ میں حیات: تعلق الروح بالجسداو باجزاء الجسد جیسے ریموٹ سے بم دھماکہ۔موبائل۔خلائی سیارے وغیرہ۔

عالم برزخ کی موت کے متعلق دوقول ہیں:۔(۱) سوال وجواب کے وقت تعلق شدید ہوتا ہے بعد میں اتنا تعلق رہتا ہے کہ ثواب وعذاب کا احساس ہو سکے مگر پہلے کی نسبت یہ تعلق ضعیف ہوتا ہے یہی ضعف وہاں کی موت ہے (۲) دوسرا قول یہ ہے و نفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوت ومن فی الارض الّا من شاءاللہ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذاھم قیام ینظرون۔صعق ای مات (جلالین سورہ زمر پارہ۲۴ آیت نمبر ۶۸ رکوع ۴)

محل نزاع:

چار چیزیں جدا جدا ہیں جن کو مخلوط کر کے دھوکہ دیا جاتا ہے۔ (۱) موت الدنیویہ (۲) حیاۃ الروح (۳) جسد النبی ﷺ محفوظ فی الروضۃ المبارکۃ (۴) جسد النبی ﷺ حیات فی الروضۃ المبارکۃ۔ پہلی تین باتوں میں اتفاق ہے چوتھی بات میں اختلاف ہے۔

(۱) موت الدنیویہ:۔

دنیوی موت میں کوئی نزاع نہیں وہ بالاتفاق آپ پر واقع ہوئی اگر چہ عام مردوں اور انبیاءؑ کے وقوعِ موت میں فرق ہے۔ کہ انبیاء کو اختیار دیا جاتا ہے جبکہ عام مردوں کو اختیار نہیں دیا جاتا۔ لہٰذا درج ذیل آیات نہیں پڑھی جائیں گی کیونکہ ان میں دنیوی موت کا ذکر ہے۔ وما محمد الّا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ انک میت و انهم میتون۔ کلّ نفس ذائقة الموت۔ کلّ شئی فان۔ کلّ شئی هالک الّا وجهه۔ اَینما تکونوا یدرککم الموت۔ اموات غیر احیاء۔ الله یتوفّی الانفس حین موتها والّتی لم تمت فی منامها فیمسک الّتی قضٰی علیها الموت ویرسل الاخرٰی الی اجل مسمّٰی (یرسل الاخریٰ یہ مختلف قرآنی آیات اس بات کی بھی دلیل بنتی ہیں کہ روح اگر چہ جسم سے باہر ہے لیکن جسم کے ساتھ تعلق ہوتا ہے)

(۲) حیاۃ الروح:

روح کی زندگی پر بھی اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے۔

(۳) جسد النبی ﷺ محفوظ فی الروضۃ المبارکۃ:۔

نبی ﷺ کا جسدِ اطہر الآن کما کان محفوظ ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء (رواہ ابوداؤد)

(۴) جسد النبی ﷺ حیات فی الروضۃ المبارکۃ:۔

اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کے اجساد طیبہ اپنی قبور راضیہ میں زندہ ہیں جب کہ غیر مقلدین اور فرقہ مماتیہ کے نزدیک بے حس، بے جان، بے شعور، بے علم اور تمام کمالات حیاۃ سے خالی محض دھڑ پڑے ہیں (معاذ اللہ) ہم دلائل اس بات پر دیں گے کہ نبی پاک ﷺ اپنے روضہ اقدس میں اپنے اصلی دنیوی جسم کے ساتھ زندہ ہیں جبکہ غیر مقلدین اور مماتی اس بات پر دلائل دیں گے کہ روضہء اقدس میں آپ ﷺ کا جسد مبارک صفت حیات سے خالی ہے۔ لیکن وہ دنیوی موت والی آیات پڑھ کر فٹ کرتے ہیں حیاۃ قبر پر۔ یہ بہت بڑا دھوکہ ہے (فوراً گرفت کریں)

قبر والی حیاۃ کے مختلف نام:۔

ا: حیاۃ برزخی (کیونکہ برزخ کا معنی ہے پردہ اور وہ زندگی بھی پردے میں ہے) ۲: دنیوی زندگی (کیونکہ دنیوی جسم زندہ ہے) ۳: حیاۃ روحانی (کیونکہ قبر میں اولاً احوال و کیفیات کا ورود روح پر ہوتا ہے ثانیاً جسم پر جبکہ عالم دنیا میں اس کے برعکس ہوتا ہے) ۴: حیاۃ حسی (کیونکہ یہی دنیا والا حسی جسم زندہ ہے) ۵: حیاۃ معنویہ (کیونکہ وہ حیاۃ حواسِ ظاہرہ سے مخفی ہے اس کے مخفی ہونے کی وجہ سے اس کو معنویہ کہا جاتا ہے)

دلائل:

غیر مقلدین اور مماتیوں کے پاس اپنے اس مذکورہ دعویٰ کے متعلق ایک بھی دلیل نہیں۔ نہ قرآن سے نہ سنت سے نہ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور نہ ہی اکابر علماء دیوبند رحمہم اللہ سے۔ ان کا طریقہ استدلال یہ ہے کہ دعویٰ خاص کرتے ہیں اور دلیل مخلوط دیتے ہیں مثلاً یہ کہ دنیوی موت والی آیات پڑھ پڑھ کر فٹ کریں گے حیاۃ قبر پر۔ یہ ان کا بہت بڑا دھوکا ہے۔ لہٰذا پہلے محل نزاع خوب واضح کریں پھر دلیل

اس کے مطابق مانگیں۔ مثلاً ایسی دلیل پیش کریں جس میں اس قسم کا مضمون ہو عدم حیات النبی ﷺ فی الروضۃ المبارکہ پھران کا دعویٰ ثابت ہوگا۔

نوٹ:

اہلسنت والجماعت کے دلائل، قبر کی زندگی مصنفہ مولانا نور احمد تونسوی صاحب سے دیکھیں

اگر زیادہ تحقیق کرنی ہو تو یہ کتب بھی دیکھیں۔

نمبر۱: تسکین الصدور مصنفہ مولانا شیخ الحدیث سرفراز صفدر صاحب رحمہ اللہ

نمبر۲: سماع الموتی مصنفہ مولانا شیخ الحدیث سرفراز صفدر صاحب رحمہ اللہ نمبر۳: مقام حیات کلاں مصنفہ علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ۔

نمبر۴: رحمت کائنات مصنفہ مولانا زاہد الحسینی رحمہ اللہ نمبر۵: جز حیات الانبیاء مصنفہ امام بیہقی م۴۵۸ھ نمبر۶: حیاۃ الانبیاء مصنفہ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ م۷۵۶ھ

نمبر۷: انباء الاذکیاء فی حیات الانبیاء مصنفہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ م۹۱۱ھ

مدینے میں جو موجود ہے

ہے نظر میں جمال حبیب خدا
جن کی تصویر سینے میں موجود ہے
اور جس نے ہم کو کلام الٰہی دیا
وہ محمد ﷺ مدینے میں موجود ہے

پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کر صل علیٰ
جھوم کر یہ کہہ رہی ہے یہ باد صبا
کہ ایسی خوشبو چمن کے گلوں میں کہاں
جو نبی کے پسینے میں موجود ہے

چھوڑنا تیرا طیبہ گوارا نہیں
پوری دنیا میں ایسا نظارا نہیں
میں نے مانا کہ جنت بہت ہے حسیں
چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں

جنت میں سب کچھ ہے مدینہ نہیں
اور مدینہ میں جنت موجود ہے
ہے نظر میں جمال حبیب خدا
جن کی تصویر سینے میں موجود ہے

ہے نظر میں جمال حبیب خدا
جن کا روضہ مدینہ میں موجود ہے

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

محمد ﷺ کا روضہ

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ

محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے
بلندی پہ اپنا نصیب آ رہا ہے

فرشتوں یہ دے دو پیغام ان کو
خبر جا کے دے دو ان کو فرشتو

کہ خادم تمہارا سعید ﷺ آرہا ہے
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ
وفا تم نہ دیکھو گے ہرگز کسی میں

زمانہ وہ ایسا قریب آرہا ہے
حفاظت کرو اپنے ایمان و دین کی

زمانہ وہ ایسا عجیب آ رہا ہے
محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے

علماء حق کی قبور اور جسموں سے خوشبوؤں کا پھوٹنا

① ...... حضرت امام بخاری رحمہ اللہ (سمرقند بخارا)

② ...... حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ (لاہور)

③ ...... حضرت مولانا شیخ محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ (لاہور)

④ ...... امام اہلسنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ (گوجرانوالہ)

⑤ ...... حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ (ملتان)

⑥ ...... حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری رحمہ اللہ وکیل صحابہ رضی اللہ عنہم (خیر پور میرس)

⑦ ...... شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ (جامعہ مدنیہ جدید لاہور)

⑧ ...... حضرت مولانا محمد اصغر حسین رحمہ اللہ (دیوبندی) ...... (دیوبند انڈیا)

⑨ ...... حضرت مولانا سید نیاز احمد گیلانی رحمہ اللہ (تلمبہ)

⑩ ...... علامہ عبدالرشید غازی شہید رحمہ اللہ (نائب خطیب لال مسجد روجھان جمالی)

⑪ ...... شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمہ اللہ (خیر پور ٹامیوالی)

⑫ ...... حضرت مولانا سبحان محمود رحمہ اللہ (کراچی)

⑬ ...... حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ رائے پوری رحمہ اللہ (ساہیوال)

⑭ ...... حضرت مولانا محمد اسماعیل بصیر پوری رحمہ اللہ (بصیر پورہ)

⑮ ...... حضرت مولانا الطاف منہاس رحمہ اللہ (چکوال)

⑯ ...... حضرت مولانا ابراہیم چنوی رحمہ اللہ (میاں چنوں)

⑰ ...... حضرت مولانا محمد شریف کشمیری رحمہ اللہ (ملتان)

⑱ ...... حضرت مولانا سید امین شاہ صاحب رحمہ اللہ (مخدوم پور پہوڑا)

⑲ ...... حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمہ اللہ (سابق خطیب لال مسجد اسلام آباد)

۴۰……والدہ غازی عبدالرشید رحمہ اللہ (اسلام آباد)

۴۱……دیگر طلبہ وطالبات شہید رحمہ اللہ (جامعہ حفصہ رضی اللہ عنہا)……(اسلام آباد)

۴۲……حضرت مولانا عبدالغفور ندیم صاحب رحمہ اللہ (کراچی)

جب غلاموں کا یہ حال ہے تو خود حضور ﷺ کے روضہ اطہر کا کیا حال ہوگا؟

حضور اکرم ﷺ کی خوشبو مبارک

" ماذا علی من شم تربۃ احمد"

"ان لا یشم مدی الزمان غوالیا"

ترجمہ: کوئی حرج نہیں اس شخص کے لیے کہ جس نے احمد مصطفیٰ ﷺ کی قبر مبارک کی خوشبو کو سونگھ لیا ہے۔ اس بات میں کہ اگر وہ زمانے کی بہترین خوشبو کو نہ سونگھ سکا۔

بوئے حق بسر برگ صدق بگیسو غنچہ دیں بدستار کل شرع بآیتیں گلدستہ نبوت ورسالت بحبیب اور گلزار کردار بداماں حضرت محمد ﷺ نرگس چمن کی سرمئی آنکھ کا غمزہ جعد بنفشہ وزعفران کی زلف عنبرین کا صدقہ چنبیلی وگلاب جن کے عارض قرآن کا عکس اور تتلیاں اس حسن وخوشبو پر مر مٹنے کا انمٹ استعارہ وہ ذات اقدس امام کعبہ وبیت اللہ المقدس کی جن کی شمیم جاں کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے گلشن ازل کے پودے کا فوری ٹہنیوں پر پھول اٹھائے کھڑے ہیں اور ارباب علم وعرفان ان کی مستانہ خوشبو کے استقبال میں علوم ومعارف کو کوثر وتسنیم سے وضو کروا رہے ہیں۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کرنا چاہا تو حسب حکم حضرت جبریل علیہ السلام قبر اطہر والی جگہ سے سفید مٹی لائے جس کو آب تسنیم سے گوندھا گیا اور بہشتی نہروں میں ڈبویا گیا، آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جو عجائبات دیکھے ان میں یہ بھی دیکھا کہ ولادت کے روز آپ کو چاندی کے برتن میں بھری ہوئی کستوری سے سات مرتبہ غسل دیکر ایسے حریری کپڑے میں لپیٹا گیا جس میں مشک اذفر کے دھاگے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کوئی مشک عنبر اور کوئی خوشبودار چیز آپ ﷺ سے زیادہ خوشبو دار نہیں دیکھی، لوگ چاندی کے موتیوں کی طرح چمکنے والے پسینہ مبارک کو جمع کرلیا کرتے تھے، ایک بار دوران استراحت عرق

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

نبوت کے موتی سراپائے رسالت سے ڈھلک رہے تھے، اور حضرت ام سلیم ؓ شیشی میں محفوظ کر رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا تو بولیں ہم اس کو عطر میں ملائیں گی، کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہے، مدینہ طیبہ میں ایک گھرانے کے پاس پسینہ مبارک تھا وہ جب بھی استعمال کرتے شہر میں خوشبو پھیل جاتی، وہ گھر بیت المطیبین سے مشہور ہوگیا تھا، جب شراب حرام ہوئی تو بعض نے غسل بھی کیا اور حضرت ام سلیم ؓ سے آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے عطر لیکر لگائی، آپ ﷺ جس سے مصافحہ کرتے وہ شخص سارا دن معطر رہتا جس بچہ کے سر پر دست اقدس پھیر دیتے وہ عطر بیزی میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہو جاتا، حضرت جابر بن سمرہ ؓ کے منہ پر آپ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو انہیں یوں محسوس ہوا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک عطار کی عطر دان سے نکلے ہیں، ایک بار آپ ﷺ نے زمزم کے برتن میں لعاب مبارک ڈالا تو پورا برتن کستوری کی طرح مہکنے لگا، حضرت جابر ؓ نے ایک دفعہ مہر نبوت کو منہ میں لیا تو اس سے خوشبو پھوٹ رہی تھی، آپ ﷺ نے عقبہ ؓ کی کمر پر ہاتھ مبارک دم کر کے پھیرا تو ان سے اتنی خوشبو آتی تھی کہ ان کی چار بیبیاں نہایت تیز عطر لگاتی تھیں، مگر حضرت عقبہ ؓ کی مہک ان پر غالب رہتی تھی، حضرت انس ؓ کو آپ ﷺ نے برکت کی دعا دی، ان کا ایک باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا، اور اس میں ریحان نامی ایک بوٹی تھی جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی، شب معراج میں آپ ﷺ کی خوشبو دلہنوں سے تیز تر تھی، آپ ﷺ نے نہر کوثر میں بہتی ہوئی مشک اذفر میں دست اقدس ڈالا تھا، مجسم خوشبو ہونے کے باوجود بکثرت عطر استعمال فرماتے اس لیے کہ آپ ﷺ کی ہم جنس تھی نیز مسلمانوں اور فرشتوں سے ملاقات اور نزول قرآن کی خاطر مبالغہ بھی مقصود تھا، آپ ﷺ کا فرمان تھا کہ جس کو ریحان دی جائے تو واپس نہ کرے، اس لیے کہ اس کی اصل جنت سے نکلی ہے، اس باب میں ذوق مبارک عجیب تھا، فرماتے

کہ مردوں کی عطر ایسی ہونی چاہئے کہ خوشبو پھیلے اور رنگ نظر نہ آئے اور عورتوں کی ایسی کہ خوشبو نہ پھیلے اور رنگ نظر آئے، اپنے نواسوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو چومتے ان کی خوشبو سونگھتے اور فرماتے کہ یہ میری جنت کے پھول ہیں، ذکر کے حلقوں کی نسبت ارشاد تھا کہ جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ کھالیا کرو، آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو نہایت پاک وصاف جنا، ڈھونڈ نے والے نکہتوں سے جان لیتے تھے کہ آپ ﷺ اس جانب تشریف لے گئے ہیں، جب عالم بالا کا سفر شروع ہوا تو خوشبوؤں کے نواس قافلے بہشت بریں کے پتے دینے لگے، فکر آخرت کی کونپلوں سے بقائے مولیٰ کے غنچے چٹکنے لگے اور مبارک لبوں سے رفاقت اعلیٰ کے پیازی پھول جھڑنے لگے، وصال شریف کے وقت اور بعد ازاں خوشبوؤں کے انوکھے کارواں احساس امت کی تعزیت کرتے رہے، آپ ﷺ کی نور نظر لخت جگر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے تربت مبارک کی مٹی سونگھ کر فرمایا تھا، جس نے محمد ﷺ کی خاک (مزار) سونگھ لی ہے اسے چاہیے کہ عمر بھر کوئی خوشبو نہ سونگھے، جب کہ آپ ﷺ کا ارشاد تھا کہ "جو حصہ میرے منبر اور قبر (شریف) کے درمیان ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے" حقیقت یہ ہے کہ تمام خوبیوں اور خوشبوؤں کا پہلا اور آخری مرکز یہی ہے۔ (اللهم صل و سلم علیه)۔

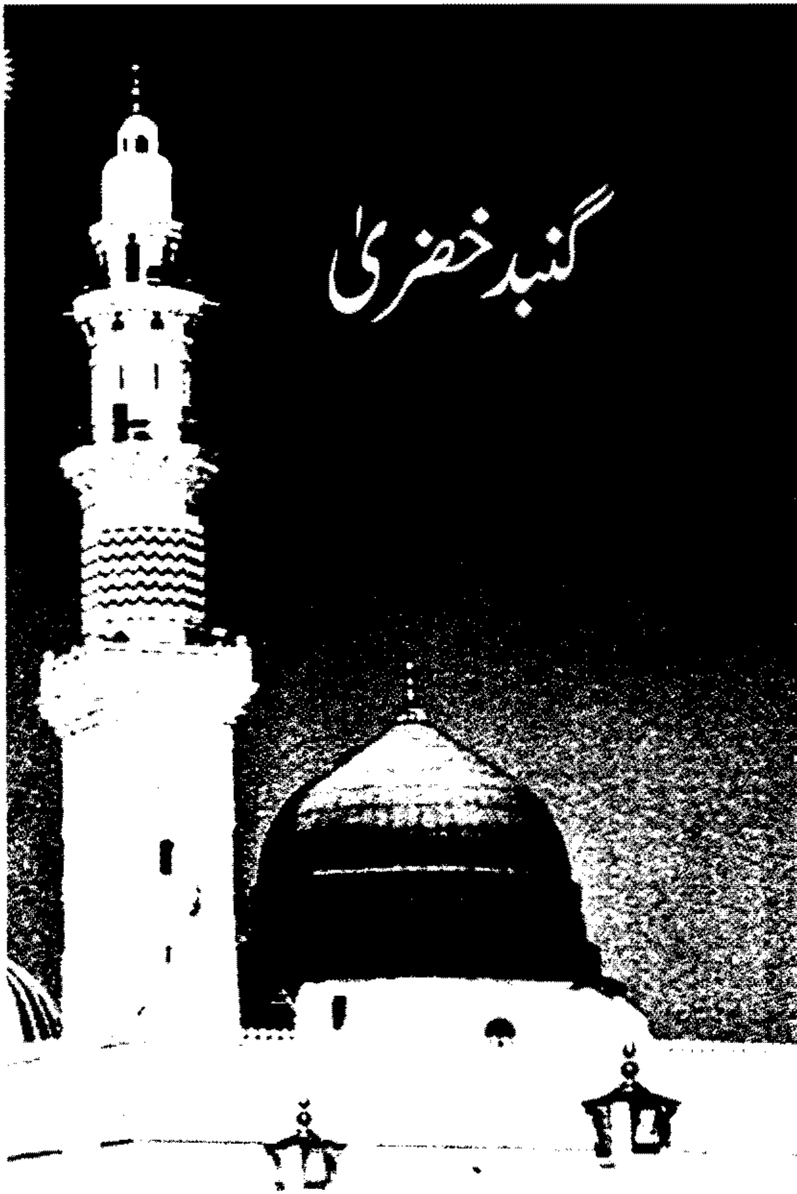
گنبد خضریٰ

درود شریف کی برکت سے قبر سے خوشبو کا آنا

ان اللہ وملئکته یصلون علی النبی یا ایھاالذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجا کرو،اور خوب سلام بھیجا کرو۔(القرآن)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ القول البدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھیں اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے۔اس لیے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی سید البشر ﷺ پر مشتمل ہے اسی جگہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین اور اس کے پاک رسول اقدس ﷺ کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرلے گویا وہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کررہا ہے۔

بعض رسائل میں عبیداللہ بن عمر قواریری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مرگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔کہا مجھے بخش دیا۔میں نے سبب پوچھا۔ کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول ﷺ کا کتاب میں لکھتا تو ساتھ درود شریف بھی لکھ دیتا اس کے بدلہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ کو کچھ ایسا دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر اس کا گمان گزرا۔(گلشن جنت)

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے کہ پانی کیسے نکالا جائے اور وضو کیا جائے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک ابل آیا۔ مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی۔ اس نے کہا یہ درود شریف کی برکت ہے۔ جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات لکھی۔ شیخ زروق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

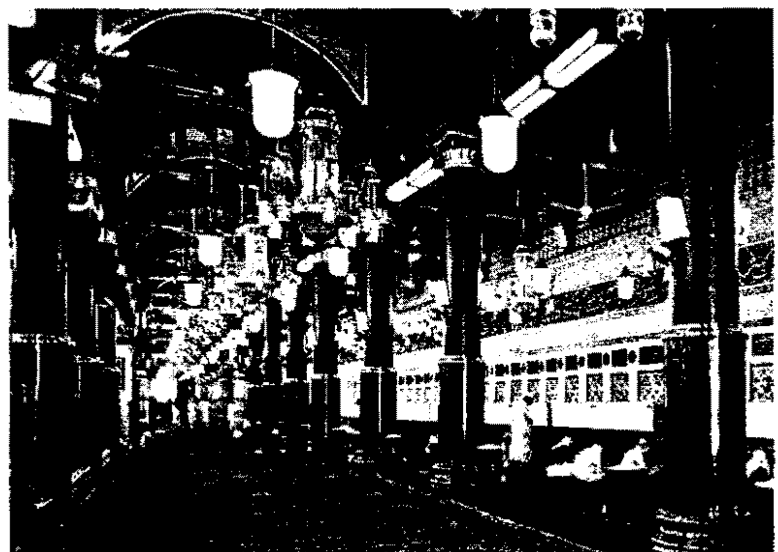

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبان

چالیس صحابہؓ وحی اور خطوط لکھا کرتے تھے چند کے نام درج ذیل ہیں

حضرت ابوبکرؓ ۱۳ھ

حضرت عمرؓ ۲۳ھ

عبداللہ بن ابی سرحؓ

حضرت حنظلہ ابن الربیعؓ

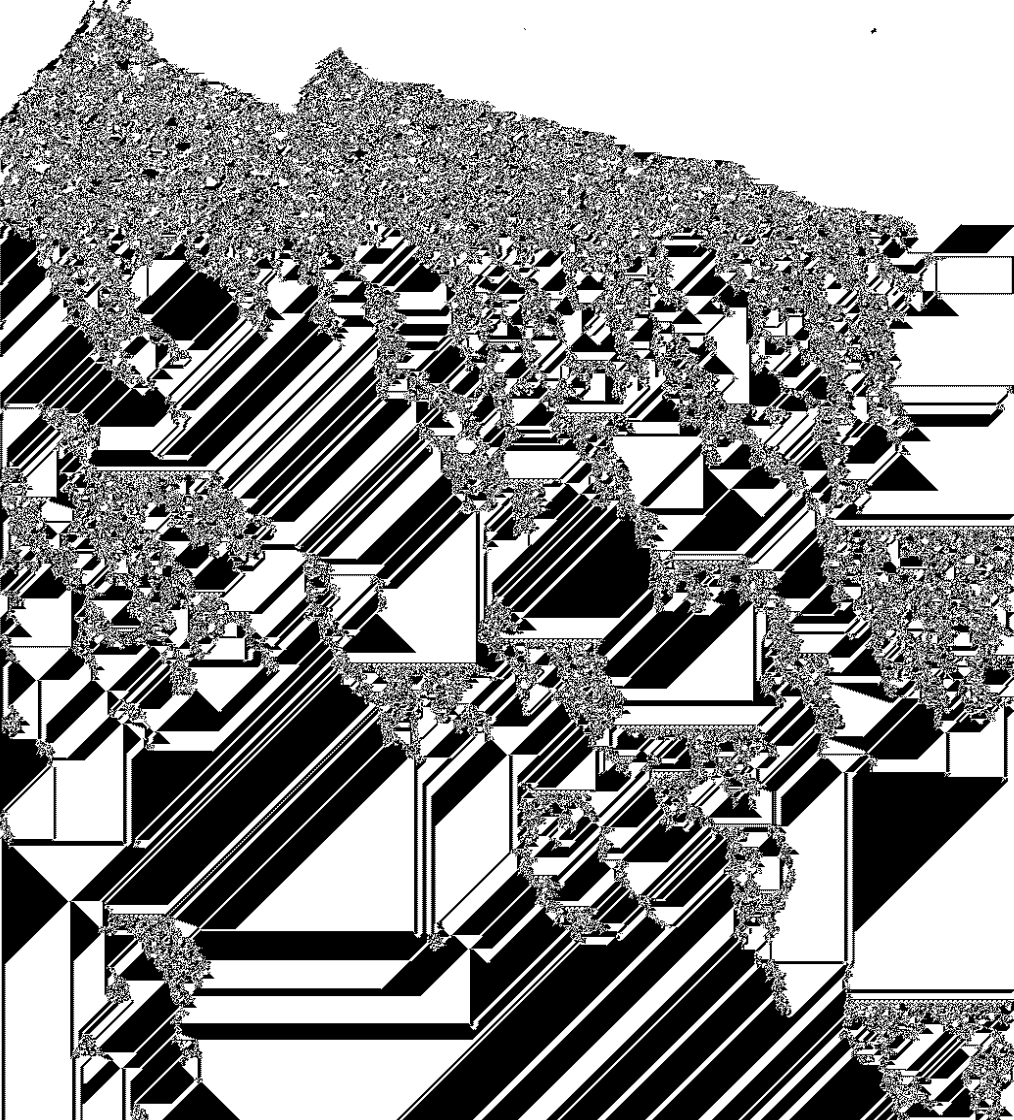

رئیس حمدان کے نام

قبیلہ لخم کے نام

بنی البکا کے نام

بنی عقیل کے نام

قبیلہ بارق کے نام

شہان حمیر کے نام

بنی جرمز کے نام

فردہ گورنر معان کے نام

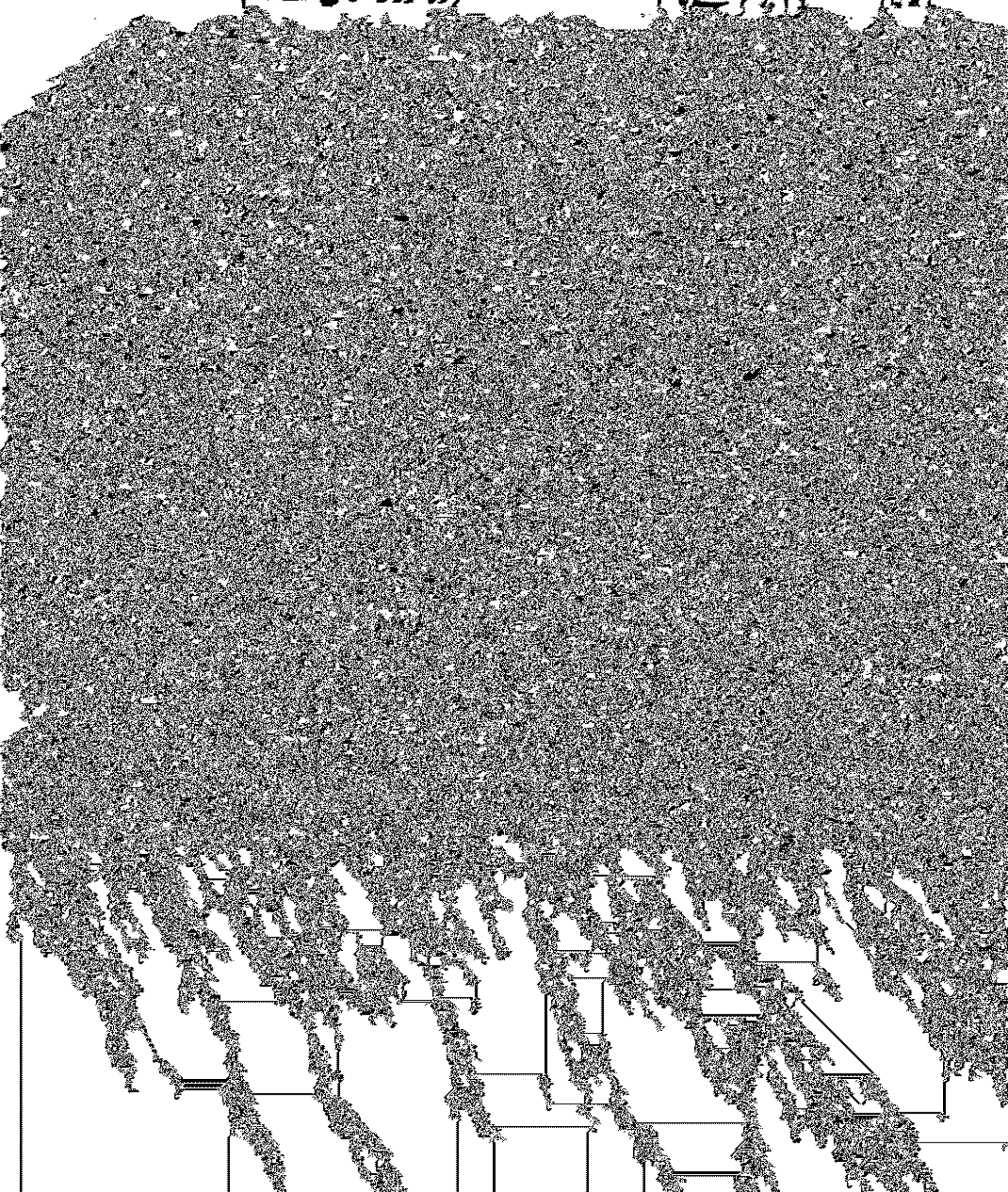

وہ جگہیں جہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور بعد میں وہاں مسجد تعمیر ہوئی

1 مسجد نبوی
2 مسجد قباء
3 مسجد سعد بن خثیمہ
4 مسجد جمعہ
5 مسجد عتبان بن مالک
6 مسجد بنی انیف
7 مسجد عصبہ
8 مسجد بنو ظفر
9 مسجد اجابہ
10 مسجد سجدہ ابوذرؓ
11 مسجد قبلتین
12 مسجد سبق
13 مسجد عمامہ
14 مسجد مصلی
15 مسجد ابوبکر صدیقؓ
16 مسجد علیؓ
17 مسجد عمرؓ
18 مسجد سقیا
19 مسجد بنی دینار
20 مسجد منارتین
21 مسجد شجرہ
22 مسجد مشربہ ام ابراہیم
23 مسجد شیخین
24 مسجد فسخ
25 مسجد بنی حارثہ (مسجد مستراح)
26 مسجد رایہ
27 مساجد فتح (یہ سات مسجدیں ہیں)
28 مسجد سلمان فارسیؓ
29 مسجد فتح
30 مسجد فضیخ
31 مسجد بنی سقریضہ
32 مسجد خیف

سالار اعظم ﷺ کی زرہیں

ذات الفضول	ذات الحواشی	السعدیہ	ذات الوشاح
البتراء	فصہ	الخریق	

تلواریں			ترکش	خودیں
الماثور	ذوالفقار	القلعی	الکافور	الوشح
العضب	الصمصام	البتیار	الجمع	ذوالسبوع
المخدم				

وفود

اہل مغازی نے جن وفود کا تذکرہ کیا ہے ان کی تعداد ستر سے زیادہ ہے چند کے نام ملاحظہ فرمائیں

وفد عبدالقیس	وفد تجیب	وفد دوس	وفد ہمدان
وفد صداء	وفد محارب	وفد غدرہ	وفد نجران
وفد بلی	وفد غسان	وفد ثقیف	وفد بہراء
وفد خولان	وفد بنی فزارہ	وفد بنی حنیفہ	

ڈھالیں	جنگی نیزے	کمانیں
الزلوق	المثوی	الزوراء
العتق	المثنی	الروحاء
الموجز	الجعه	الصفراء
الزقن	البیضاء	البیضاء
	غنزہ	الکتوم
		الشداد

احادیث کی مشہور کتب

صحیح بخاری	شرح معانی الآثار	صحیح ابوعوانہ
صحیح مسلم	موطا امام محمد	مسند حمیدی
سنن ابی داؤد	مسند احمد	الترغیب والترہیب
سنن نسائی	مسند ابی یعلی	مشکوٰۃ شریف
جامع الترمذی	مصنف عبدالرزاق	سنن کبریٰ بیہقی
سنن ابن ماجہ	مصنف ابن ابی شیبہ	کنز العمال
موطا امام مالک	مسند امام اعظم	مستدرک حاکم

اعمال قبیحہ

(جن کا مادہ تک بھی آپ ﷺ میں نہیں تھا)

جھوٹ	وعدہ خلافی	خیانت اور بددیانتی	غداری اور دغابازی
بہتان	چغل خوری	غیبت اور بدگوئی	دورخاپن
بدگمانی	رشوت	مداحی اور خوشامد	حرص وطمع
	چوری	ناپ تول میں کمی	شراب خوری
بے ایمانی	فخر وغرور	بخل	غیظ وغضب
سودخوری	ظلم وستم	ریاکاری	خودبینی وخودنمائی
بغض وکینہ	جدل	فحش گوئی	فضول خرچی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات بے شمار ہیں چند کے نام ملاحظہ فرمائیں

قرآن مجید	گونگے کا بولنا
شق القمر	حضرت علیؓ کی آنکھ کا اچھا ہونا
معراج	مشکیزے سے پانی کا ابلنا
ستون کا رونا	اندھے کا اچھا ہونا
پتھروں سے سلام کی آواز	کلی سے پانی کا بڑھ جانا
کھانوں سے تسبیح کی آواز	آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لعاب دھن سے صدیق اکبرؓ کی ایڑی کا ٹھیک ہونا
بے دودھ کی بکری کا دودھ دینا	درختوں اور پہاڑوں سے سلام کی آواز
جنوں کا اسلام لانا	زمین کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضلہ مبارک کو نگل جانا
غلبۂ روم کی پیشن گوئی	انگلیاں مبارک سے چشمے کا جاری ہونا
مردوں کا زندہ ہونا	چند آدمیوں کا کھانا پوری جماعت کو پورا ہونا
ایک پیالا دودھ سے پوری جماعت کا سیر ہونا	

اعمال حسنہ

صدق	عفت و پاک دامنی	استغناء	اعتدال و میانہ روی
شرم و حیاء	رحم و کرم	دیانت داری و امانت	استقامت
عفو و درگزر	عدل و انصاف	عہد کی پابندی	خودداری یا عزت نفس
احسان	حلم اور بردباری	رفق و لطف	حق گوئی
خوش کلامی	تواضع و خاکساری	ایثار	شجاعت و بہادری
			سخاوت

نوٹ: علاوہ ازیں حضورﷺ نے 56 سرایا بھیجے ان غزوات وسرایا میں کل 1018 آدمی مارے گئے 259 مسلمان شہید ہوئے اور 759 کافر ہلاک ہوئے صرف ایک مسلمان قید میں گئے 2564 کافر قیدی بنائے گئے زخمیوں کی صحیح تعداد جانبین سے معلوم نہیں ہے) نبی پاکﷺ کی ختم نبوت کی خاطر لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں 1200 سو صحابہ شہید ہوئے جبکہ 27000 مرتدین کو واصل جہنم کیا گیا۔

حیات طیبہ ﷺ پر اجمالی نظر

	عمر مبارک
حضرت حلیمہ کے ہاں قیام اور واپسی	6سال
مدینہ کا سفر اور والدہ کی وفات	6سال
عبدالمطلب کی وفات	8سال 2ماہ 10دن
شام کا پہلا تجارتی سفر	12سال 2ماہ
حرب فجار میں شرکت	15سال 7ماہ
حلف الفضول میں شرکت	15سال 8ماہ
شام کا دوسرا تجارتی سفر	25سال
سیدہ خدیجہؓ سے نکاح	25سال 2ماہ 10دن
سیدنا قاسمؓ بن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش	28سال
سیدہ زینبؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی پیدائش	30سال
سیدہ رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی پیدائش	33سال
سیدہ ام کلثومؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی پیدائش	34سال
تعمیر کعبہ میں آپ کا فیصل ہونا	35سال
سیدہ فاطمہ الزہراؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی پیدائش	35سال
غار حرا کے شب و روز	40سال 1دن
آغاز نزول قرآن کریم و بعثت و نبوت	40سال 6ماہ 10دن
آغاز تبلیغ	43سال 6ماہ
شعب ابی طالب میں محصوری	46سال
حضرت خدیجہؓ اور ابوطالب کی وفات	49سال
ام المومنین سیدہ سودہؓ سے نکاح	49سال

سالار اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غزوات

نمبر شمار	نام غزوہ	تاریخ	لشکر تعداد مسلمان	تعداد شہداء	تعداد لشکر کفار	قیدی/مقتول
1	ودان یا ابواء	صفر ۲ھ	70	=	=	=
2	بواط	ربیع الاول ۲ھ	200	=	100	=
3	سفوان یا بدر اولیٰ	ربیع الاول ۲ھ	70	=	=	=
4	ذوالعشیرہ	۲ جمادالآخر ۲ھ	120	=	=	=
5	صفوان	۲ھ	=	=	=	=
6	بدرالکبریٰ	رمضان ۲ھ	313	14	1000	70 قیدی 70 مقتول
7	بنوقینقاع	۲ھ	=	=	=	=
8	السویق	ذی الحجہ ۲ھ	200	2	200 سوار	=
9	قرقرۃ الکدر یا بنوسلیم	محرم ۲ھ	200	=	=	ایک قیدی
10	ذی امر یا غطفان	ربیع الاول ۳ھ	450	=	=	=
11	احد	۷ شوال ۳ھ	650 پیادہ	40 زخمی 70 شہید	2800 پیادہ 200 سوار	30 مقتول
12	حمراء الاسد	۸ شوال ۳ھ	540	=	2970	=
13	بنونضیر	ربیع الاول ۴ھ	=	=	=	شہر بدر کیے گئے
14	بدرالاخریٰ	ذی قعدہ ۴ھ	500 پیادہ 10 سوار	=	2000 پیادہ 50 سوار	=
15	دومۃ الجندل	ربیع الاول ۵ھ	1000	=	=	=
16	بنومصطلق یا مریسیع	۵ شعبان ۵ھ	=	1	=	190 قیدی 10 مقتول
17	خندق یا احزاب	شوال ذی قعدہ ۵ھ	3000	6	10000	10 مقتول
18	بنی لحیان	ربیع الاول ۶ھ	200	=	=	=
19	ذی قردہ یا غابہ	ربیع الاول ۶ھ	500	3 شہید 1 عورت زخمی	=	1 مقتول
20	حدیبیہ	ذی قعدہ ۶ھ	1400	=	=	=
21	خیبر	محرم ۷ھ	1400 مرد 20 عورتیں	18 شہید 50 زخمی	10000	93 مقتول
22	وادی القریٰ	محرم ۷ھ	1382	1	=	11 مقتول
23	ذات الرقاع	محرم ۷ھ	400	=	=	دشمن منتشر ہوگئے
24	فتح مکہ	رمضان ۸ھ	10000	2	=	12 مقتول
25	حنین یا اوطاس	شوال ۸ھ	12000	2	=	6000 قید 71 مقتول
26	طائف	شوال ۸ھ	12000	13	=	زخمی بہت ہوئے
27	تبوک	رجب ۹ھ	30000	=	=	=

ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے نکاح	49سال
سفر طائف تبلیغ کیلئے	49سال
مدینہ میں اسلام کا آغاز	50سال
سفر معراج	50سال
فرضیت نماز	50سال4ماہ19دن
ہجرت مدینہ کا سفر	52سال11ماہ19دن
مسجد نبوی کی تاسیس اور ابتدائے اذان	53سال1ماہ
روزوں کی فرضیت	54سال5ماہ22دن
نکاح فاطمہ حضرت علی سے	54سال
ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت فاروق اعظمؓ سے نکاح	55سال6ماہ28دن
ام المؤمنین حضرت زینب سے نکاح اور قنوت نازلہ	55سال7ماہ10دن
حرمت شراب کا قطعی حکم	56سال
نزول حجاب/ لعان وظہار/ تیمم	57سال7ماہ23دن
سلاطین کو دعوت اسلام	58سال8ماہ
ام المؤمنین حضرت صفیہؓ سے نکاح	58سال
سیدنا ابراہیمؓ بن رسول اللہ ﷺ کی پیدائش	61سال
جزیہ لینا کا حکم	61سال
مسجد ضرار جو جلا دی گئی	61سال6ماہ
فرضیت حج	61سال9ماہ
سود کی حرمت، واقعہ ایلاء	60سال
آغاز مرض	62سال11ماہ21دن
انتقال پُر ملال	63سال4دن

لباس نبوی ﷺ

آپ کا لباس انتہائی سادہ اور معمولی ہوتا تھا۔ فقرانہ اور درویشانہ زندگی تھی عام لباس آپ کا تہبند چادر کرتہ جبہ اور کمبل تھا جس میں پیوند لگا ہوتا تھا۔

چادر: یمنی چادر جس پر سبز اور سرخ خطوط ہوں آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھی جو برد یمانی کے نام سے مشہور تھی۔ ٹوپی: سر سے چمٹی ہوتی تھی۔

عمامہ: آپ ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی کا التزام رکھتے تھے سفید سیاہ اور دیگر رنگ کے عمامے استعمال فرماتے تھے۔

پاجامہ: حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے منیٰ کے بازار میں پاجامہ بکتا ہوا دیکھا۔ دیکھ کر اسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس میں بہ نسبت ازار کے پردہ زیادہ ہے۔ اور اس کو خرید فرمایا لیکن استعمال کرنا ثابت نہیں۔

قمیص: پیراہن آپ ﷺ کو بہت محبوب تھا سینہ پر اس کا گریبان تھا کبھی کبھی اس کی گھنڈیاں ہوتی تھیں۔

لنگی: آپ ﷺ کے تمام کپڑے ٹخنوں سے اوپر رہتے تھے بالخصوص آپ ﷺ کا تہبند آدھی پنڈلی تک ہوتا تھا۔

گدا: آپ ﷺ کا گدا ایک چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی اور بسا اوقات حضور ﷺ ایک بوریئے پر سویا کرتے تھے۔ حصیر (بوریا) آپ ﷺ کا بستر تھا۔

انگوٹھی: دست مبارک میں چاندی کی انگوٹھی بھی استعمال فرماتے تھے اس میں تین سطروں میں اوپر نیچے محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا۔

نعلین مبارک: چپل کے طرز کے ہوتے تھے جس میں نیچے صرف ایک تلا ہوتا تھا اور اوپر دو تسمے لگے ہوتے تھے جن میں انگلیاں ڈال لیتے تھے۔ (زرقانی ص45ج5)

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

سوال وجواب کی مجلس

سوال انکٔ میت وانهم میتون کا کیا مطلب ہے؟

جواب انکٔ میت میں وعدۂ موت کا ذکر ہے اور یہ وعدۂ موت برحق ہے۔ اور خطبہ صدیقی من کان یعبد محمدا مقدمات میں وقوع موت کا ذکر ہے اور یہ وقوع موت بھی برحق ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا آپ ﷺ کی ذات اقدس پر موت کا وقوع ہوا لیکن وقوع موت کے بعد جسد اطہر کو روح مبارک کے تعلق کے ساتھ اپنے روضہ اطہر میں حیات حاصل ہے اسی تعلق کی وجہ سے آپ ﷺ روضہ اطہر پر سلام پیش کرنے والوں کو جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

سوال انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

جواب یہاں کفار کو مُردوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور وجہ شبہ کی مشبہ اور مشبہ بہ کے درمیان مشترک ہوتی ہے اور وہ عدم سماع نہیں ہے بلکہ سماع نافع سماع قبول ہے یعنی یہاں پر موتی سے مراد کفار ہیں اور اس پر قرینہ اذا ولوا مدبرین وما انت بمسمع من فی القبور میں من فی القبور سے مراد کفار ہیں اور اس پر قرینہ ان انت الا نذیر ہے۔

سوال وھوالذی احیاکم ثم یمیتکم ثم یحیکم ثم الیہ ترجعون اس آیت میں دو حیاتوں کا ذکر ہے اب اگر حیات فی القبر مان لیں تو تین حیاتیں ثابت ہو جائیں گی۔

جواب قبر کی حیات یہ مستقل الگ حیات نہیں ہے بلکہ آخرت کی حیات کا مقدمہ ہے جیسے ماں کے پیٹ میں بچے کی حیات دُنیا کی حیات کا مقدمہ ہوتی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

ثم یحییکم میں حیات سے مراد حیات فی القبر ہے اور اس میں قرینہ ثم الیہ ترجعون ہے کیونکہ ثم تراخی کیلئے آتا ہے۔

سوال یزید کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب وہ فاسق فاجر تھا کیوں کہ کربلا کا واقعہ اُس کے دورِ حکومت میں پیش آیا ہے اور جو لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کے شہید کرنے میں شریک ہوئے اُن سے کوئی انتقام بھی نہیں لیا تو معلوم ہوا جو کچھ ہوا اُس کے اشارے پر ہوا اور یہ فاسق فاجر ہونے والا عقیدہ یہ بھی یزید کے بارے میں اعتدال والا عقیدہ ہے کیونکہ اگر اُس کو فاسق فاجر تسلیم نہ کریں تو خلیفہ عادل تسلیم کرنا پڑے گا اور خلیفہ عادل کے خلاف خروج بغاوت ہوتا ہے اور باغی شہید نہیں ہوسکتا لہٰذا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا انکار کرنا پڑے گا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ یزید فاسق فاجر تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا اُسکے خلاف خروج برحق تھا باقی یزید کے فسق و فجور کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک ذرے کا فرق لازم نہیں آتا وہ صحابی رسول ﷺ ہیں کاتب وحی ہے، ہدایت کے آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے ہیں اور یزید تو تابعی بھی نہیں ہے کیونکہ تابعی کی تعریف یہ ہے من تبعہم باحسان (جو اخلاص کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی پیروی کرے۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب اس کو خلیفہ مقرر کیا تھا اُس وقت اُن کے سامنے یزید کے فسق و فجور کے وہ حالات نہیں تھے جو بعد میں پیش آئے اور عالم الغیب اللہ کی ذات ہے۔

الغرض: ہم حسینی ہیں یزیدی نہیں ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شیعوں کے نہیں وہ سنیوں کے امام ہیں کیونکہ حسینی وہ ہے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی راہ پر چلے اور اُن کی راہ پر چلنے والے سنی ہیں نہ کہ کوئی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نواسہ رسول ﷺ ہیں اللہ پاک کے

پیارے حبیب ﷺ کو حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پیارے نواسوں سے بڑی محبت تھی۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کی محبت ہمارے ایمان کا مرکز ہے۔ اور مزید تفصیل کہ لیے ملاحظہ ہو کتاب سیدنا علی رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ تلخیص حضرت اقدس حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

سوال خلافت راشدہ حق چار یار سے کیا مراد ہے؟ اس نعرے کا کیا مطلب ہے؟ حالانکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم برحق ہیں۔

جواب اس کا مطلب یہ ہے کہ خلافت راشدہ موعودہ جس کا قرآن پاک کے اندر وعد اللہ الذین آمنو منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض وعدہ کیا گیا ہے اُس کے مستحق چار یار ہیں یعنی

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

اور یہ وعدہ مہاجرین صحابہ کرام کے ساتھ خاص ہے اور مہاجرین صحابہ کرام خلفائے راشدین میں سے چار ہیں اور خلافت راشدہ موعودہ کا زمانہ تیس سال ہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی چھ ماہ کی خلافت اِسی خلافتِ راشدہ کی تکمیل کے لیے تھی بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرما لی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خلافت راشدہ خلافت راشدہ عادلہ تھی (یعنی رشد و ہدایت اور عدل و انصاف سے بھری ہوئی) نہ کہ خلافت راشدہ موعودہ کیونکہ وہ مہاجر صحابہ کے ساتھ خاص ہے اور یہ حضرات مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے نہیں ہیں۔

سوال میرا ذہن کمزور ہے میں کیا کروں؟

جواب ذہن کمزور ہو لیکن طلب میں کمزوری نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فیصلے

طلب، محنت اور کوشش پر ہیں نہ کہ ذہانت پر مزید قوت حافظہ کے لیے ہر نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر (یَاقَوِیُّ) گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

سوال عبادت اور پڑھائی میں دل نہیں لگتا میں کیا کروں؟

جواب حضرت مفتی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ''دل لگی مقصود نہیں ہے دل لگانا مقصود ہے'' طبیعت چاہے یا نہ چاہے بس اپنے آپ کو چمٹائے رکھو لگائے رکھو'' حضرت مولانا عمر پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ میرا نماز میں دل نہیں لگتا حضرت فرمانے لگے نماز دل لگی کہ لیے تھوڑی پڑھی جاتی ہے نماز تو اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کے لیے پڑھی جاتی ہے چاہے دل لگے یا نہ لگے۔

سوال نماز میں خیالات اور وساوس بہت آتے ہیں ان کا کیا علاج ہے؟

جواب غیر اختیاری طور پر نماز میں وساوس کا آنا اِس سے نماز کے خشوع اور مرتبے میں کوئی فرق نہیں پڑتا خشوع کہتے ہیں توجہ سے نماز پڑھنا اور خضوع کہتے ہیں نماز میں عجز و انکساری کا اظہار کرنا حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کی نماز میں کبھی غیر کا خیال اور وسوسہ نہ آئے تو مجھے خطرہ ہے کہیں اُس کی نماز اسے عجب میں نہ ڈال دے خود پسندی میں نہ ڈال دے، کہ میری نماز تو ایسی ہے کہ اس میں کسی غیر کا خیال اور وسوسہ تک نہیں آتا اور یہ خطرے کی چیز ہے اِس لیئے نماز میں جو جھٹکے لگتے رہتے ہیں یہ بھی ہماری اصطلاح کے لیے ہے پھر نماز میں خشوع دھیان پیدا کرنے کے چند طریقے ہیں۔

۱۔ قرآن پاک کے الفاظ کا تصور کرلے یعنی قرآن پاک کے الفاظ کو کچے حافظ کی طرح سوچ سوچ کر پڑھے جیسے ہمارے حضرت مولانا اجمل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تم ہر چیز میں ٹرینڈ ہو لیکن نماز میں اَن ٹرینڈ ہو۔

۲۔ قرآن پاک کے معنی کا تصور کرلے (اگر معنی جانتا ہو)۔

۳۔ اللہ پاک کی ذات کا تصور کرلے جو اُن کے شایانِ شان ہے۔

۴۔ اللہ پاک کی صفات کو سوچ لے کہ وہ کریم ہیں، رحیم ہیں، جبار ہیں، قہار ہیں۔

۵۔ یہ سوچ لے کہ میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ رہا ہوں۔

سوال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں وساوس بہت آتے ہیں۔

جواب وساوس کا آنا ذکر اللہ کے قبول ہونے کی نشانی ہے اور عقائد کے بارے میں وساوس کا آنا ایمان کی نشانی ہے کیونکہ چور وہیں حملہ کرتا ہے جہاں کچھ ہو، اور وساوس کا علاج عدمِ التفات ہے یعنی اُن کی طرف توجہ نہ دے اور اُنکو دور کرنے کی بھی کوشش نہ کرے بلکہ اپنے آپ کو کسی جائز کام میں مصروف کرلے تاکہ توجہ بدل جائے اور اگر عقیدے کے بارے میں غلط وساوس آئیں تو زبان سے آمنت باللہ ورسلہ پڑھ لیا کرے۔

سوال اللہ پاک کی بارگاہ سے سلام آئے تو جواب میں کیا کہنا چاہئے؟

جواب التحیات للہ والصلوۃ والطیبات

سوال حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس کی طرف سے سلام آئے تو سلام کا جواب کس طرح دیں؟

جواب علیکم وعلیہم السلام صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

اور اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خوب دُرود شریف پڑھے۔

سوال جب بھی کوئی نیک عمل کرتا ہوں تو شروع میں نیت اچھی ہوتی ہے بعد میں ریا کا خیال آجاتا ہے۔

جواب جب بھی کوئی نیک عمل شروع کریں ایک مرتبہ اپنے دل پر دھیان دے کے یہ

نیت کرلیں کہ یا اللہ یہ نیک عمل تجھے خوش کرنے کے لئے کر رہا ہوں پھر ہزار بار بھی غیر کا خیال اور وسوسہ آئے تو اُس کی پرواہ نہ کرے بلکہ اپنے نیک کام میں لگا رہے۔ یہ ریا نہیں بلکہ وسوسہ ریا ہے یہ نیک عمل کو چھوڑوانے کے لیے شیطان کا دھوکہ ہے۔

سوال میں خود تو غیبت سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں اگر کوئی مجلس میں غیبت شروع کردے تو کیا کروں؟

جواب اگر خاموش کروا سکتے ہیں تو خاموش کروادیں یا مجلس سے الگ ہوجائیں اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو آہستہ سے ذکر اللہ میں مشغول ہوجائیں اُن کی بات کی طرف توجہ نہ دیں۔

سوال بعض ساتھی پڑھنے پڑھانے میں آگے بڑھ جاتے ہیں تو اُن کے بارے میں دل میں حسد اور جلن پیدا ہوتی ہے تو کیا کروں؟

جواب نام لے کر اُن کے حق میں دُعائے خیر کریں کہ یا اللہ اِن کے کام میں خوب برکت عطا فرما اگر آپ کی دُعا اُن کے حق میں قبول ہوگئی تو کام وہ کرے گا ثواب آپ کو ملے گا اور اگر دُعا کرنے کے باوجود پھر بھی دل میں جلن وچبھن محسوس ہو تو غیر اختیاری ہے اور وہ معاف ہے۔

سوال حب دُنیا کا کیا مطلب ہے؟

جواب حب دُنیا خدا کی یاد سے غافل ہونے کا نام ہے اور غفلت کی نشانی معصیت اور گناہ کے کاموں میں مبتلا ہونا ہے۔

سوال دین کسے کہتے ہیں؟

جواب دین اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا نام ہے طلباء اپنے پڑھنے کے ماحول میں اللہ تعالیٰ کو خوش کریں دفتر والے دفتر میں خوش کریں کاروبار والے کاروبار میں

خوش کریں جیسے ہمارے تبلیغی جماعت والے بھائی فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی خوشی کیا ہے؟ حال کے امر کو پہچاننا کہ اِس وقت میرے اللہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں جو چاہتے ہیں وہ کر لینا یہی اُن کو خوش کرنا ہے۔

سوال بدنظری کا علاج کیا ہے؟

جواب حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کی خدمت میں ایک نوجوان کو لایا گیا وہ صورت کے فتنے میں مبتلا تھا تو حضرت نے اس کو ایک ہی جملہ فرمایا کہ آپ ان حسینوں کی طرف دیکھتے ہو اُس ذات کی طرف نہیں دیکھتے جس نے ان کو حسن بخشا ہے وہ کتنا حسین ہوگا؟ جب کسی صورت کی طرف غلط میلان سے نظر پڑے تو فوراً اپنی نظر کو پست کر لے اب نظر جھکاتے وقت تکلیف تو ہوگی لیکن یہ تکلیف ایسی ہے جیسے ٹیکے کی تکلیف ہے جیسے ٹیکا لگتے وقت تکلیف ہوتی ہے بعد میں راحت ہے۔ ایسے ہی نظر کو جھکاتے وقت تکلیف ہوگی بعد میں راحت ہے۔ اور یہ سوچیں کہ سانپ کتنا ہی منقش اور خوبصورت کیوں نہ ہو کوئی اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں ہے سب کو معلوم ہے کہ اس میں زہر چھپا ہوا ہے لہٰذا ہر ایسی تنہائی اور ایسا تعلق جس میں فتنہ کا اندیشہ ہو اُس سے دور رہے۔

سوال گناہوں سے کیسے بچا جائے؟

جواب گناہوں سے بچانے والی چیز خدا کا خوف اور ڈر ہے، آدمی یہ سوچے کہ مجھے کوئی دیکھے نہ دیکھے اللہ پاک کی ذات مجھے دیکھ رہی ہے۔

سوال سستی کا کیا علاج ہے؟

جواب سستی کا علاج چستی ہے اور ہمت سے کام لینا ہے۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طاعت میں سستی ہو ہمت کر کے اس کو کر لیا جائے۔ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شوق

کی وجہ سے کسی عمل کو کرنا، اس میں تو کچھ شوق کا بھی دخل ہے بندگی یہ ہے کہ ایک نیک کام کو طبیعت نہیں چاہ رہی پھر بھی اس کو کر رہا ہے۔ جتنی مشقت ہو گی اتنا ہی اجر و ثواب بڑھ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضاء اور خوشنودی سے نوازے اور اپنے اکابر کے سائے میں رکھے۔ آمین

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد!

ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے، پوری دنیا کا دل پاکستان، پاکستان کا دل لاہور، لاہور کا دل چوبرجی، چوبرجی کا دل جامعہ محمدیہ اور جامعہ محمدیہ کا دل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ جو تقویٰ اور پرہیزگاری کے سمندر ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی زندگی میں برکت ڈالے، اور اپنی رحمت و شفقت والا سایہ تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

والسلام

طارق جمیل

مولای صل وسلم دائما أبدا على حبيبك خير الخلق كلهم

یاد داشت/تاثرات